ماہنامہ
اخبار احمدیہ
جرمنی
اگست 2019ء جلد نمبر 20 شمارہ نمبر 8

دیکھو! خدا نے ایک جہاں کو جھکا دیا

چوالیسویں جلسہ سالانہ جرمنی 2019ء میں بیالیس ہزار سے زائد افراد کی شرکت

جلسہ سالانہ جرمنی 2019ء کے دوسرے روز زیر تبلیغ مہمانوں کے ساتھ خصوصی نشست کے موقع پر افریقہ کے ملک Sao Tome and Principe کے صدرمملکت کے مشیر برائے سفارتی اُمور جناب Urbino José Gonçalves Botelho نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اپنے ملک میں تعمیر شدہ اُس عمارت کی چابی پیش کی جسے ان کی حکومت نے ہسپتال بنانے کے لئے جماعت کو پیش کیا ہے۔ درمیان میں دائیں طرف مکرم حافظ فرید احمد خالد صاحب نیشنل سیکرٹری تبلیغ جرمنی اور مکرم ظفر احمد ناگی صاحب نگران تبلیغ پراجیکٹ 2023ء کھڑے ہیں

جلسہ سالانہ جرمنی 2019ء کے دوسرے روز زیر تبلیغ مہمانوں کے ساتھ خصوصی نشست کا ایک منظر

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اداریہ

زندہ نشانوں سے ہے دِکھاتا رہِ یقیں

اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے لئے جو اَن گنت نشانات ظاہر فرمائے ہیں، ان میں سے ایک نہایت عظیم الشان اور حیرت انگیز نشان جلسہ سالانہ کا انعقاد ہے۔ 1891 میں جب اس للّٰہی جلسہ کی بنیاد رکھی گئی تو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اس کے شاندار مستقبل کے بارہ میں کئی ایک پیشگوئیاں فرمائی تھیں۔ جن میں اس جلسہ کی وسعت کے بارہ میں بھی پیشگوئی تھی اور اس کی عظمت واہمیت بھی بیان کی گئی تھی۔ حضور نے خدا سے خبر پا کر یہ بھی بتایا تھا کہ خدا نے اس کے لئے قومیں تیار کر رکھی ہیں جو بہت جلد اس میں آن ملیں گی۔

آج ہم اپنی آنکھوں سے یہ سب کچھ بڑی شان سے پورا ہوتا دیکھ رہے ہیں جو ایک نشان بن کر حضرت مسیح موعود کی صداقت پر مہر تصدیق ثبت کرتا ہے کہ کس طرح یہ جلسہ 129 سال سے نہ صرف اپنی مرکزی جگہ قادیان میں ہوتا چلا آرہا ہے بلکہ اب اس کی شاخیں دنیا بھر کے بیسیوں ممالک پر سایہ فگن ہیں۔ یوں تو قادیان اور ربوہ میں ہونے والے جلسہ ہائے سالانہ میں بھی غیر اقوام کے لوگ شامل ہونے لگے تھے مگر اب یورپ و امریکہ و افریقہ اور آسٹریلیا میں ہونے والے جلسوں میں تو یہ جلوۂ عام دیکھ کر دل بے اختیار حمد و ثنا گاتا اور درود پڑھتا ہے۔

گزشتہ ماہ یورپ میں جرمنی کا ایک بڑا جلسہ منعقد ہوا ہے اور اب جلسہ سالانہ برطانیہ منعقد ہونے جا رہا ہے جسے عالم احمدیت میں مرکزی جلسہ کی بھی اہمیت حاصل ہے۔ اسی طرح کینیڈا کا جلسہ بھی بھرپور انداز میں منعقد ہو چکا ہے۔ ان جلسوں کا انعقاد اس اعتبار سے بھی ایک بہت بڑا نشان ہے کہ ان ممالک میں ایسے جلسے کرنا اچھا خاصا مشکل امر ہے۔ قانونی تقاضوں کے اعتبار سے بھی اور مالی اخراجات کے نقطہ نظر سے بھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یورپ میں مسلمانوں کا یہ سب سے بڑا اجتماع ہوتا ہے جو مسلسل تین دن تک جاری رہتا ہے۔ جس میں رہائش سے لے کر کھانے تک کے سب انتظامات کئے جاتے ہیں اور ان انتظامات پر قادیان یا ربوہ کی نسبت کہیں زیادہ اخراجات اٹھتے ہیں اور ہزاروں احباب جماعت جو دور دور سے سفر کر کے اس میں شامل ہوتے ہیں، ان کے ذاتی اخراجات اس سے سوا ہیں۔

ہمارا جلسہ سالانہ اس اعتبار سے بھی حیرت انگیز نشان ہے کہ اتنے بڑے ہجوم کے باوجود کوئی بدنظمی، دھکم پیل، لڑائی جھگڑا یا گالی گلوچ نہیں ہوتا بلکہ ہر کوئی صبر، حوصلہ، برداشت اور خوش خلقی کا مظاہرہ کرتے ہوئے تین دن گزارتا ہے۔ ایک چھوٹا سا بچہ بھی ڈیوٹی پر کھڑا ہو تو چوہدری ظفراللہ خان صاحب جیسی عظیم ہستی بھی اپنا کارڈ دکھا کر گزرتی ہے اور یہی اس نظام اور انتظام کی خوبصورتی ہے۔

جلسہ کے موقع پر محض تین دن کے لئے ایک بہت بڑا عارضی نظام اور ڈھانچہ قائم کیا جاتا ہے جو اپنی ذات میں ایک معجزہ سے کم نہیں کیونکہ اسے دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کس طرح رضا کارانہ خدمت گزار یہ سب کچھ پیشہ وارانہ تربیت نہ ہونے کے باوجود مختصر سے وقت میں کر گزرتے ہیں۔ اس نظام کو دیکھ کر بہت سے ماہرین بھی حیرت میں ڈوب جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ پیارے آقا کی زبان مبارک سے اس نظام کے قائم کرنے والے رضا کاروں کو ''جنّ'' کا خطاب بھی ملا۔

غرض جلسہ سالانہ کے یہ سب پہلو اُن مخالفوں کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہیں جن کے پاس گالیوں کے سوا کچھ نہیں اور وہ اس الٰہی سلسلہ کو اپنے زور بازو سے روکنے کی کوشش میں ہلکان ہوئے جا رہے ہیں۔ **فاعتبروا یا اُولی الابصار!!**

لا اله الا الله محمد رسول الله
اخبار احمدیہ
اگست 2019ء جلد نمبر 20 شمارہ نمبر 8

مجلس ادارت

سرپرست
محترم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب
امیر جماعت احمدیہ جرمنی

مدیر اعلیٰ
محمد الیاس منیر

مدیران
محمد انیس دیالگڑھی۔ شمس الحق انور

معاونین
سلطان احمد قمر۔ سید سعادت احمد

پروف ریڈنگ
عبدالرحمن مبشر۔ سید افتخار احمد

ٹائٹل و ڈیزائنگ
مرزا لطف القدوس

کمپوزنگ
آفاق احمد زاہد، طارق محمود

مینیجر
میر لئیق محمود طاہر

پتہ
شعبہ اشاعت جماعت احمدیہ جرمنی
Genfer Str.11,
60437 Frankfurt am Main
Email:
akhbareahmadiyya@ahmadiyya.de
Tel & Fax: +49-69 50688722

فہرست مضامین

04	قال اللہ، قال الرسول صلی اللہ علیہ وسلم، قال المسیح الموعود علیہ السلام
05	تبرکات
06	منظوم کلام
07	سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زبان مبارک سے
09	عیدالاضحیہ اور قربانی کے مسائل
13	حضور انور کے دورہ جماعت احمدیہ جرمنی جولائی 2019ء کی مختصر روداد
19	سرزمینِ جرمنی پر حضور انور ایدہ اللہ کے ورود ہائے مسعود
23	وقارِ عمل ہے وقارِ جماعت
25	جلسہ سالانہ جرمنی 2019ء کا منظر نامہ
27	معائنہ انتظامات جلسہ سالانہ جرمنی
28	رحمتوں کے دن (نظم)
29	جلسہ سالانہ جرمنی کے مبارک ایّام
35	خوش قسمت طلبہ و طالبات
38	وَصِرْتُ الْيَوْمَ مِطْعَامَ الْأَهَالِي
39	رپورٹ جلسہ گاہ مستورات 2019ء
41	جرمنی کے جِنّ
43	صد سالہ جشن تشکر (قسط سوم)

04

09

07

13

27

23

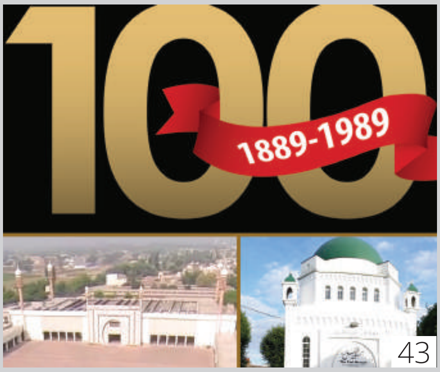

43

29

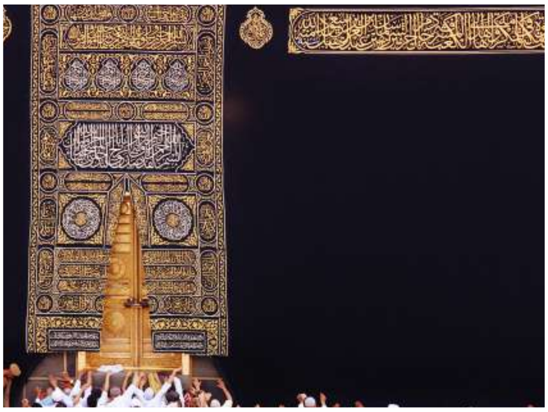

قال اللہ جل جلالہ

وَ اِبۡرٰهِيۡمَ الَّذِيۡ وَفّٰۤي (النجم 38) اور ابراہیم (کے صحف میں) جس نے عہد کو پورا کیا

وَ اِذِ ابۡتَلٰۤى اِبۡرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ؕ قَالَ اِنِّىۡ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ؕ
قَالَ وَمِنۡ ذُرِّيَّتِىۡ ؕ قَالَ لَا يَنَالُ عَهۡدِى الظّٰلِمِيۡنَ ۝ (البقرہ 125)

اور (اس وقت کو بھی یاد کرو) جب ابراہیم کو اس کے رب نے بعض باتوں کے ذریعہ سے آزمایا اور اس نے ان کو پورا کر دکھایا۔ (اس پر اللہ نے) فرمایا کہ مَیں تجھے یقیناً لوگوں کا امام مقرر کرنے والا ہوں (ابراہیم نے) کہا اور میری اولاد میں سے بھی (امام بنائیو) (اللہ نے) فرمایا (ہاں مگر) میرا وعدہ ظالموں تک نہیں پہنچے گا۔

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ .... پھر حضرت ابراہیم انہیں (یعنی حضرت ہاجرہ علیہا السلام) اور ان کے بیٹے اسماعیل کو لے کر آئے جبکہ وہ ابھی انہیں دودھ پلاتی تھیں۔ ان دونوں کو مسجد کے کے اوپر والے حصہ میں زمزم کے پاس کعبہ کے قریب ایک درخت کے پاس بٹھادیا۔ اُس وقت مکہ میں نہ تو آدمی تھا نہ پانی حضرت ابراہیم نے ان کے پاس چمڑے کے ایک تھیلہ میں کچھ کھجوریں اور مشکیزہ میں پانی رکھ دیا اور خود لوٹ کر چلے۔ اس پر حضرت اسماعیل کی والدہ نے ان کے پیچھے دوڑ کر کہا: اے ابراہیمؑ کہاں جا رہے ہیں؟ حضرت ہاجرہ نے یہ سوال متعدد بار دہرایا مگر حضرت ابراہیم خاموش رہے بلکہ مڑ کر بھی نہ دیکھا۔ اس پر انہوں نے پوچھا کہ کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایسا کرنے کا حکم دیا ہے؟ اس پر انہوں نے کہا ہاں تو حضرت ہاجرہ نے کہا تب تو اللہ ہمیں ضائع نہیں کرے گا اور آپ اپنے بیٹے کے پاس لوٹ آئیں۔ (صحیح بخاری، کتاب الانبیاء باب قول اللہ واتخذ اللہ ابراہیم خلیلا، حدیث نمبر 3364)

قال المسیح الموعود علیہ السلام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”جب تک انسان صدق وصفا کے ساتھ خدا تعالیٰ کا بندہ نہ ہو گا تب تک کوئی درجہ ملنا مشکل ہے۔ جب ابراہیم کی نسبت خدا تعالیٰ نے شہادت دی کہ وَاِبۡرَاھِیۡمَ الَّذِیۡ وَفّٰۤی (النجم:38) کہ ابراہیم وہ شخص ہے جس نے اپنی بات کو پورا کیا تو اس طرح سے اپنے دل کو غیر سے پاک کرنا اور محبتِ الٰہی سے بھرنا، خدا تعالیٰ کی مرضی کے موافق چلنا اور جیسے ظلّ اصل کا تابع ہوتا ہے ویسے ہی تابع ہونا کہ اس کی اور خدا کی مرضی ایک ہو۔ کوئی فرق نہ ہو۔ یہ سب باتیں دعا سے حاصل ہوتی ہیں“۔

(البدر جلد 2 نمبر 43 مورخہ 16 نومبر 1903ء صفحہ 334)

عید الاضحیٰ کا پیغام

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

درحقیقت اس دن میں بڑا سرّ یہ تھا کہ حضرت ابراہیمؑ نے جس قربانی کا بیج بویا تھا اور مخفی طور پر بویا تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کے لہلہاتے کھیت دکھائے۔ حضرت ابراہیمؑ علیہ السلام نے اپنے بیٹے کے ذبح کرنے میں خدا تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں دریغ نہ کیا۔ اس میں مخفی طور پر یہی اشارہ تھا کہ انسان ہمہ تن خدا کا ہو جائے اور خدا کے حکم کے سامنے اُس کی اپنی جان، اپنی اولاد، اپنے اقربا داعزا کا خون بھی خفیف نظر آوے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جو ہر ایک پاک ہدایت کا کامل نمونہ تھے، کیسی قربانی ہوئی۔ خونوں سے جنگل بھر گئے۔ گویا خون کی ندیاں بہہ نکلیں۔ باپوں نے اپنے بچوں کو، بیٹوں نے اپنے باپوں کو قتل کیا۔ اور وہ خوش ہوتے تھے کہ اسلام اور خدا کی راہ میں قیمہ قیمہ اور ٹکڑے ٹکڑے بھی کیے جاویں، تو ان کی راحت ہے۔

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 327، ایڈیشن 2010ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

قربانی جو عید الاضحیٰ کے دن کی جاتی ہے اس میں بھی ایک پاک تعلیم ہے اگر اس میں مدّنظر وہی امر ہے جو جناب الٰہی نے قرآن شریف میں فرمایا:

لَنۡ یَّنَالَ اللّٰہَ لُحُوۡمُھَا وَلَا دِمَآؤُھَا وَلٰکِنۡ یَّنَالُہُ التَّقۡوٰی مِنۡکُمۡ (الحج:38) قربانی کیا ہے۔ ایک تصویری زبان میں تعلیم ہے جسے جاہل اور عالم پڑھ سکتے ہیں۔ خدا کسی کے خون اور گوشت کا بھوکا نہیں۔ وہ یُطۡعِمُ وَلَا یُطۡعَمُ (الانعام:15) ہے۔ ایسا پاک اور عظیم الشان بادشاہ نہ تو کھانوں کا محتاج ہے، نہ گوشت چڑھاوے اور لہو کا بلکہ وہ تمہیں سکھانا چاہتا ہے کہ تم بھی خدا کے حضور اسی طرح قربان ہو جاؤ جیسے ادنیٰ اعلیٰ کے لئے قربان ہوتا ہے''۔ (خطبات نور صفحہ 431)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عید کا نام عید الاضحیٰ رکھ کر بتایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو خدا تعالیٰ اس قدر بڑھائے گا کہ اگر ان میں سے اس موقعہ پر بہت کم قربانی کرنے والے ہوں گے تب بھی ان کی قربانیاں ایک بہت بڑا مجموعہ ہو جائیں گی۔ پس یہ عید بڑی شاندار عید ہے جس کی مثال دنیا میں کہیں اور نہیں ملتی اس موقعہ پر لوگ بکروں اور دُنبوں کی قربانیاں کرتے ہیں لیکن قرآن کریم فرماتا ہے: لَنۡ یَّنَالَ اللّٰہَ لُحُوۡمُھَا وَلَا دِمَآؤُھَا وَلٰکِنۡ یَّنَالُہُ التَّقۡوٰی مِنۡکُمۡ اللہ تعالیٰ کو ان قربانیوں کا گوشت اور خون نہیں پہنچتا بلکہ قربانی کرنے والوں کا تقویٰ پہنچتا ہے۔ پس اصل قربانی وہ ہے جو انسان اپنی اور اپنے اہل وعیال کی پیش کرے اور یہی وہ سبق ہے جو عید الاضحیہ ہمیں سکھاتی ہے''۔

(خطبہ عید الاضحیہ فرمودہ 19 اگست 1956ء بمقام ربوہ از الفضل 10 جون 1959ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

اس عید کا تعلق ذبح عظیم سے ہے یعنی جان کی قربانی سے نہیں خدا کی راہ میں زندگی کی قربانی سے ہے۔ یہ تجربہ اور مشاہدہ ہے کہ بہت سے مواقع پر انسانوں کا جان دینا زندہ رہ کر قربانی دینے سے بہت آسان ہو جاتا ہے اس لئے جو مومن شہداء ہیں ان کے متعلق قرآن کریم میں آتا ہے کہ وہ خدا کے حضور یہ خواہش پیش کریں گے کہ انہیں پھر زندہ کیا جائے۔ اور پھر وہ خدا کی راہ میں جان کی قربانی دیں اور پھر زندہ کیا جائے اور پھر قربانی دیں۔ اس میں بھی ہمیں یہی سبق دیا گیا ہے کہ خدا کی راہ میں محض جان دے دینا یہ تو کوئی چیز نہیں۔ اصل چیز خدا کی راہ میں زندگی گزارنا ہے اور یہی ذبح عظیم ہے جس کی رو سے انسان اپنی تمام خواہشات کو چھوڑ کر اپنی رضا کو قربان کر کے خدا تعالیٰ کی رضا قبول کرتا اور اس کے پیار کے حصول کی کوشش کرتا ہے۔ (عید الاضحیہ 22/ نومبر 1977ء از الفضل 02/ جنوری 1978ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

''اس عید میں جو ہم آج منا رہے ہیں اپنی تمام زندگی خدا کے حضور پیش کرنے کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔ کچھ وقت کے لئے کسی جذباتی قربانی کا معاملہ نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی اطاعت میں اس طرح ثابت قدم رہنا کہ اپنا کچھ بھی باقی نہ رہنا، ہر چیز کا مالک خدا کو قرار دے کر اس کی مرضی کے سامنے سرِ تسلیم خم کر دینا، یہ وہ پیغام ہے جو یہ عید ہمیں دیتی ہے''۔

(خطبہ عید الاضحیہ 28/ ستمبر 1982ء از خطبات عیدین صفحہ 364)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں

یہ گوشت اور خون جو تم نے جانور کو ذبح کر کے حاصل کیا ہے اور بہایا ہے اگر یہ تقویٰ سے خالی ہے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے مقصد سے خالی ہے تو اللہ تعالیٰ کو تو ان مادی چیزوں سے کوئی سروکار نہیں۔ اللہ تعالیٰ تو یہ ظاہری قربانی کر کے قربانی کی روح تم میں پیدا کرنا چاہتا ہے۔ جب تم جانوروں کو ذبح کرو تو تمہیں یہ احساس ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا ایک حکم پورا کروانے کے لئے اس جانور کو میرے قبضہ میں کیا ہے اور میں نے اس کی گردن پر چھری پھیری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت پر عمل کرنے کی توفیق دی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے توفیق دی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی کی، اس جانور کو ذبح کیا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے توفیق دی کہ میں اس کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کرنے والوں میں شامل ہوا۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب اس نیت سے قربانی کر رہے ہو گے، تقویٰ کی راہوں پر چلتے ہوئے قربانی کرو گے تو یہ قربانی مجھ تک پہنچے گی۔ تو جیسا کہ میں نے کہا یہ روح ہے جس کے ساتھ اللہ کے حضور قربانیاں پیش ہونی چاہئیں''۔ (خطبہ عید الاضحیہ 21/ جنوری 2005ء)

دوڑے جاتے ہیں بامید تمنا سوئے باب

دوڑے جاتے ہیں بامید تمنا سوئے باب — شاید آجائے نظر روئے دل آرا بے نقاب

غافلو کیوں ہو رہے ہو عاشق چنگ و رُباب — آسماں پر کھل رہے ہیں آج سب عرفاں کے باب

کیا ہوا کیوں عقل پر ان سب کے پتھر پڑ گئے — چھوڑ کر دیں عاشق دنیا ہوئے ہیں شیخ و شباب

اپنے پیچھے چھوڑے جاتے ہیں یہ اک حسن حصین — بھاگے جاتے ہیں یہ احمق کیوں بھلا سوئے حُباب

پر جو مولیٰ کی رضا کے واسطے کرتے ہیں کام — اور ہی ہوتی ہے ان کی عزو شان و آب و تاب

وہ شجر ہیں سنگباروں کو بھی جو دیتے ہیں پھل — ساری دنیا سے نرالا اُن کا ہوتا ہے جواب

لوگ ان کے لاکھ دشمن ہوں وہ سب کے دوست ہیں — خاک کے بدلے میں ہیں وہ چھینکتے مشک و گلاب

میری خواہش ہے کہ دیکھوں اس مقام پاک کو — جس جگہ نازل ہوئی مولیٰ تری اُمّ الکتاب

ابن ابراہیمؑ آئے تھے جہاں با تشنہ لب — کر دیا خشکی کو تُو نے ان کی خاطر آب آب

میرے والد کو بھی ابراہیمؑ ہے تُو نے کہا — جس کو جو چاہے بنائے تیری ہے عالی جناب

ابن ابراہیمؑ بھی ہوں اور تشنہ لب بھی ہوں — اس لیے جاتا ہوں میں مکہ کو بُامیّد آب

اک رخ روشن سدا رہتا ہے آنکھوں کے تلے — ہیں نظر آتے مجھے تاریک ماہ و آفتاب

اس قدر بھی بے رخی اچھی نہیں عشاق سے — ہاں کبھی تو اپنا چہرہ کیجیئے گا بے نقاب

چشمۂ انوار میرے دل میں جاری کیجیئے — پھر دکھا دیجے مجھے عنوانِ روئے آفتاب

انتخاب از رسالہ تشحیذ الاذہان ماہ فروری 1913ء بحوالہ کلام محمود صفحہ 112 جدید ایڈیشن 2008ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زبان مبارک سے

حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی کا مقصد

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز عید الاضحیہ کے بارے میں فرماتے ہیں:

"آج ہم عید الاضحیٰ منا رہے ہیں جو قربانی کی عید بھی کہلاتی ہے۔ اس عید پر جن کو توفیق ہے جانوروں کی قربانی کرتے ہیں، پھر حج کرنے والوں کی طرف سے ہزاروں لاکھوں جانور ذبح ہو رہے ہوتے ہیں، تو آج کروڑوں جانور ذبح ہو رہے ہوں گے دنیا میں آج یا کل۔ لیکن کیا یہ قربانی اور عید کی خوشیاں جو ہیں جو ہم عید پر مناتے ہیں یہی اس عید کا مقصد ہیں۔ یہ بکرے اور بھیڑیں ذبح کرنا اور خود بھی باربی کیو سے لطف اُٹھانا گوشت سے تکّے بنا کر اور اپنے عزیزوں اور دوستوں کو بھی اپنے ساتھ اس میں شامل کرنا کیا یہی اس قربانی کا مقصد ہے؟ کیا یہ کوئی ایسا کام ہے جس پر اللہ تعالیٰ بہت خوش ہو اور مسلمانوں سے کہہ رہا ہے اس بات پر کہ آج میں تم پر بہت خوش ہوں کہ تم بکرے اور بھیڑیں اور گائیاں اور بعض لوگ اُونٹ بھی ذبح کرتے ہیں کہ جو جانور ذبح کر رہے ہو؟۔۔۔ قربانی کی عید کے پیچھے صرف اتنی سی بات نہیں ہے کہ بکرا ذبح کر لو اور عید کی نماز کے بعد سب سے پہلا یہی کام کرو کہ بکرا ذبح کرنا ہے اور اس کے بعد اس کا گوشت کھانا ہے۔۔۔ پس ہمیں یہ دیکھنا چاہیئے کہ ہر سال جو عید آتی ہے اس سے ہم اپنے روحانی معیار کس طرح بلند کر سکتے ہیں، اپنی قربانیوں کے معیار کس طرح بلند کر سکتے ہیں۔ ورنہ اللہ تعالیٰ کو ہمارے اِن بکرے، دنبے، گائے وغیرہ ذبح کرنے سے کوئی غرض نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جس مقصد کے لئے انسان کو پیدا کیا ہے، اللہ تعالیٰ تو وہ مقصد پورا کرنے والے انسان دیکھنا چاہتا ہے۔ ورنہ یہ گوشت وغیرہ جو ہیں یہ تو صرف اگر صرف ذبح کرنے کی نیت سے ہی کئے جا رہے ہیں تو یہ تو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے نہیں ہو سکتے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔۔۔ لَنۡ یَّنَالَ اللّٰہَ لُحُوۡمُہَا وَلَا دِمَآؤُہَا یاد رکھو کہ ان قربانیوں کے گوشت اور خون ہرگز اللہ تعالیٰ تک نہیں پہنچتے۔ پس ہمیشہ یاد رکھنا چاہیئے کہ ہم ہر سال جب عید الاضحیٰ مناتے ہیں تو وہ روح تلاش کریں جو ان قربانیوں کے پیچھے ہونی چاہیے اور ہے اور وہ روح کیا ہے، اس کا جواب اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں دے دیا وَلٰکِنۡ یَّنَالُہُ التَّقۡوٰی مِنۡکُمۡ لیکن تمہارے دل کا تقویٰ جو ہے وہ اللہ تعالیٰ تک پہنچتا ہے۔۔۔ پس یہ ظاہری نمونے اس روح کو قائم کرنے کے لئے ہیں، ورنہ ہمارا جانور قربانی کرنا یہ نیکی نہیں ہے، نہ گوشت کھانا نیکی ہے، نہ ہی یہ گوشت اور خون اللہ تعالیٰ تک پہنچتے ہیں"۔

(خطبہ عید الاضحیہ فرمودہ 20 دسمبر 2007)

اسی طرح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ:

"خدا تعالیٰ کا حکم ہے کہ عید مناؤ اس لئے کہ یہ قربانی کی عید تمہیں قربانی کے اسلوب سکھاتی ہے تمہیں اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق چلنے کی طرف توجہ دلاتی ہے، ان حکموں پر غور کرنے کی طرف توجہ دلاتی ہے جو تقویٰ کے معیار بلند کرتے ہیں، اُن ماں، بیٹا اور باپ کی قربانیوں کی طرف توجہ دلاتی ہے، جنہوں نے اپنے جذبات کو قربان کیا، جو صرف چھری پھروانے اور پھیرنے کے عارضی نمونہ دکھانے والے نہیں تھے، بلکہ مسلسل لمبا عرصہ قربانیاں دینے والے تھے، جنہوں نے دنیا کو امن اور سلامتی کے اسلوب سکھانے کے لئے، نہ صرف اپنے جذبات کو قربان کیا، اپنے آرام کو قربان کیا، اپنے وطن کو قربان کیا بلکہ ان دعاؤں میں مسلسل لگے رہے کہ خدا تعالیٰ آئندہ آنے والی نسلوں میں بھی ایسا انتظام کر دے (کہ وہ) دنیا کے لئے

امن اور سلامتی دینے والے بن جائیں، تقویٰ کی وہ راہیں دکھانے والے ہوں (اور وہ) اللہ تعالیٰ کی رضا کو ہر چیز پرمقدم کرتے ہوئے تقویٰ کا اعلیٰ معیار قائم کر دیں، جن کے نمونے دنیا کے لئے ہمیشہ کے لئے رہنما بن جائیں۔ پس حضرت ابراہیمؑ اور آپؑ کی بیوی اور بیٹے کی قربانی کی یاد میں جو ہم عید قربان مناتے ہیں اور مناسکِ حج ادا کرتے ہیں یہ ظاہری قربانیاں اور اظہار نہیں ہے بلکہ ایک بہت بڑے مقصد کی طرف توجہ دلانے والی ہیں، ہماری قربانیاں جو بکروں، بھیڑوں اور گائیوں کی ہم کرتے ہیں، یہ صرف ہماری بڑائی کے اظہار یا لوگوں پر اپنی نیکیاں ظاہر کرنے کے لئے نہیں کہ فلاں شخص نے بڑا خوبصورت اور مہنگا دنبہ قربان کیا یا فلاں نے بڑی خوبصورت اور مہنگی گائے قربان کی۔ اگر تقویٰ سے عاری یہ قربانیاں ہیں اگر اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کی خواہش اور دعا کے بغیر یہ قربانیاں ہیں، تو اللہ تعالیٰ کے ہاں یہ ردّ کرنے کے قابل ہیں، اِسی طرح ہلاکت کا باعث بن جاتی ہیں یہ، جس طرح نمازیں ہلاکت کا باعث بنتی ہیں، جو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے نہیں پڑھی جاتیں، بلکہ صرف دکھاوے کی ہوتی ہیں۔۔۔ پس ہر عبادت اور قربانی تقویٰ کی روح کو چاہتی ہے، اللہ تعالیٰ کی رضا کو چاہتی ہے اس کے بغیر یہ سب عبادتیں اور قربانیاں منہ پر ماری جاتی ہیں۔۔۔ ہم جو آنحضرت ﷺ کے عاشق صادق کے ماننے والے ہیں، ہمیں یہ کوشش کرنی چاہئے کہ اُس روح کی تلاش کریں جو اِن قربانیوں کی روح ہے… اللہ کرے کہ۔۔۔ یہ حقیقی ادراک مسلمانوں میں پیدا ہو کہ حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ کی قربانی، خانہ کعبہ کی تعمیر اور حضرت رسول اللہ ﷺ کی بعثت کا مقصد، اپنی قربانی کے معیار کو بلند کرتے ہوئے، حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کا قیام اور سلامتی اور امن کو دنیا میں قائم کرنا تھا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی حقیقی رنگ میں اس قربانی کا ادراک عطا فرمائے اور… ہم قربانی کی روح کو سمجھتے ہوئے اپنے حق ادا کرنے والے بنیں۔ دنیا کو امن اور سکون اور سلامتی دینے والے بنیں"۔

(خطبہ عید الاضحیہ بیان فرمودہ 06 اکتوبر 2014ء)

عیدقربان

وہ آئی عید قرباں مومنو تیار ہو جاؤ
بہ بذلِ مال و جاں اِک پیکرِ ایثار ہو جاؤ

خلیل اللہ کی سنت تازہ کرنے کو کمربستہ
پئے تعمیل حکمِ حاکمِ دادار ہو جاؤ

بوقفِ جائداد و نظم و ضبط و خدمتِ دینی
ثمر اندوزِ نعمت ہائے عقبی الدّار ہو جاؤ

سلوکِ باہمی صدق و ریاضت اور محنت سے
نمونہ ایسا دکھلاؤ کہ اِک معیار ہو جاؤ

تمہارے پاس جو کچھ ہے لگا دو راہِ مولیٰ میں
فقیر بے نوا بن کر شہِ دربار ہو جاؤ

سر دار آ کے اپنی موت سے اک زندگی پاؤ
سہولت سے اَبد تک قوم کے سردار ہو جاؤ

ہزاروں راگ خاکستر کے ہر ذرّے سے پیدا ہوں
جلا کر رختِ ہستی اپنا "موسیقار" ہو جاؤ

صدف بن کر سمیٹو قطرہ ہائے آبِ رحمت کو
پھر آب و تاب پا کر گوہرِ شہوار ہو جاؤ

بہ فیضِ ساقیٔ وحدت مئے گلرنگِ عرفانی
پیو بھی اور پلاؤ بھی کہ سب سرشار ہو جاؤ

ابھی تو دُور ہے منزل بڑھے جاؤ بڑھے جاؤ
نشانِ نقشِ پا دیکھو سُبک رفتار ہو جاؤ

خلش کانٹوں کی پاؤں تیز کردے اور بھی اکمل
گُلِ صدبرگ بن کر اس گلے کا ہار ہو جاؤ

حضرت قاضی ظہور الدین صاحب اکمل

عیدالاضحیہ اور قربانی کے مسائل

(رحمت اللہ بندیشہ۔ مبلغ سلسلہ و استاد جامعہ احمدیہ جرمنی)

ہر مذہب و قوم میں مذہبی اور تمدنی تہوار منانے کا تصور موجود ہے۔ اسلام نے بھی اس فطرتی پہلو کو پیش نظر رکھا۔ اسلام میں خوشیاں منانے کے طریق دوسرے مذاہب سے کئی پہلوؤں سے مختلف ہیں۔ ایک بنیادی پہلو یہ ہے کہ اسلام کے تہوار یعنی عیدین وغیرہ میں گہری حکمت ہے مثلاً عیدالفطر رمضان کی مشقت کے بعد آتی ہے اور عیدالاضحیہ کا پس منظر قربانیوں سے منسلک ہے۔ چنانچہ حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب مدینہ تشریف لائے تو اہل مدینہ دو دن کھیل کود کے لئے منایا کرتے تھے۔ حضور ﷺ نے دریافت فرمایا: ان دو دنوں کی کیا حقیقت ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ہم جاہلیت کے زمانہ میں بھی ان دنوں کھیل کود کیا کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ان کے بدلے دو دن عطا فرمائے ہیں جو ان سے بہتر ہیں۔ ایک عیدالاضحیٰ دوسرا عیدالفطر۔

(سنن ابی داؤد کتاب الصلوۃ باب صلوۃ العیدین)

عیدالاضحیٰ جو دراصل قربانیوں سے عبارت تاریخ کا دوسرا نام ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں اس قربانی کی اصل غرض و غائت بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے:

لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ ؕ

ترجمہ: ہرگز اللہ تک نہ ان کے گوشت پہنچیں گے اور نہ ان کے خون لیکن تمہارا تقویٰ اس تک پہنچے گا۔ (الحج:38)

اس موقع پر اس اہم اسلامی عبادات اور تہوار کے بارہ میں چند ضروری مسائل پیش کئے جاتے ہیں۔

عیدالاضحیہ کی تکبیرات کب سے کب تک؟

حضرت علیؓ اور حضرت عمارؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریمؐ نو ذوالحجہ کی نماز فجر سے تیرہ ذوالحجہ کی نماز عصر تک تکبیرات کہا کرتے تھے۔

(المستدرک للحاکم کتاب العیدین باب تکبیرات التشریق)

نماز عید کس وقت تک ادا کی جاسکتی ہے؟

نماز عید کا وقت سورج کے نیزہ برابر بلند ہونے سے لے کر زوال سے قبل تک رہتا ہے۔ حضرت امام شافعی رحمہ اللہ سے روایت ہے:

رسول کریمؐ نے حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کو لکھا جو کہ نجران میں تھے عیدالاضحیٰ جلدی پڑھا کرو، اور عید الفطر قدرے تاخیر سے ادا کیا کرو اور لوگوں کو وعظ و نصیحت کیا کرو"

(السنن الکبری للبیھقی کِتَابُ صَلَاۃِ الْعِیدَیْنِ بَابُ الْغُدُوِّ إِلَی الْعِیدَیْنِ)

اس بارہ میں فقہاء کا اتفاق ہے کہ نماز عید کا وقت سورج کے ایک یا دو نیزے بلند ہونے کے بعد شروع ہوتا ہے۔ یعنی طلوع کے تقریباً نصف گھنٹے کے بعد اور یہ زوال سے کچھ پہلے تک یعنی ظہر کا وقت شروع ہونے سے پہلے تک رہتا ہے۔

(الفقہ الاسلامی وادلتہ۔ جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 366 صلاۃ العیدین ووقتھا)

عیدگاہ میں مختلف راستوں سے آنا اور جانا

محمد بن عبداللہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ عید کے لئے پیدل جایا کرتے تھے اور جس راستے سے تشریف لے جاتے اس سے مختلف راستے سے واپس لوٹتے۔

(سنن ابن ماجہ کتاب اقامۃ الصلوۃ والسنۃ فیہا)

نماز عید سے پہلے اور بعد میں نفل پڑھنا

حضرت سعید بن جبیرؓ، حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عید کے دن نکلے اور دو

رکعتیں ادا فرمائیں اور ان سے پہلے یا بعد کوئی نماز نہ پڑھی۔

پہلی رکعت میں سات اور دوسری رکعت میں پانچ زائد تکبیرات

کثیر بن عبد اللہ اپنے والد عبد اللہ رضی اللہ عنہ اور اپنے دادا کے واسطہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے دونوں عیدوں کے موقعوں پر قرأت سے قبل پہلی رکعت میں سات تکبیریں اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں کہیں۔
(ترمذی کتاب العیدین۔ باب فی التکبیر فی العیدین)

ان تکبیرات کے بارہ میں مزید لکھا ہے:

نماز عید کی پہلی رکعت میں ثناء کے بعد اور تعوذ سے پہلے امام سات تکبیریں بلند آواز سے کہے اور مقتدی آہستہ آواز سے یہ تکبیرات کہیں۔ (فقہ احمدیہ حصہ عبادات صفحہ 179)

تکبیرات کے بعد ہاتھ کھلے چھوڑے جائیں

اس بارہ میں حکم ہے کہ امام اور مقتدی دونوں تکبیرات کہتے ہوئے ہاتھ کانوں تک اٹھائیں اور کھلے چھوڑ دیں۔
(فقہ احمدیہ عبادات صفحہ 179)

عید کی نماز میں سورۃ اعلیٰ اور سورۃ غاشیہ پڑھنا

نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضور ﷺ عید کی نمازوں میں سورۃ الاعلیٰ اور سورۃ الغاشیہ کی تلاوت فرماتے۔ (سنن ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلوۃ والسنۃ فیھا)

نماز عید کی دوسری رکعت میں شامل ہونے والا

فقہاء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ایسی صورت میں مقتدی امام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی رکعت مکمل کرے گا اور تکبیرات بھی کہے گا اور اس کے لئے بطور دلیل آنحضرتؐ کا یہ ارشاد پیش کیا جاتا ہے:۔ مَا اَدْرَکْتُمْ فَصَلُّوْا وَ مَا فَاتَکُمْ فَاَتِمُّوْا۔ نماز کا جو حصہ تم امام کے ساتھ پالو وہ ادا کرلو اور جو حصہ رہ جائے اسے بعد میں پورا کرلو۔ (بخاری کتاب الاذان باب لایسعی الی الصلاۃ)

عید کے دن حضور ﷺ کا خوبصورت لباس

حضرت جعفر اپنے والد اور دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ہر عید پر یمنی منقش چادر زیب تن فرمایا کرتے تھے۔
(کتاب الاُمّ (امام شافعی) کتاب صلوۃ العیدین باب الزینۃ للعید)

عید گاہ میں خواتین کا جانا

حضرت اُمِّ عطیہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کنواری لڑکیوں اور جوان لڑکیوں۔ پردہ نشین خواتین اور حائضہ عورتوں کو بھی عید گاہ کے لئے جانے کا ارشاد فرمایا کرتے تھے البتہ حائضہ خواتین نماز پڑھنے والی جگہ پر نہیں جاتی تھیں مگر دعا میں شامل ہوتی تھیں۔ ایک عورت نے عرض کی۔ اگر کسی خاتون کے پاس (پردہ کے لئے) چادر نہ ہو تو وہ کیا کرے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ چاہئے کہ اس کی بہن اس کو عاریتاً چادر دے۔
(ترمذی کتاب العیدین۔ باب فی خروج النساء فی العیدین)

خطبہ عید کے بعد آنحضرت ﷺ کا خواتین کی طرف تشریف لے جانا

حضرت جابر بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضور ﷺ نے ایک بار نماز (عید) پڑھائی۔ آپ کھڑے ہوئے اور نماز سے آغاز کیا اور پھر لوگوں سے خطاب کیا جب آپ فارغ ہو گئے تو آپ منبر سے اترے اور عورتوں میں تشریف لے گئے اور انہیں نصیحت فرمائی آپ اس وقت حضرت بلال کے بازو کا سہارا لئے ہوئے تھے اور حضرت بلال نے کپڑا پھیلایا ہوا تھا جس میں عورتیں صدقات ڈالتی جا رہی تھیں۔
(بخاری کتاب العیدین باب موعظۃ الامام النساء یوم العید)

عید کے دن پاکیزہ نغمات گانا

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول پاک ﷺ میرے پاس تشریف لائے اس وقت میرے پاس دو لڑکیاں جنگ بعاث کے واقعات پر مشتمل نغمے گا رہی تھیں۔ آپ منہ دوسری طرف کر کے لیٹ گئے تھوڑی دیر میں حضرت ابوبکر آئے اور انہوں نے مجھے ڈانٹا کہ نبی ﷺ کے پاس شیطانی آلات بجائے جا رہے ہیں اس پر حضور حضرت ابوبکر کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ ان کو کچھ نہ کہو جب حضور کی توجہ ہٹی تو میں نے اشارہ کیا تو وہ دونوں چلی گئیں۔ (بخاری کتاب العیدین۔ باب الحراب والدرق یوم العید)

عید کے دن کھیلوں کا انتظام

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ عید کا دن تھا اور اسی روز کچھ حبشی نیزوں اور برچھیوں سے کھیل رہے تھے میرے پوچھنے پر یا از خود مجھے فرمایا کہ کیا تم دیکھنا چاہتی ہو؟ میں نے عرض کی۔ ہاں۔ اس پر آپ نے مجھے اپنی اوٹ میں کھڑا کر لیا میرا رخسار آپ کے رخسار پر تھا اور آپ انہیں کہتے تھے کہ اے بنی اَرفدہ اپنا کھیل جاری رکھو۔ یہاں تک کہ جب میں تھک گئی تو آپ نے فرمایا بس؟ میں نے عرض کی کہ ہاں۔ اس پر آپؐ نے فرمایا تو جاؤ۔
(بخاری کتاب العیدین۔ باب الحراب والدرق یوم العید)

قربانی صرف صاحبِ استطاعت پر واجب ہے

ایک شخص کا خط حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں پیش ہوا کہ میں نے تھوڑی سی رقم ایک قربانی میں حصہ کے طور پر ڈال دی تھی، مگر اُن لوگوں نے مجھے احمدی ہونے کے سبب اس حصہ سے خارج کر دیا ہے۔ کیا میں وہ رقم قادیان کے مسکین فنڈ میں دے دوں تو میری قربانی ہو جائے گی؟ فرمایا:

قربانی تو قربانی کرنے سے ہی ہوتی ہے۔ مسکین فنڈ میں روپے دینے سے نہیں ہو سکتی۔ اگر وہ رقم کافی ہے تو ایک بکرا قربانی کرو۔ اگر کم ہے اور زیادہ کی تم کو توفیق نہیں تو تم پر قربانی کا دینا فرض نہیں۔ (بدر 14 فروری 1907ء صفحہ 8)

غیر احمدیوں کے ساتھ مل کر قربانی کرنا

ایک شخص نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے سوال کیا کہ کیا ہم غیر احمدیوں کے ساتھ مل کر یعنی تھوڑے تھوڑے روپے ڈال کر کوئی جانور مثلاً گائے ذبح کریں تو جائز ہے؟ فرمایا:

"ایسی کیا ضرورت پڑ گئی ہے کہ تم غیروں کے ساتھ شامل ہوتے ہو۔ اگر تم پر قربانی فرض ہے تو بکرا ذبح کر سکتے ہو اور اگر اتنی بھی توفیق نہیں تو تم پر قربانی فرض ہی نہیں۔ وہ غیر جو تم کو اپنے سے نکالتے ہیں اور کافر قرار دیتے ہیں وہ تو پسند نہیں کرتے کہ تمہارے ساتھ شامل ہوں تو تمہیں کیا ضرورت ہے کہ اُن کے ساتھ شامل ہو۔ خدا پر توکل کرو"۔ (بدر 14 فروری 1907ء صفحہ 8)

بکرے کی عمر کتنی ہو؟

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں سوال پیش ہوا ایک سال کا بکرا بھی قربانی کے لئے جائز ہے؟

فرمایا: مولوی صاحب (یعنی حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ۔ ناقل) سے پوچھ لو۔ اہلحدیث و حنفاء کا اس میں اختلاف ہے۔

نوٹ ایڈیٹر صاحب بدر: مولوی صاحب کی تحقیق یہ ہے کہ دو سال سے کم کا بکرا قربانی کے لئے اہلحدیث کے نزدیک جائز نہیں۔ (بدر مورخہ 23 جنوری 1908ء صفحہ 2)

ناقص جانور کی قربانی؟

ایک شخص نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے دریافت کیا کہ اگر جانور مطابق علامات مذکورہ در حدیث نہ ملے تو کیا ناقص کو ذبح کر سکتے ہیں؟ فرمایا:

مجبوری کے وقت تو جائز ہے مگر آج کل ایسی مجبوری کیا ہے۔ انسان تلاش کر سکتا ہے اور دن کافی ہوتے ہیں خواہ مخواہ حجت کرنا یا تساہل کرنا جائز نہیں۔

(بدر 23 جنوری 1908ء صفحہ 2)

کیا غیر مسلم کو قربانی کا گوشت دیا جا سکتا ہے؟

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے سوال ہوا کہ قربانی کا گوشت غیر مسلم کو دینا جائز ہے یا نہیں؟ حضور علیہ السلام نے فرمایا:

"قربانی کا گوشت غیر مسلم کو بھی دینا جائز ہے"۔

(ذکر حبیب صفحہ 83 بحوالہ فقہ المسیح صفحہ 447)

عید الاضحیٰ کا روزہ

عید الاضحیہ کے دن قربانی کر کے اُس کا گوشت کھانے تک جو روزہ رکھا جاتا ہے اس بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے فرمایا:

مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری نے مجھے لکھا ہے کہ جو روزہ اس عید کے موقع پر رکھا جاتا ہے وہ سنت نہیں، اس کا اعلان کر دیا جائے مگر رسول کریم ﷺ کا یہ طریق ثابت ہے کہ آپ صحت کی حالت میں قربانی کر کے کھاتے تھے تاہم یہ کوئی ایسا روزہ نہیں کہ کوئی نہ رکھے تو گنہگار ہو جائے یہ کوئی فرض نہیں بلکہ نفلی روزہ ہے اور مستحب ہے جو رکھ سکتا ہو رکھے مگر جو بیمار، بوڑھا یا دوسرا بھی نہ رکھ سکے وہ مکلّف نہیں اور نہ رکھنے سے گنہگار نہیں ہوگا مگر یہ بالکل بے حقیقت بھی نہیں جیسا کہ مولوی بقاپوری صاحب نے لکھا ہے میں نے صحت کی حالت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس پر عمل کرتے دیکھا ہے پھر مسلمانوں میں یہ کثرت سے رائج ہے اور یہ یونہی نہیں بنالیا گیا بلکہ مستحب نفل ہے جس پر رسول کریم ﷺ کا تعامل رہا اور جس پر عمل کرنے والا ثواب پاتا ہے مگر جو نہ کر سکے اسے گناہ نہیں۔

(روزنامہ الفضل 17 جنوری 1941ء صفحہ 4)

قربانی کے گوشت کے تین حصّے

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں سوال ہوا کہ ایک شخص نے قربانی کا گوشت گھر میں رکھ کر اس کی بڑیاں بنالیں ہیں کیا یہ جائز ہے؟ فرمایا: "منع تو نہیں۔ حدیثوں میں اس کا ذکر آتا ہے مگر بہتر یہی ہے کہ مسکینوں کو دیا جائے" (الفضل 19 دسمبر 1915ء نمبر 71 جلد 3)

قربانی کے گوشت کے بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں:

آنحضورؐ کے زمانے میں عید الاضحیٰ کے موقع پر بادیہ نشینوں میں سے کچھ گیت گانے والے آئے، یہ محتاج لوگ تھے۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا تین دن تک کھانے کے لئے گوشت جمع کرلو اور باقی نہیں خیرات کر دو تا کہ وہ بھوکے نہ رہیں۔ اس کے بعد آئندہ سال صحابہؓ نے عرض کیا یارسول اللہ! لوگ اپنی قربانیوں کی کھالوں سے مشکیں بناتے ہیں اور ان میں چربی ڈالتے ہیں اس پر حضورؐ نے فرمایا پھر کیا ہوا؟ انہوں نے کہا کہ آپ نے ہی تو ہمیں تین دن کے بعد قربانی کے گوشت سے منع فرمایا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا میں نے تو تمہیں ان باہر سے آنے والوں کی وجہ سے منع کیا تھا جو اس وقت آ گئے تھے۔ جاؤ اور گوشت کھاؤ اور جمع کرو اور اس سے صدقہ اور خیرات بھی کرو۔

(مسلم کتاب الاضاحی باب بیان ماکان من النھی عن اکل لحوم الاضاحی بعد ثلاث)

اس لئے اب آپ لوگ اچھی طرح سمجھ لیں، ضروری نہیں ہے تین۔ یہی تین دن کی حکمت رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمادی، آج کل تو لوگ آتے بھی نہیں باہر سے آنے والے۔ یہاں تو ملک بھی امیر ہے اور یہاں تو قربانی کے بعد تقسیم کرنے کے لئے بھی آدمی ڈھونڈنے پڑتے ہیں۔ اس لئے آپ بڑے شوق سے رکھ لیا کریں قربانی کا گوشت۔ لیکن زیادہ دیر فرج میں رکھنا بھی ٹھیک نہیں۔ وہ کنجوسی ہے۔ جس حد تک ممکن ہو اس کو تقسیم کر دیا کریں"

(خطبہ عید الاضحیہ 12 فروری 2003ء از خطبات عیدین 710، 709)

بکرے کا خصی یا غیر خصی ہونا؟

قربانی میں خَصّی اور غیر خَصّی دونوں قسم کا جانور ذبح کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ بعض مواقع پر حضور ﷺ نے خصی دنبے قربان کیے اور بعض مواقع پر غیر خصی کی قربانی کی۔ چنانچہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرمؐ نے دو خصی دنبوں کی قربانی کی تھی۔

(ابو داؤد کتاب الضحایا باب مایستحب من الضحایا)

حضرت ابو سعید خدری بیان کرتے ہیں کہ رسول کریمؐ نے غیر خصی دنبہ کی قربانی کی تھی۔

(ترمذی کتاب الاضاحی باب ماجاء مایستحب من الاضاحی)

قربانی کے جانور کے لئے شرائط

آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے:۔ لَا تَذْبَحُوا إِلَّا مُسِنَّةً إِلَّا أَنْ يَعْسُرَ عَلَيْكُمْ فَتَذْبَحُوا جَذَعَةً مِنَ الضَّأْنِ عید الاضحیہ کے موقع پر ایسا جانور ذبح کرو جو مُسِنَّۃٌ ہو۔ لیکن اگر تمہیں ایسا جانور ملنا مشکل ہو تو ایسا دنبہ ذبح کرلو جو جَذَعَۃٌ ہو۔

(مسلم کتاب الاضاحی باب سن الاضحیہ)

اونٹوں میں مُسِنَّۃٌ اسے کہتے ہیں جو پورے پانچ سال کی عمر کا ہو اور چھٹے سال میں داخل ہو چکا ہو۔ گائے اور بیل میں مُسِنَّۃٌ اسے کہتے ہیں جو پورے دو سال کی عمر کا ہو تیسرے سال میں داخل ہو چکا ہو۔ بکرے اور دنبہ میں مُسِنَّۃٌ وہ ہے جو اپنی عمر کا پورا ایک سال گزار کر دوسرے سال میں داخل ہو چکا ہو۔ لہٰذا ان جانوروں میں قربانی کے لئے جانور کا مُسِنَّۃٌ ہونا ضروری ہے۔

جو جانور قربانی کے لئے خدا کے حضور پیش کئے جائیں وہ بے عیب ہونے چاہئیں۔ عیب دار جانور کی قربانی کو حضورؐ نے ناجائز فرمایا ہے۔ چنانچہ فرمایا:

أَرْبَعٌ لَا تَجُوزُ فِي الْأَضَاحِي الْعَوْرَاءُ بَيِّنٌ عَوَرُهَا وَالْمَرِيضَةُ بَيِّنٌ مَرَضُهَا وَالْعَرْجَاءُ بَيِّنٌ ظَلْعُهَا وَالْكَسِيرُ الَّتِي لَا تَنْقَى۔ چار قسم کے جانور قربانی کئے جانے کے لائق نہیں ہیں۔ ایک تو وہ جانور جس کا کانا پن واضح طور

پر نظر آتا ہو۔ وہ بیمار جانور جس کی بیماری واضح طور پر نظر آتی ہو، وہ لنگڑا جانور جس کا لنگڑا پن واضح طور پر نظر آتا ہو اور وہ کمزور اور دبلا جانور جس کی ہڈیوں میں مغز تک باقی نہ ہو۔(ابوداؤد کتاب الضحایا باب مایکرہ من الضحایا)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ضروری بات تو یہ ہے کہ انسان ان سب باتوں میں تقویٰ کو مدنظر رکھے اور قربانی کی حقیقت سمجھے، دو چار روپے کا جانور ذبح کر دینا قربانی نہیں۔ قربانی تو یہ ہے کہ خود اپنے نفس کی اونٹنی کو خدا کی فرمانبرداری کے نیچے ذبح کر دے۔
(بدر جلد 7 نمبر 3۔ جنوری 1908ء صفحہ 8 تا 10 خطبات نور صفحہ 278-279)

قربانی کے جانور کو ذبح کرتے وقت دعا پڑھنا؟

قربانی کے جانور کو ذبح کرتے وقت دعائیں پڑھنا مسنون ہے۔ اس بابت متفرق احادیث میں آتا ہے کہ:۔

آنحضرتؐ جب اپنی قربانی ذبح کرتے تو اللہ کا نام لیتے اور تکبیر کہتے۔(بخاری کتاب الاضاحی باب التکبیر عند الذبح)

آنحضرتؐ جب اپنی قربانی ذبح کرتے تو بِاسْمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَر کہتے۔
(مسلم کتاب الصید والذبائح باب استحباب التضحیہ..والتسمیۃ والتکبیر)

آنحضرتؐ اپنی قربانی ذبح کرتے وقت یہ دعا پڑھتے بِاسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ اللہ کے نام کے ساتھ، اے اللہ! محمد کی طرف سے یہ قربانی قبول فرما۔
(مسلم کتاب الصید والذبائح باب استحباب التضحیہ...والتسمیۃ والتکبیر)

کیا قربانی کرنا فرض ہے؟ یا سنت ہے؟

آنحضرت ﷺ ہر سال عید الاضحیہ کے موقعہ پر قربانی کیا کرتے تھے اور صحابہ کو بھی اس کی تاکید فرمایا کرتے تھے۔

1۔ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے دریافت کیا کہ کیا عید الاضحیہ کے موقع پر قربانی کرنی ضروری ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ رسول پاک ﷺ اور مسلمانوں نے قربانی کی۔ اس نے اپنا سوال پھر دہرایا کہ کیا قربانی واجب ہے؟ آپ نے جواب دیا کیا تم سمجھتے نہیں کہ رسول پاک ﷺ اور مسلمانوں نے قربانی کی ہے۔
(ترمذی کتاب الاضاحی باب الدلیل علی ان الاضحیۃ سنۃ)

2۔حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں: آنحضرت ﷺ مدینہ کے دس سالہ قیام میں قربانیاں کیا کرتے تھے۔
(ترمذی کتاب الاضاحی باب الدلیل علی ان الاضحیۃ سنۃ)

3۔حضرت رسول پاکؐ نے فرمایا: جو شخص توفیق کے باوجود قربانی نہ کرے وہ ہماری (عید کی) نماز کی جگہ کے قریب نہ آئے۔(ابن ماجہ کتاب الاضاحی باب الاضاحی واجبۃ ھی ام لا)

4۔حضرت رسول پاکؐ نے فرمایا: اے لوگو! ہر گھر کو ہر سال قربانی کرنی چاہیئے۔
(ابن ماجہ کتاب الاضاحی باب الاضاحی واجبۃ ھی ام لا)

5۔حضرت عقبہ بن عامرؓ بیان کرتے ہیں: آنحضرتؐ نے مجھے کچھ بکریاں دیں کہ میں ان کو صحابہؓ میں تقسیم کر دوں تاکہ وہ قربانیاں کر سکیں۔ ایک سالہ بکری بچ گئی تو آپ نے مجھے فرمایا کہ اسے اپنی طرف سے قربان کر دو۔
(بخاری کتاب الاضاحی باب فی اضحیۃ النبیؐ بکبشین اقرنین)

6۔حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں: آنحضرتؐ جب قربانی کرنا چاہتے تو آپ دو ایسے مینڈھے خریدتے تھے جو موٹے، سینگوں والے اور خصی ہوتے تھے۔ ان میں سے ایک آپ اپنی امت کی طرف سے ذبح کرتے تھے اور دوسرا اپنے اور اپنے اہل خانہ کی طرف سے۔"
(ابن ماجہ کتاب الاضاحی باب اضاحی رسول اللہؐ)

پس مذکورہ بالا احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ ہر وہ شخص جو قربانی کا جانور پال کر یا خرید کر قربانی کر سکتا ہے اسے ضرور قربانی کرنی چاہیئے۔ جیسا کہ آنحضرت ﷺ مدنی زندگی میں ہر سال قربانی کیا کرتے تھے حالانکہ مدنی زندگی کے ابتدائی سال انتہائی تنگی کے تھے۔

ایک قربانی پورے خاندان کی طرف سے

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:۔

"عید کے احکام یہ ہیں کہ ہر ایک خاندان کی طرف سے بکری کی قربانی ہو سکتی ہے اگر کسی میں وسعت ہو تو ہر شخص بھی کر سکتا ہے ورنہ ایک خاندان کی طرف سے ایک قربانی کافی ہے۔ یہاں خاندان سے تمام دور و نزدیک کے رشتہ دار مراد نہیں بلکہ خاندان کے معنے ایک شخص کے بیوی بچے ہیں اگر کسی شخص کے لڑکے الگ الگ ہیں اور اپنا علیحدہ کماتے ہیں تو ان پر علیحدہ قربانی فرض ہے۔ اگر بیویاں آسودہ ہوں اور اپنے خاوند سے علیحدہ ان کے ذرائع آمد ہوں تو وہ علیحدہ قربانی کر سکتی ہیں ورنہ ایک قربانی کافی ہے۔

بکرے کی قربانی ایک آدمی کے لیے ہے اور گائے اور اونٹ کی قربانی میں سات آدمی شامل ہو سکتے ہیں۔ ائمہ کا خیال ہے ایک گھر کے لیے ایک حصہ کافی ہے اگر گھر کے سارے آدمی ساتھ حصہ ڈال لیں تو وہ بھی ہو سکتا ہے ورنہ ایک گھر کی طرف سے ایک حصہ بھی کافی ہے۔
(الفضل 17/اگست 1922ء جلد 10، صفحہ 13۔خطبہ عید الاضحیٰ)

قربانی اور صدقہ میں فرق

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:۔"ابراہیمی سنت کے ماتحت مسلمانوں کو بھی قربانی کا حکم ہے اور اس پر مسلمان ہمیشہ سے عمل کرتے چلے آئے ہیں مگر چونکہ اس رؤیا کے دونوں پہلو ہیں منذر بھی اور مبشر بھی۔ اسی وجہ سے اس قربانی اور صدقہ میں فرق ہے۔ صدقہ کا گوشت انسان کو خود کھانا جائز نہیں۔ مگر اس قربانی کا گوشت انسان خود بھی استعمال کر سکتا ہے اور اپنے دوستوں اور غرباء و مساکین میں بھی تقسیم کیا جا سکتا ہے۔
(الفضل 20/ستمبر 1919ء خطبات عیدین صفحہ 72)

کیا دوسروں کی طرف سے قربانی ہو سکتی ہے؟

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:۔

"کئی لوگ غریب ہوتے ہیں اس لئے اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ کوئی شخص قربانی سے محروم نہ رہ جائے آنحضرت ﷺ کا دستور تھا کہ غرباء امت کی طرف سے ایک قربانی کر دیا کرتے تھے۔ اس طریق کے مطابق میرا قاعدہ یہ ہے کہ اپنی جماعت کے غرباء کی طرف سے ایک قربانی کر دیا کرتا ہوں"۔(الفضل 17/اگست 1922ء)

خلاصہ احکام ذی الحجہ کے ارشادات کی روشنی میں

1۔ذی الحجہ کی نویں تاریخ کی نماز فجر کے بعد سے لے کر تیرہویں تاریخ کی عصر تک بعد سلام نماز فرض کے حسب ذیل تکبیرات تین مرتبہ کہیں اللہ اکبر اللہ اکبر لاالٰہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد۔ تکبیرات باآواز بلند ہوں تو نہایت انسب ہے۔

باقی صفحہ 48 پر

نامہ نگار خصوصی کے قلم سے

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سرزمینِ جرمنی پر

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ جماعت احمدیہ جرمنی جولائی 2019ء کی مختصر روداد

چوالیسویں جلسہ سالانہ جرمنی کو رونق اور برکت بخشنے اور ہزاروں شرکائے جلسہ کو اپنے ایمان افروز خطابات سے نوازنے کے لئے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جماعت احمدیہ جرمنی کے دورہ کے لئے قصر خلافت، اسلام آباد (ٹل فورڈ) سے مورخہ 2/جولائی 2019ء کی صبح روانہ ہو کر کیلے Calais (فرانس) کے راستہ سفر کرتے ہوئے ساڑھے دس بجے رات بخیر و عافیت فرنکفورٹ میں واقع جماعت احمدیہ جرمنی کے مرکز بیت السبوح میں ورود فرما ہوئے، الحمد للہ۔ راستہ میں نماز ظہر و عصر فیری کے سفر کے بعد ادا کیں اور دوپہر کا کھانا بھی وہیں تناول فرمایا جبکہ جرمنی میں داخل ہوتے ہی آخن شہر میں مکرم صدیق ڈوگر صاحب کے گھر کچھ دیر کے لئے قیام فرمایا۔

بیت السبوح پہنچنے پر سب سے پہلے استقبال اور مصافحہ کرنے کی سعادت لوکل امیر فرانکفورٹ محترم ادریس احمد صاحب اور مبلغ سلسلہ و نائب امیر جماعت جرمنی محترم مولانا حیدر علی صاحب ظفر کو حاصل ہوئی۔ علاوہ ازیں محترم امتیاز شاہین صاحب مربی سلسلہ فرانکفورٹ اور مکرم مبارک احمد جاوید صاحب کو بھی مصافحہ کا شرف نصیب ہوا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی گاڑی بیت السبوح میں داخل ہوتے ہی فضا استقبال کے لئے جمع کئی ہزار احباب جماعت کے نعرہ ہائے تکبیر اور اھلاً و سھلاً و مرحبا سے گونج اٹھی۔ بچوں اور بچیوں نے استقبالیہ ترانوں کے ساتھ اپنے پیارے آقا کا استقبال کیا۔ حضور انور سب احباب و خواتین کو سلام کرتے ہوئے اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔ پھر کچھ دیر بعد مسجد بیت السبوح تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔

استقبال کرنے والے احباب و خواتین میں فرانکفورٹ اور گرد و نواح کے علاوہ جلسہ سالانہ جرمنی میں شرکت کے لئے تشریف لانے والے بہت سے مہمان بھی شامل تھے۔ جن میں غانا، قازغستان، تنزانیہ، لٹویا اور پاکستان کے متعدد مبلغین سلسلہ اور دیگر احباب بھی شامل تھے۔ اس موقع پر محترم سید محمود احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ ربوہ اور محترم سالک احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان نے بھی استقبال کرنے کی سعادت حاصل کی۔

دوسرا روز

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سوا چار بجے صبح مسجد بیت السبوح میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ اس کے بعد دس بجے دفتر میں تشریف لائے اور دفتری امور انجام دینے اور ضروری ہدایات عطا فرمانے کے بعد احباب جماعت کے ساتھ انفرادی و فیملی ملاقاتیں فرمائیں۔ ان میں جرمنی بھر کے 23 مختلف شہروں کے احباب شامل تھے جبکہ 14 بیرونی ممالک سے بھی آئے ہوئے احباب جماعت نے شرف ملاقات حاصل کیا۔ 35 فیملیز پر مشتمل افراد کی مجموعی تعداد 121 تھی۔ علاوہ ازیں 38 خواتین نے بھی شرف ملاقات حاصل کیا۔ ملاقاتوں کا یہ سلسلہ نماز ظہر تک جاری رہا جس

کے بعد کچھ دیر کے لئے حضور رہائش گاہ تشریف لے گئے اور جلد ہی واپس مسجد میں تشریف لاکر نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔

کھانے اور کچھ دیر آرام فرمانے کے بعد ٹھیک چھ بجے شام حضور انور مسجد بیت السبوح میں رونق افروز ہوئے جہاں حضور انور نے جرمنی بھر کے 70 شہروں سے آئے ہوئے 200 سے زائد افراد جماعت سے ملاقات فرمائی۔حضور انور اس ملاقات کے دوران محراب کے قریب کھڑے رہے اور سب افراد باری باری حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر مصافحہ کا شرف حاصل کرتے۔ حضور انور ہر دوست کے کندھے پر اپنا دست مبارک رکھ کر اس کا حال دریافت فرماتے اور یہ کہ کہاں سے آئے ہیں۔اس کے بعد پیارے آقا پوری تسلی اور اطمینان سے ہر کسی کی بات سماعت فرماتے اور اس کا جواب عطا فرماتے، دعا دیتے اور حسب ضرورت مشورہ سے نوازتے۔اس دوران بعض احباب نے حضور کی خدمت میں عرض کیا کہ بچوں کے لئے قلم یا انگوٹھیاں لائے ہیں، انہیں متبرک فرمادیں تو حضور نے ہر کسی کی خواہش پوری فرمائی اور پیش کی ہوئی چیز کو اپنے دست مبارک میں لے کر انہیں دعا دی۔اس موقع پر ملاقات کرنے والے ہر فرد کی حضور انور کے ساتھ تصویر بھی بنتی رہی۔چنانچہ اس دوران بڑے ہی جذباتی مناظر دیکھنے میں آئے کہ ان ملاقاتیوں کی اکثریت نے اپنی زندگیوں میں پہلی مرتبہ خلیفۃ المسیح سے شرف ملاقات کی سعادت پائی تھی۔ بعض بڑوں کے ساتھ ان کے بچے بھی تھے جن کے ساتھ حضور خصوصی محبت و شفقت کا اظہار فرماتے تو بچے اور بڑے سبھی نہال ہو جاتے۔اس طرح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ پورے 35 منٹ کھڑے رہے اور سب ملاقاتیوں کی پیاس بجھانے کے بعد حضور انور مسجد سے دفتر تشریف لے گئے جہاں انفرادی و فیملی ملاقاتوں کا ایک اور دور شروع ہو گیا۔

اس دور میں 29 فیملیز کے 118 افراد کے علاوہ 18 دیگر ممالک سے آئے ہوئے 40 مربیان سلسلہ نے بھی شرف ملاقات حاصل کیا۔یہاں سے ساڑھے آٹھ بجے حضور انور فارغ ہوئے تو کچھ ہی دیر میں مسجد بیت السبوح میں تشریف لے آئے جہاں بچوں اور بچیوں کی قرآن کریم مکمل کرنے پر تقریب آمین ہوئی۔حضور انور محراب کے قریب تشریف فرما ہوئے تو بچے باری باری حضور کے پاس حاضر ہوتے اور السلام علیکم عرض کر کے حضور کے پہلو میں بیٹھ جاتے اور تعوّذ و تسمیہ کے بعد حضور کے ارشاد فرمانے پر ایک آیت کی تلاوت کرتے۔شروع میں بچیوں کی آمین ہوئی اور پہلی بچی کو حضور نے سورہ الماعون سے پڑھنے کا ارشاد فرمایا۔نہایت حسین اتفاق ہے کہ جب آخری بچے کی باری تھی تو اس نے سورۃ الناس کی آخری آیت تلاوت کی۔سبھی بچے بڑے سلیقہ، ادب او راحترام کے ساتھ حضور انور کی خدمت میں حاضر ہوتے رہے اور بعض بچوں کا انداز تو بڑا ہی غیر معمولی طور پر معصوم محبت و فدائیت کا تھا۔بعض بچے اپنے ساتھ قلم لے آئے تھے اور حضور کی خدمت میں پیش کر کے اسے متبرک کروانے کی سعادت پائی، ایک بچے نے آتے ہی بے اختیار حضور انور کا دست مبارک تھام لیا اور اسے چومنے لگا۔یہ تقریب آمین پورے 20 منٹ تک جاری رہی اور اس میں 20 بچیوں اور 20 بچوں نے آمین کی سعادت پائی۔یہ حضور انور کے اس دورہ کی واحد تقریب آمین تھی۔

تقریب آمین کے اختتام پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دعا کروا رہے ہیں

اس کے بعد حضور انور نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں اور کئی ہزار احباب جماعت نے حضور کی اقتداء میں نمازیں ادا کرنے کی سعادت پائی، الحمدللہ۔

دورۂ جرمنی کے تیسرے روز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حسب معمول نماز فجر مسجد بیت السبوح میں تشریف لاکر پڑھائی۔جمعرات کے دن حضور انور صبح کے وقت اپنی رہائش گاہ میں ہی رہتے ہوئے مختلف کام سرانجام دیتے اور خطبہ جمعہ کی تیاری فرماتے ہیں، اس لئے حضور انور کے دفتر میں پرائیویٹ سیکرٹری صاحب اور دیگر کارکنان حسب معمول حضور انور کی ہدایات کے مطابق خدمت سرانجام دیتے ہیں۔دو بجے حضور انور نے نماز ظہر وعصر مسجد بیت السبوح میں ادا فرمائیں اور پانچ بجے سہ پہر جلسہ گاہ، کالسروئے کے لئے مع ارکان قافلہ روانہ ہوئے اور سات بجکر چالیس منٹ پر جلسہ گاہ میں ورود فرما ہوئے۔پہلے حضور انور اپنی رہائش گاہ میں تشریف لے گئے اور کچھ دیر بعد معائنہ انتظامات جلسہ کے لئے تشریف لائے۔اس موقع پر افسر جلسہ سالانہ مکرم محمد الیاس مجوکہ صاحب نے اپنے نائبین کا تعارف کرایا۔انتظامات کی طرف تشریف لے جاتے ہوئے سب سے پہلے حضور انور ساڑھے چھ سو کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے ہمبرگ سے آئے ہوئے سائیکل سواروں کی طرف تشریف لے گئے اور ان کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ قریباً ایک گھنٹہ تک عارضی طور پر قائم کئے گئے جلسہ سالانہ کے مختلف شعبوں کا معائنہ فرمانے اور کارکنان جلسہ کی رہنمائی اور حوصلہ افزائی فرمانے کے بعد پورے نو بجے حضور انور جلسہ گاہ کے سٹیج پر رونق افروز ہوئے۔اس موقع پر تمام کارکنان و حاضرین حضور انور کے سامنے منظم طور پر بیٹھے تھے۔حضور انور نے تلاوت قرآن کے لئے عزیزم اویس احمد ملک صاحب متعلم جامعہ احمدیہ جرمنی کو بلایا جنہوں نے سورہ بقرہ کی ان آیات کریمہ کی تلاوت کی جن میں فاستبقوا الخیرات کا مضمون بیان کیا گیا ہے۔تلاوت کے بعد حضور نے اپنے مختصر خطاب میں جماعت جرمنی کے کارکنان کی تعریف فرمائی کہ لمبے تجربہ کے بعد اب یہ کارکنان اللہ کے فضل سے ایسے تربیت یافتہ ہو چکے ہیں کہ بڑے بڑے کام مختصر وقت میں

بیت السبوح فرینکفرٹ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایک بچی کو پیار دیتے ہوئے

بھی کر لینے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ اس کی مثال دیتے ہوئے حضور انور نے بتایا کہ امسال یہ ہال صرف 36 گھنٹے پہلے ملا تھا جسے جنوں کی طرح کام کرکے اس مختصر وقت میں تیار کر دیا ہے۔حضور نے فرمایا کہ پس اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیئے کہ وہ اس کی توفیق دے رہا ہے۔حضور انور نے دعا دی کہ اللہ تعالیٰ آپ سب کو جلسہ کے تین دنوں میں بغیر کسی دقت کے خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔ حضور انور نے ادائیگی نماز کی سختی سے پابندی کرنے اور ہر حالت میں مہمانوں کے ساتھ خوش خلقی کے ساتھ پیش آنے کی طرف توجہ دلائی۔

خطاب کے اختتام پر حضور نے دعا کرائی اور اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے اور پورے دس بجے تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء پڑھائیں۔

جلسہ کے تین دن

جلسہ کے پہلے روز حضور انور نے نماز فجر جلسہ گاہ کے ہال میں تشریف لا کر پڑھائی۔ اس کے بعد پونے دو بجے پرچم کشائی کی تقریب میں لوائے احمدیت لہرایا اور جرمنی کا جھنڈا لہرائے جانے کے بعد دعا کرائی۔ اس کے بعد خطبہ جمعہ کے ساتھ جلسہ کا افتتاح فرمایا۔ (خطبہ جمعہ کا خلاصہ علیحدہ شائع کیا جا رہا ہے۔)

خطبہ جمعہ کے بعد حضور انور شعبہ تبلیغ اور تاریخ کی نمائش گاہ میں تشریف لائے جہاں ریویو آف ریلیجنز (جرمن ایڈیشن) کا بھی سٹال موجود تھا۔ یہاں حضور انور نے ادارہ ریویو آف ریلیجنز کی درخواست پر ان کی ویب سائٹ کا لیپ ٹاپ سے بٹن دبا کر افتتاح فرمایا اور اس کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی۔ (اس سے قبل 04/جولائی 2019ء کو معائنہ انتظامات جلسہ سالانہ جرمنی کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہیومینیٹی فرسٹ جرمنی کی ویب سائٹ کا بھی اجراء فرمایا تھا) اس کے بعد حضور دوسری منزل کے ایک کانفرنس روم میں تشریف لے گئے جہاں پہلے سے موجود اخبارات کے 14 اور ٹی وی وریڈیو کے 23 نمائندگان کے ساتھ پریس کانفرنس ہوئی۔ پریس نمائندگان کے سوالات کا جواب دیتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ دنیا بھر میں بڑھتی ہوئی بدامنی کی بڑی وجہ مغربی طاقتوں کی پالیسیاں ہیں جو اسلام کو بدنام کر رہی ہیں۔ وہ اسلامی تعلیم پر الزام لگاتے ہیں جو درست نہیں ہے۔

میسیڈونیا کے نمائندہ نے پوچھا کہ آپ کا عمومی پیغام کیا ہے؟ حضور انور نے جواب میں فرمایا: خطبہ جمعہ میں جو کچھ کہا ہے وہی میرا پیغام ہے، ایک دوسرے کے ساتھ امن وصلح کے ساتھ رہنے میں ہی انسانیت کی بھلائی ہے۔

ایک صحافی کے سوال کہ یورپ آنے والے مسلمانوں سے خطرہ محسوس کیا جا رہا ہے، اس کی کیا وجہ ہے؟ فرمایا: امیگرنٹ اتنی تعداد میں نہیں آ سکتے کہ مقامی آبادی سے زیادہ ہوں۔ اس لئے خطرہ اکثریت کو اقلیت سے نہیں ہو سکتا۔ مذہب پر عمل کرنے کی وجہ سے خطرہ محسوس نہیں کرنا چاہئے۔

اس کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ میں تشریف لے گئے اور شام تک دفتری امور کی سرانجام دہی میں مصروف رہے۔ اس دوران سینیگال، مایوٹ آئی لینڈ اور لتھوانیا کے وفود کے ساتھ حضور انور نے ملاقات فرمائی۔ دس بجے ہال میں تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء پڑھائیں جس میں جلسہ گاہ میں موجود ہزارہا احباب وخواتین نے شرکت کی۔

جلسہ سالانہ کا دوسرا روز

یہ دن بھی حضور کے لئے بے حد مصروف دن رہا۔ اس روز بھی نماز فجر بڑے ہال میں پڑھائی۔ بارہ بجے تک مختلف دفتری امور میں مصروف رہے پھر جلسہ گاہ مستورات میں تشریف لے گئے جہاں خواتین کو حضور کی براہ راست زیارت نصیب ہوئی۔ اس موقع پر حضور نے تلاوت اور نظم کے بعد اعلیٰ تعلیمی کامیابی حاصل کرنے والی احمدی طالبات کو سندات امتیاز عطا فرمائیں جبکہ حضرت آپا جان (حرم حضور انور) نے ان بچیوں کو میڈل پہنائے۔

اس کے بعد حضور انور نے خواتین سے تربیتی امور کے حوالہ سے انتہائی مؤثر اور پُرمغز خطاب فرمایا جسے مردانہ جلسہ گاہ کے علاوہ ایم ٹی اے کے ذریعہ تمام عالم احمدیت میں بھی دیکھا اور سنا گیا۔ (خطاب کا خلاصہ علیحدہ شائع کیا جا رہا ہے) خطاب اور دعا کے بعد حضور انور اپنی کرسی پر تشریف فرما ہوئے تو ناصرات الاحمدیہ کے مختلف گروپوں نے مختلف زبانوں میں ترانے پیش کر کے اپنے آقا کے ساتھ محبت و فدائیت کے جذبات پیش کئے۔

دو بجے حضور انور نے مردانہ جلسہ گاہ کے ہال میں تشریف لا کر نماز ظہر وعصر پڑھائیں اور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ ٹھیک چار بجے حضور انور پھر اسی ہال میں تشریف لائے جہاں جلسہ پر تشریف لائے ہوئے زیر تبلیغ مہمانوں کی مجلس لگی ہوئی تھی۔ حضور انور نے تلاوت، جو مکرم شکیل احمد عمر صاحب مربی سلسلہ ہمبرگ نے کی، کے بعد ان مہمانوں سے انگریزی میں خطاب کرتے ہوئے دنیا کے مسلسل بگڑتے ہوئے حالات کی وجوہات اور ان کے حل پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔

(خطاب کا خلاصہ علیحدہ شائع کیا جا رہا ہے)

اس کے بعد حضور اپنی رہائش گاہ میں تشریف لے گئے اور کچھ دیر آرام فرمانے کے بعد پھر دفتر تشریف لے آئے جہاں جارجیا کے ایک وفد اور عرب ممالک سے تعلق رکھنے والے دو وفود کی حضور انور کے ساتھ الگ الگ ملاقات ہوئی۔ رات دس بجے حضور انور نے جلسہ گاہ کے ہال میں تشریف لا کر مغرب وعشاء کی نمازیں پڑھائیں۔

جلسہ کا تیسرا دن

07/ جولائی بروز اتوار جلسہ سالانہ جرمنی کا تیسرا اور آخری دن تھا۔ حضور انور پروگرام کے مطابق پونے چار بجے جلسہ گاہ میں رونق افروز ہوئے جہاں پہلے تقریب بیعت کا انعقاد ہوا جس میں ایم ٹی اے کے ذریعہ دنیا بھر کے احمدی بھی شریک ہوئے۔ بیعت کے بعد حضور انور نے دعا کروائی اور نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کے بعد جلسہ سالانہ جرمنی کے اختتامی اجلاس کا آغاز حضور انور کے کرسی صدارت پر تشریف لانے کے بعد ہوا۔ تلاوت، نظم اور دو مہمانوں کی تقاریر کے بعد حضور انور نے تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے خوش نصیب طلباء کو اسناد اور تمغے عطا فرمائے۔ اس کے بعد حضور انور نے اختتامی خطاب فرمایا۔ (خطاب کا مکمل متن آئندہ شمارہ میں شائع کیا جائے گا)

دعا کے بعد حضور کرسی صدارت پر تشریف فرما ہوئے اور نوجوانوں کے مختلف گروپس نے مختلف زبانوں میں ترانوں کی صورت میں اپنے پُرخلوص جذبات کا خوبصورت اور پُرجوش اظہار کیا۔ پھر نعروں کی گونج میں حضور انور السلام علیکم کہتے ہوئے جلسہ گاہ سے تشریف لے گئے۔ اس وقت حاضرین کا جوش اور ولولہ قابل دید تھا، ہر فرد جماعت فدائیت کے جذبہ سے نچھاور ہوئے جا رہا تھا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ریویو آف ریلیجنز جرمن ایڈیشن کی ویب سائٹ کا افتتاح فرما رہے ہیں

اس کے بعد حسب روایت حضور انور نے پہلے نومبائعات پھر نومبائعین کو ملاقات کا شرف بخشا۔ اس ملاقات کے بعد حضور انور بیت السبوح فرینکفرٹ کے لیے روانہ ہوئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب اور نماز عشاء بیت السبوح فرینکفرٹ پہنچ کر ادا فرمائیں۔

08/ جولائی بروز سوموار: آج بیت السبوح فرینکفرٹ میں صبح دس بجے سے دو بجے تک دس مختلف ممالک سے آئے ہوئے وفود کو الگ الگ حضور انور کے ساتھ ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ اسی طرح ساڑھے پانچ بجے شام مشرقی یورپ کے پانچ ممالک سے آئے ہوئے وفود اور افریقہ وایشیا کے 11 مختلف ممالک سے آئے ہوئے احباب کو حضور انور سے الگ الگ ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ اس کے بعد آٹھ بجے سے نو بجے تک فیملی ملاقاتوں کا ایک اَور سیشن بھی ہوا۔

اسی روز حضور نے دو بجے نماز ظہر وعصر پڑھانے کے بعد 38 نکاحوں کا بھی اعلان فرمایا جبکہ نماز مغرب وعشاء کے بعد حضور انور کی موجودگی میں مبلغ انچارج جرمنی مکرم مولانا صداقت احمد صاحب نے 10 نکاحوں کا اعلان کیا جس کے بعد مولانا کی درخواست پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی۔

جلسہ سالانہ سے اگلے روز سوموار 08/ جولائی کو حضور انور نے بیرون از جرمنی سے آنے والے وفود (جن میں سے اکثر نومبائعین تھے) سے ملاقاتیں کیں۔ یہ ملاقاتیں صبح 10 بجے سے بیت السبوح میں شروع ہوئیں اور دوپہر 13 بجے تک جاری رہیں۔ درمیانی وقفہ کے بعد شام 18 بجے حضور انور نے باقی رہ جانے والے وفود سے ملاقاتیں فرمائیں۔ ان ممالک کے نام اور افراد کی تفصیل کچھ اس طرح ہے۔

ایسٹونیا، رشین سٹیٹس	19	انڈونیشیا	39
جارجیا	85	البانیہ	32
لٹویا	17	قازقستان	18
ہنگری	16	مالٹا	13
آذربائیجان، ترکی	10	کروشیا، سلوینیا	11
بوسنیا	73	مقدونیا	70
بلغاریہ	52	کوسوو	42
افریقن ممالک	80		

ان ملاقاتوں میں حضور انور مہمانوں سے تفصیلی تعارف حاصل کرتے، مشن ہاؤس سے رابطہ کے بارے میں پوچھتے اور جماعت کے ساتھ تعلق کو بڑھانے کی نصیحت فرماتے رہے۔

ایک رشین دوست نے سوال کیا کہ حضور مجھے تبلیغ کا شوق ہے لیکن میں مشن ہاؤس سے سینکڑوں میل دور رہتا ہوں اور وہاں ہم دونوں میاں بیوی اکیلے احمدی ہیں۔ میں اپنے دینی علم کو کیسے بڑھاؤں؟ حضور نے جواباً فرمایا کہ آپ عربی زبان سیکھیں، اسلامی کتب کا مطالعہ کریں، جماعت کی طرف سے سلسلہ کی اہم کتب کا رشین ترجمہ شائع ہو چکا ہے اپنے لئے دعا میں خدا سے مدد مانگیں اور نماز میں ایاك نعبد و ایاك نستعین پڑھیں۔آپ کا بچہ آپ کے نقش قدم پر چلے گا تو بڑا ہو کر آپ کا مدد گار بنے گا۔

قازقستان کے ایک احمدی نے حضور سے استفسار کیا کہ میری عمر اب 70 سال ہے۔عمر کا آخری حصہ شروع ہو چکا ہے۔ہمیں احمدیت کے بارہ میں پہلے کیوں نہیں بتایا گیا؟ حضور نے جواباً فرمایا کہ اسلام کو چودہ سو سال گزر چکے ہیں لیکن ابھی بھی بہت سے لوگوں کو اسلام کے بارہ میں علم نہیں۔ عیسائیت اتنا پرانا مذہب ہے لیکن عیسائیت بعض علاقوں تک ابھی تک نہیں پہنچ پائی۔ تاریخ کا مطالعہ کریں تو مذاہب اسی طرح پھیلتے ہیں۔ جہاں تک کوشش کا سوال ہے یہ اشاعت اسلام کا زمانہ ہے اور ہم مخالفت اور رکاوٹوں کے باوجود اسلام کو پھیلانے میں مصروف ہیں۔ ایم ٹی اے کی وجہ سے بھی لوگوں کو اسلام سے واقفیت حاصل ہو رہی ہے۔انڈونیشین خاتون نے حضور سے پوچھا کہ بعض نئے احمدی چندہ نہیں دیتے۔انہیں کس طرح چندہ دینے پر آمادہ کیا جائے۔حضور نے فرمایا پہلے تربیت کرو، عبادات سکھاؤ، تین سال نومبائعین کا عرصہ اسی لئے رکھا ہے کہ پہلے تربیت کی جائے۔ پہلے مالی قربانی کا جذبہ پیدا کیا جائے پھر مالی قربانی کی طرف نومبائعین کو لایا جائے۔ بلقان ممالک سے تعلق رکھنے والے احمدیوں نے حضور سے درخواست کی کہ ہمارے علاقے کے لئے بھی ٹی وی قائم کیا جائے جہاں سے مقامی زبان میں اسلام کا پیغام نشر ہو۔

ایک بوسنین جن کی عمر 87 سال تھی۔حضور سے ملنے اور جلسہ میں شرکت کی غرض سے یہاں آئے تھے۔ انہوں نے جذباتی لہجہ میں حضور کو بتایا کہ میں نے حج بھی کیا ہے لیکن جو روحانیت، محبت اور مہمان نوازی کا لطف یہاں جلسہ پر اٹھایا ہے میری زندگی کا منفرد تجربہ تھا۔

مقدونیہ کے ایک خوش قسمت نوعمر نوجوان Mr.Emrah Redjepov نے حضور سے درخواست کی کہ اس نے قرآن کریم ناظرہ پڑھ لیا ہے اور وہ حضور کو سنانا چاہتا ہے۔حضور نے اس کو اپنے پاس بلا کر آمین کی طرز پر نوجوان سے قرآن کریم سنا اور دعا دی۔حضور نے یہ بھی فرمایا کہ ماشاءاللہ بہت اچھا پڑھا ہے۔

ملاقات میں شامل تمام مرد و خواتین نہایت جذباتی ہو رہے تھے۔سب نے حضور سے تصاویر بنوانے کی درخواست کی۔ چنانچہ ہر گروپ نے ملاقات کے اختتام پر حضور کے ساتھ گروپس اور انفرادی تصاویر بنوانے کا شرف حاصل کیا۔تصاویر بنواتے وقت بھی مہمانان حضور سے گفتگو کر کے روحانی لذت حاصل کرتے جو ان کے چہروں سے نمایاں ہو رہی تھی۔(ملاقات کی تفصیلی رپورٹ اور مہمانوں کے تاثرات الفضل انٹرنیشنل میں ملاحظہ کئے جا سکتے ہیں)

09/ جولائی بروز منگل صبح دس بجے جماعت احمدیہ جرمنی کے مرکز بیت السبوح فرینکفرٹ سے اسلام آباد یوکے کے لیے روانگی ہوئی۔ اس موقع پر افراد جماعت کثیر تعداد میں نو بجے ہی حضور انور کو الوداع کہنے کے لیے پہنچنا شروع ہو گئے تھے۔حضور انور اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور کچھ دیر از راہ شفقت احباب جماعت کے درمیان رونق افروز رہے اور بعض افراد سے گفتگو فرماتے رہے، ضیافت کی ٹیم کے بعض ارکان کو بعض ہدایات سے بھی نوازا اور بعض بچوں کو پیار بھی دیا۔ اس کے بعد حضور انور نے دعا کروائی اور پھر حضور کا قافلہ احباب جماعت کے الوداعی نعروں کی گونج میں اپنی منزل کی طرف روانہ ہو گیا۔اس موقع پر الوداع کہنے کے لئے آئے ہوئے ہر فردِ جماعت کی زبان پر خوشی اور اداسی کے ملے جذبات کے ساتھ یہ دعا جاری تھی ؎

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت السبوح فرینکفرٹ سے لندن کے لئے روانہ ہو رہے ہیں

جاتے ہو مری جان خدا حافظ و ناصر
اللہ نگہبان ، خدا حافظ و ناصر
ہر گام پہ ہمراہ رہے نصرت باری
ہر لحظہ و ہر آن خدا حافظ و ناصر

اللهم ايد امامنا بروحك القدس

و بارك لنا في امره و عمره

(حضور انور کے اس دورہ جرمنی کی تفصیلی رپورٹ سہ روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شمارہ جات جولائی و اگست 2019ء میں شائع ہو رہی ہے)

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

نحمدہٗ و نصلّی علیٰ رسولہٖ الکریم   و علیٰ عبدہٖ المسیح الموعود

قرار دادِ تعزیت جماعت احمدیہ جرمنی بر وفات حسرت آیات

محترم نواب مودود احمد خان صاحب، امیر جماعت احمدیہ ضلع کراچی، پاکستان

یہ افسوسناک خبر بے حد رنج وغم کے ساتھ سنی گئی کہ ایک نہایت مخلص دیرینہ خادم سلسلہ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چشم و چراغ محترم نواب مودود احمد خان صاحب، امیر جماعت احمدیہ کراچی، مؤرخہ 14 جولائی کو 78سال کی عمر میں خدمت دین سے بھرپور زندگی گزار کر کراچی میں اپنے مالکِ حقیقی سے جا ملے۔

انا للّٰہ وانا الیہ راجعون ۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا   اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

مرحوم 12 اپریل 1941ء کو قادیان میں نواب مسعود احمد خان صاحب (ابن حضرت نواب محمد علی خان صاحب وحضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا) کے ہاں پیدا ہوئے تھے۔ ابتدائی تعلیم قادیان اور پھر ربوہ میں حاصل کرنے کے بعد وکالت میں ڈگری لی اور کارپوریٹنگ لاء فرم سے منسلک ہوگئے اور اس فرم میں اپنی 52 سالہ ملازمت کے دوران پہلے چند سال ڈھاکہ اور پھر اپنی وفات تک کراچی میں رہے۔

یوں تو آپ ابتداء سے ہی کسی نہ کسی رنگ میں جماعتی خدمات بجالا رہے تھے تاہم ایک اہم ذمہ داری 1996ء میں آپ کے سپرد ہوئی جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو امیر ضلع کراچی مقرر فرمایا۔ آپ نے یہ ذمہ داری پر آشوب حالات کے باوجود نہایت احسن رنگ میں انجام دی۔ علاوہ ازیں آپ فضل عمر فاونڈیشن، ناصر فاونڈیشن اور طاہر فاونڈیشن کے مینیجنگ بورڈز کے یکے از ڈائریکٹرز بھی تھے۔ مرکزی مجلس شوریٰ میں باقاعدگی سے بطور ممبر شرکت کرتے رہے۔ صوبہ سندھ کے اسیران اور شہداء کے خاندانوں کے لئے بہت محبت اور درد کے ساتھ کام کرنے کی توفیق پائی۔ کراچی جماعت کے لیے شفیق باپ کی طرح سب کی فکر کرتے تھے۔ کئی گھنٹے بیٹھ کر جماعتی امور سرانجام دیتے تھے۔ ذاتی رابطہ رکھتے تھے اور رہنمائی کرتے تھے۔ آپ خدا کے فضل سے موصی تھے۔

مرحوم خان صاحب کی شخصیت اور ذات غیر معمولی تھی۔ آپ نہایت درجہ سادہ و درویش طبیعت، ملنسار و مہمان نواز، غیر معمولی طور پر محنتی اور احساس ذمہ داری میں ایک مثال تھے۔ آپ کی زندگی انکساری اور خدمت خلق کے بے پناہ جذبہ سے معمور رہی۔ آپ بلاشبہ ان مبارک وجودوں میں سے تھے جن کی زندگیوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قبول کرنے کے نتیجہ میں عظیم روحانی انقلاب آ گیا تھا۔ آپ خاندانی طور پر نواب تھے مگر آپ نے کبھی اس کا اظہار نہ کیا، ایک جگہ نواب مودود احمد خان لکھا گیا تو انہوں نے نواب کاٹ دیا۔ دفتر میں آنے والے ہر چھوٹے بڑے سے کرسی سے اٹھ کر ملتے تھے۔ اسی طرح مہمان نوازی کا وصف بہت زیادہ تھا۔ اسی طرح آپ کے اوصافِ کریمانہ میں خلفائے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے غیر معمولی محبت وفدائیت، غیرت اور اطاعت نمایاں تھے جس کے نظارے آپ کی زندگی میں قدم قدم پر نظر آتے رہے۔ غرضیکہ آپ ایسی عظیم ہستی تھے کہ ہم سب کے لئے ایک مثال تھے۔

صدمہ کے اس موقع پر ہم جملہ افرادِ جماعت احمدیہ جرمنی اپنے پیارے آقا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، محترم خان صاحب کی اہلیہ، بچوں نیز محترم نواب منصور احمد خان صاحب اور جملہ لواحقین سے دلی تعزیت کرتے ہیں اور دل کی گہرائیوں سے دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ جانے والی اس نیک روح کے ساتھ غیر معمولی عفو و مغفرت کا سلوک فرمائے، اپنی رضا کی جنتوں میں داخل کرے اور اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں جگہ عطا فرما کر بلندئ درجات کے سامان کرے اور آپ کی نسلوں کو آپ کا قائمقام بنائے۔ آمین ثم آمین۔

ہم ہیں اراکین جماعت احمدیہ جرمنی

سرزمین جرمنی پر

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کے ورودہائے مسعود

مکرم اویس احمد نصیر صاحب۔مربی سلسلہ۔لائبریری جامعہ احمدیہ سینئر سیکشن۔ربوہ

حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مؤرخہ 16/نومبر 2018ء کو اپنے خطبہ جمعہ میں اپنے دورہ جات کے تین بڑے فوائد بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ

’’تین بڑے فائدے تو یہ ہیں کہ ان ملکوں کے پڑھے لکھے طبقے اوراثرورسوخ والے لوگوں سے رابطہ ہوجاتاہے، ملاقاتوں کی صورت میں بھی اورمساجد کے افتتاح یاریسپشن وغیرہ میں۔دوسرے میڈیا کے ذریعہ سے اسلام اوراحمدیت کاتعارف اورحقیقی تعلیم لوگوں کے علم میں آجاتی ہےاورتیسری بڑی بات یہ ہے کہ افراد سے،افرادِ جماعت سے ذاتی رابطہ اورتعارف ہوتاہے اوراس کے نتیجہ میں ان کے ایمان واخلاص اورجوتعلق ہے مودّت واخوت کا،محبت اوربھائی چارے کااس میں اضافہ ہوتاہے۔خلیفہ وقت اورافرادِ جماعت کے آپس میں براہ راست ملنے، دیکھنے، سننے سے غیرمعمولی تبدیلی بھی پیداہوتی ہےاورجذبات بھی پیداہوتے ہیں۔پھران حالات کے مطابق جوان ملکوں میں ہوتے ہیں براہ راست خطبات میں ان سے باتیں بھی ہوجاتی ہیں‘‘۔

(الفضل انٹرنیشنل7 دسمبر 2018 تا13 دسمبر 2018ص5)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس ارشاد کی روشنی میں خاکسار نے جب پیارے آقا کے گزشتہ 15 سالوں پر پھیلے ہوئے دورہ جات کی الفضل میں شائع ہونے والی رپورٹس پر نظرڈالی تو ایک حیرت انگیز دلفریب نورانی منظر میں کھوگیا اورمیری نظروں کے سامنے ایک منظر کے بعد دوسرامنظر یوں ابھرتاچلا گیا جیسے ایک روحانی کائنات سے دوسری خوبصورت کائنات خود بخود پھوٹ رہی ہو۔ہرپورٹ ایک ایسے منظر کی عکاسی کررہی ہے جس کے حسن کوکسی طرح بھی اعدادوشمار میں ڈھالنے کی ہر کوشش ایسی ہی بے بس نظر آتی ہے جیسے حسن یوسف کے سامنے الفاظ بے بس ہوتے چلے جاتے ہیں۔

کل عالم میں پھیلی مختلف قوموں اور مختلف ملکوں اورمختلف باشندوں اورمختلف رنگوں اورمختلف زبانوں اور مختلف طبقات انسانی کی انگنت حسین کہکشاؤں میں خلیفۃ المسیح کا جھلملاتا مسکراتا نورانی چہرا میرے دل پر عجیب سحر کرتا چلا گیا۔میرادل بار بار مجھے جھنجوڑتا رہا کہ نہیں یقینا یہ جادو نہیں بلکہ افق تاافق پھیلی برکاتِ خلافت اور انوارِ خلافت کی وہ روحانی اورآسمانی کشش ہے جو کُل عالم کوکشش ثقل کی طرح اپنی طرف کھینچ رہی ہے۔گویا خلافتِ احمدیہ کے منصب پر فائزوہ باشاہ ہے جوحقیقی معنوں میں کُل عالم کے دلوں پرحکمرانی کررہاہے۔

کیمرہ کی آنکھ بہت محدود عکاسی کرتی ہے سامنے پھیلے ہوئے بے کراں نظاروں میں سے وہ چند ایک کااحاطہ کرتا ہے اور اسی تصویر کی مدد سے تمام نظاروں کا تصور کیا جاسکتاہے۔سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ جب بیرونی سفروں پرجاتے ہیں تو برکات،نصرتِ الٰہی،معجزات اورمصروفیت کاایک جہاں ہوتاہے۔کچھ معاملات تو اعداد وشمار کی مدد سے بیان کئے جاسکتے ہیں اور کئے جاتے ہیں مگر ان کے حقیقی اثرات صرف وہی جانتے ہیں جو اس عالمِ

کیف سے گزرتے ہیں۔اس لئے مندرجہ ذیل رپورٹس اور بیانات کو بھی اسی پس منظر میں سمجھنا چاہیے۔خاکسار نے اگلے صفحات میں الفضل انٹرنیشنل کے شماروں میں سے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے سفروں کے پرکشش نظاروں کو خلاصہ کی شکل میں یکجا کرنے کی کوشش کی تو ہے۔مگر حقیقت یہ ہے کہ یہ ایک وسیع وعریض سمندر کے چند قطرے ہیں اور ایک عظیم الشان روحانی مائدہ کے چند لقمے ہیں یا ایک کل عالم پر پھیلے روحانی گلستان کے چند پھول ہیں یا ایک عظیم الشان شجر طیبہ کی چند شاخیں ہیں جس کی ثمر آور اور صدا بہار سرسبز شاخوں سے تمام انسانیت کا ہر طبقہ لطف اندوز ہو رہا ہے۔اس وقت میری کیفیت تو صرف ایک ایسے نقشہ نویس کی سی ہے جو باوجود اپنی کوتاہ قلمی کے کسی دلکش ملک کا نقشہ کاغذ پر کھینچنے کی بھرپور کوشش کے بعد بھی پریشان ہو کہ کہیں لوگ میری کوتاہ قلمی کی وجہ سے اس ملک روحانی کی ایک جھلک کو سمجھ بھی پائیں گے یا نہیں۔

الٰہی ہمیں تو فراست عطا کر
خلافت سے گہری محبت عطا کر
ہمیں دُکھ نہ دے کوئی لغزش ہماری
رہے گا خلافت کا فیضان جاری

حضور ایدہ اللہ نے 2018ء تک 29 ممالک کے کل 109 دورہ جات فرمائے۔ان میں سے سب سے زیادہ حصہ جرمنی کو ملا جہاں حضور 24 دفعہ تشریف لے گئے۔

ذیل میں جرمنی کے دورہ جات کے حوالہ سے بعض کوائف ہدیہ قارئین ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ جات مجموعی نظر میں

نمبر شمار	کل دورے	کل ایام دورہ جات	مساجد کا افتتاح	مساجد کا سنگ بنیاد	اثر و رسوخ والے لوگوں سے ملاقات	احمدی احباب سے ملاقات
1	24	331	39	26	4743	55020

حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے دورہ جات کے حوالے

سال	تاریخ دورہ	قیام کے ایام	حوالہ الفضل انٹرنیشنل لندن
2003ء	20 اگست 2003ء تا 31 اگست 2003ء	12	ماہنامہ تحریک جدید جنوری 2015ء ص 23
2004ء	16 مئی 2004ء تا 2 جون 2004ء	18	4 جون 2004ء تا 25 جون 2004ء
	16 اگست 2004ء تا یکم ستمبر 2004ء	17	3 ستمبر 2004ء تا 24 ستمبر 2004ء
2005ء	22 اگست 2005ء تا 6 ستمبر 2005ء	16	16 ستمبر 2005ء تا 14 اکتوبر 2005ء
2006ء	5 جون 2006ء تا 17 جون 2006ء	11	7 جولائی 2006ء تا 14 جولائی 2006ء
	19 دسمبر 2006ء تا 3 جنوری 2007ء	16	5 جنوری 2007ء تا 16 فروری 2007ء
2007ء	25 اگست 2007ء تا 8 ستمبر 2007ء	15	7 ستمبر 2007ء تا 12 اکتوبر 2007ء
2008ء	13 اگست 2008ء تا 26 اگست 2008ء	14	5 ستمبر 2008ء تا 14 نومبر 2008ء
	15 اکتوبر 2008ء تا 18 اکتوبر 2008ء	4	28 نومبر 2008ء تا 12 دسمبر 2008ء، 2 جنوری 2009ء
2009ء	11 اگست 2009ء تا 18 اگست 2009ء	8	11 ستمبر 2009ء تا 2 اکتوبر 2009ء
	14 دسمبر 2009ء تا 21 دسمبر 2009ء	8	8 جنوری 2010ء تا 26 فروری 2010ء
2010ء	21 جون 2010ء تا 28 جون 2010ء	8	30 جولائی 2010ء تا 24 ستمبر 2010ء
2011ء	12 جون 2011ء تا 2 جولائی 2011ء	21	یکم جولائی 2011ء تا 14 اکتوبر 2011ء
	12 ستمبر 2011ء تا 26 ستمبر 2011ء	15	7 اکتوبر 2011ء تا 25 نومبر 2011ء
	3 اکتوبر 2011ء تا 8 اکتوبر 2011ء	7	30 دسمبر 2011ء تا 13 جنوری 2012ء
	10 اکتوبر 2011ء تا 11 اکتوبر 2011ء	2	20 جنوری 2012ء

2012ء	22 مئی 2012ء تا 5 جون 2012ء	15	13 جولائی 2012 تا 7 ستمبر 2012ء
	4 دسمبر 2012ء تا 19 دسمبر 2012ء	16	4 جنوری 2013ء 8 مارچ 2013ء
2013ء	22 جون 2013ء تا 3 جولائی 2013ء	12	5 جولائی 2013ء 11 اکتوبر 2013ء
2014ء	2 جون 2014ء تا 17 جون 2014ء	16	13 جون 2014ء تا 22 اگست 2014ء
2015ء	23 مئی 2015ء تا 10 جون 2015ء	19	5 جون 2015ء تا 25 ستمبر 2015ء
	14 اکتوبر 2015ء تا 19 اکتوبر 2015ء	6	4 دسمبر 2015ء تا 18 دسمبر 2015ء
2016ء	27 اگست 2016ء تا 10 ستمبر 2016ء	15	9 ستمبر 2016ء تا 25 نومبر 2016ء
2017ء	8 اپریل 2017ء تا 24 اپریل 2017ء	17	21 اپریل 2017ء تا 23 جون 2017ء
	19 اگست 2017ء تا 29 اگست 2017ء	11	8 ستمبر 2017ء تا 3 نومبر 2017ء
2018ء	یکم ستمبر 2018ء تا 12 ستمبر 2018ء	12	21 ستمبر 2018ء تا 9 نومبر 2018ء

حضور انور کے دورہ جات کے دوران جلسہ سالانہ کے علاوہ دیگر مصروفیات ایک نظر میں

سال	تاریخ دورہ	افتتاح مساجد	سنگ بنیاد مساجد	احباب جماعت سے ملاقاتیں	اہم شخصیات سے ملاقات
2003ء	20 اگست 2003ء تا 31 اگست 2003ء	1	-	7432	-
2004ء	16 مئی 2004ء تا 2 جون 2004ء	2	-	4571	1
	16 اگست 2004ء تا یکم ستمبر 2004ء	3	-	5655	3
2005ء	22 اگست 2005ء تا 6 ستمبر 2005ء	1	5	1357	3
2006ء	5 جون 2006ء تا 17 جون 2006ء	-	-	2129	2
	19 دسمبر 2006ء تا 3 جنوری 2007ء	3	3	1697	4
2007ء	25 اگست 2007ء تا 8 ستمبر 2007ء	2	-	2810	6
2008ء	13 اگست 2008ء تا 26 اگست 2008ء	4	-	2431	38
	15 اکتوبر 2008ء تا 18 اکتوبر 2008ء	1	-	160	19
2009ء	11 اگست 2009ء تا 18 اگست 2009ء	-	-	909	7
	14 دسمبر 2009ء تا 21 دسمبر 2009ء	-	1	443	12
2010ء	21 جون 2010ء تا 28 جون 2010ء	1	-	1557	359
2011ء	12 جون 2011ء تا 2 جولائی 2011ء	6	1	3509	417
	12 ستمبر 2011ء تا 26 ستمبر 2011ء	-	2	802	7
	3 اکتوبر 2011ء تا 8 اکتوبر 2011ء	-	-	574	-
	10 اکتوبر 2011ء تا 11 اکتوبر 2011ء	-	-	18	-

2012ء	22 مئی 2012ء تا 5 جون 2012ء	1	3	1464	494
	4 دسمبر 2012ء تا 19 دسمبر 2012ء	2	-	1850	83
2013ء	22 جون 2013ء تا 3 جولائی 2013ء	2	2	1467	387
2014ء	2 جون 2014ء تا 17 جون 2014ء	2	2	2028	853
2015ء	23 مئی 2015ء تا 10 جون 2015ء	3	1	3111	1098
	14 اکتوبر 2015ء تا 19 اکتوبر 2015ء	-	2	350	280
2016ء	27 اگست 2016ء تا 10 ستمبر 2016ء	2	2	1609	229
2017ء	8 اپریل 2017ء تا 24 اپریل 2017ء	2	2	2639	171
	19 اگست 2017ء تا 29 اگست 2017ء	1	-	2091	269
2018ء	یکم ستمبر 2018ء تا 12 ستمبر 2018ء	-	-	2375	1
	میزان	39	26	55020	4743

اسیر راہ مولیٰ

مولانا طاہر مہدی امتیاز احمد صاحب کے اعزاز میں

ایک استقبالیہ تقریب

پاکستان کی جیلوں میں محض للہ قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرکے اسیر راہ مولیٰ کا اعزاز پانے والے مکرم مولانا طاہر مہدی امتیاز احمد صاحب مربی سلسلہ کے اعزاز میں جلسہ سالانہ جرمنی 2019ء سے قبل نیشنل شعبہ تبلیغ جماعت احمدیہ جرمنی نے مؤرخہ 26 جون 2019ء بعد نماز عصر بیت السبوح میں ایک تقریب کا اہتمام کیا۔

یاد رہے کہ موصوف رہائی کے بعد لندن چلے گئے تھے جہاں حضرت امیر المومنین نے انہیں مینیجر الفضل انٹرنیشنل مقرر فرمایا ہے۔ جلسہ سالانہ جرمنی کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ کی ہدایت پر الفضل انٹرنیشنل کی خریداری کے سلسلہ میں موصوف جرمنی کے دورہ پر تشریف لائے تھے۔ ان کے اعزاز میں ہونے والی اس استقبالیہ تقریب کے آغاز میں تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم مولانا صداقت احمد صاحب مبلغ انچارج جرمنی نے معزز مہمان کا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ مکرم طاہر مہدی صاحب نے 13 ستمبر 1972ء کو جامعہ میں داخلہ لیا اور اپریل 1979ء میں شاہد کا کورس پاس کرکے بطور مربی سلسلہ خدمات بجالا رہے ہیں۔

آپ کو بطور صدر منصوبہ کمیٹی صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے علاوہ 1988ء تا 2006ء گیمبیا اور سیرالیون میں خدمت کی توفیق ملی۔ مرکز سلسلہ ربوہ میں آپ بحیثیت پبلشر و پرنٹر روزنامہ الفضل ربوہ خدمت کی توفیق پا رہے تھے کہ دسمبر 2016ء میں حکومت پاکستان کے محکمہ انسداد دہشت گردی کی طرف سے آپ پر توہین رسالت کا جھوٹا مقدمہ بنا دیا گیا۔ تقریباً دو سال (30 مارچ 2015ء تا 05 مئی 2017ء) جیل میں گزارنے کے بعد آپ کی رہائی عمل میں آئی۔

اس تعارف کے بعد معزز مہمان نے اپنے عرصہ اسیری کے ایمان افروز حالات و واقعات بیان کئے کہ کس طرح تائید و نصرت الٰہی ہر قدم پر ان کے ہمراہ رہی اور اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے بلند حوصلہ اور مضبوط عزم عطا فرمایا۔ اسیری کے اس عرصہ کے دوران انہیں اپنے دو بھائیوں کی وفات کا صدمہ بھی دیکھنا پڑا جسے موصوف نے بڑی ہمت اور حوصلہ سے برداشت کیا۔

آخر میں اس تقریب کے میزبان مکرم فرید احمد خالد صاحب نیشنل سیکرٹری شعبہ تبلیغ نے معزز مہمان اور جملہ شرکاء کا شکریہ ادا کیا۔

عرفان احمد خان۔ ناظم رپورٹنگ جلسہ سالانہ جرمنی

وقارِ عمل ہے وقارِ جماعت

جلسہ سالانہ جرمنی کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے عالمگیر شہرت حاصل ہو چکی ہے۔ اس میں شمولیت کے لئے دنیا کے سو سے زائد ممالک سے مخلصین لِلّٰہی سفر اختیار کر کے جرمنی پہنچتے اور جلسہ کی برکات سے فیضیاب ہوتے ہیں۔ اس جلسہ کا انتظامی ڈھانچہ بھی اتنا وسیع ہو چکا ہے کہ ایک جلسہ کے ختم ہوتے ہی دوسرے جلسہ کی تیاری شروع ہو جاتی ہے جو سارا سال جاری رہتی ہے اور جلسہ سالانہ انتظامی بورڈ کی میٹنگز دورانِ سال بھی تیاری کے کام کا جائزہ لینے کے لئے ہوتی رہتی ہیں۔ نئے سال کے آغاز کے ساتھ ہی ناظمین اپنے اپنے شعبہ کے کارکنان کے ساتھ مل کر جلسہ کی تیاری شروع کر دیتے ہیں۔ پھر جلسہ سے تین ماہ قبل اجتماعی میٹنگز کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ چنانچہ امسال پہلی اجتماعی میٹنگ مؤرخہ 28/ اپریل 2019ء کو مسجد بیت الواحد Hanau میں منعقد ہوئی۔ جس میں افسر جلسہ سالانہ، محمد الیاس مجوکہ، افسر جلسہ گاہ حافظ مظفر عمران صاحب اور افسر خدمت خلق مکرم احمد کمال صاحب نے جلسہ سالانہ کے انتظامی امور پر بریفنگ دی اور ناظمین نے اپنے اپنے شعبہ جات میں بہتری کے لئے جو اقدامات کئے تھے ان کا ذکر کیا۔ مقامی صدر مبارک احمد صاحب چٹھہ اور ان کی ٹیم نے میزبانی کے فرائض انتہائی خوش اسلوبی سے سرانجام دیئے۔

جلسہ سالانہ جرمنی کے انعقاد کے لئے شہر کارلسروہے کا عالمی نمائش سنٹر کرائے پر لیا جاتا ہے۔ جس کا کل رقبہ ایک لاکھ پچاس ہزار مربع میٹر ہے۔ اس میں چار بڑے ہالز، دفاتر، کانفرنس ہالز، گیلریاں وغیرہ تعمیر شدہ حصہ ستر ہزار مربع میٹر ہے۔ چار ہالز میں سے ہر ہال کا رقبہ بارہ ہزار پانچ سو مربع میٹر ہے۔ اس کے علاوہ ضروریات کو پورا کرنے کے لئے دو سو سے زائد خیمہ جات لگائے جاتے ہیں۔ جن میں سے لنگر خانہ، کھانا کھانے کے لئے ضیافت کے خیمہ جات، پرائیوٹ رہائش گاہیں، بازار، سٹور، دفاتر اور دیگر ضروریات پوری کی جاتی ہیں۔ اس کی تیاری ایک ہفتہ قبل شروع کر دی جاتی ہے۔ امسال بھی 28/ جون بروز جمعۃ المبارک صبح دس بجے اس وقارِ عمل کا آغاز ایک دعائیہ تقریب سے ہوا جس کی ابتداء میں مکرم عثمان چیمہ صاحب مربی سلسلہ نے تلاوت قرآن کریم کی۔ جس کے بعد مکرم افسر صاحب جلسہ سالانہ، مکرم مبلغ انچارج صاحب جرمنی اور مکرم افسر صاحب خدمت خلق نے عمومی ہدایات دیں اور ذکر الٰہی اور درود و استغفار کرتے ہوئے دلجمعی اور محنت سے کام کرنے کی نصائح فرمائیں اور یاد دلایا کہ آپ لوگ دنیاوی کاموں کا حرج کر کے خدا کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے یہاں آئے ہیں۔ خدا کی رضا کا حصول ہر وقت آپ کے مدّنظر ہونا چاہیے۔ آپ کا کوئی فعل خدا کو ناراض کرنے والا نہ ہو۔ صبر سے کام لیتے ہوئے ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھیں۔ کام کے دوران نمازیں ضرور ادا کرنی ہیں۔

علاوہ ازیں جلسہ گاہ کی تیاری سے متعلق مکرم راشد ارشد خان صاحب نائب افسر اور ناظم تیاری مکرم ندیم احمد صاحب نے تفصیلات بتائیں۔ جس کے بعد مکرم امام

صاحب نے دعا کروائی۔ ریفریشمنٹ کے بعد خدام کاموں میں مصروف ہو گئے۔

تیاری جلسہ گاہ ایک اہم نظامت ہے جو جلسہ گاہ کے تمام کام کو جمعرات تک مکمل کرنے کی ذمہ دار ہے۔ نظامت تیاری جلسہ گاہ کی ذیلی نظامت ٹرانسپورٹ اور ضیافت ہیں۔ بدھ سے جمعرات تک جو بھی خدام وقارِ عمل کے لئے بسوں اور ٹرینوں کے ذریعہ آتے ہیں ان کو جلسہ گاہ لے کر آنا اور شام کو چھوڑنے جانا اس محکمہ کی ذمہ داری ہے۔ اسی طرح رات کو قیام کرنے والے خدام کے سونے کا انتظام کرنا اور تمام دوستوں کے لئے کھانے اور ریفریشمنٹ کا انتظام بھی نظامت تیاری جلسہ گاہ کے کام کا حصہ ہے۔ چنانچہ جمعہ سے جمعرات تک روزانہ دو سو سے پانچ سو افراد وقارِ عمل کے لئے تشریف لاتے رہے۔ ہفتہ، اتوار کے روز یہ تعداد سات سو پچاس سے تجاوز کر گئی تھی۔

تیاری جلسہ گاہ نے پندرہ کلومیٹر حفاظتی باڑ کھڑی کر کے اس کا وہ حصہ جو عورتوں کی جلسہ گاہ کی طرف ہے اس پر پردہ لگایا۔ جلسہ سالانہ کے ویئر ہاؤس سے سامان جلسہ گاہ تین روز تک ٹرکوں پر منتقل کیا جاتا رہا۔ چار بڑے ہالز جلسہ گاہ اور رہائش کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ ان کے علاوہ دو سو چھوٹے بڑے خیمہ جات لگائے جاتے ہیں۔ خواتین اور مردوں کی طرف عارضی بازار بنائے جاتے ہیں۔ اس کے لئے لکڑی کے کھوکھے تیار کئے جاتے ہیں۔ خواتین کے بازار اور ضیافت کے دونوں بڑے خیمہ جات میں زمین ہموار کر کے کارپٹ بچھائے اور ہموار راستے بنائے گئے تا کہ چھوٹے بچوں کو ساتھ لانے والی ماؤں کو سہولت رہے۔ دونوں جلسہ گاہوں میں فوم بچھا کر کارپٹ بچھانا، کئی ہزار کرسیاں لگانا، دیواروں پر بینرز آویزاں کرنا بھی نظامت تیاری جلسہ گاہ کا کام ہے جو جمعرات کی شام تک مکمل کیا گیا۔ اسی طرح عارضی لنگر خانہ اور سٹور کی تیاری از خود بہت بڑا کام ہے۔ دو سو ساٹھ چولہوں کو لگا کر گیس کے کنکشن دینا، چولہوں کو رنگ کرنا اور پھر متعلقہ حکومتی ادارے سے چیکنگ کروا کر سرٹیفکیٹ حاصل کرنا بھی اس شعبہ کی ذمہ داری ہے۔ نیز مہمانوں کی عارضی رہائش کے لئے سات ہزار گدے بچھائے گئے۔ دو سو اٹھارہ عارضی ٹائلٹس اور اٹھہتر غسل خانے تیار کئے گئے۔ کچرا پھینکنے کے لئے جگہ جگہ بڑے بڑے کوڑا دان رکھے گئے۔ کچرا پھینکنے کے کنٹینرز اور پھر کوڑا دبانے والے کنٹینرز منگوا کر رکھوائے گئے۔ انتظامی شعبہ جات کے دفاتر کے علاوہ بہت سارے مرکزی دفاتر بھی احاطہ جلسہ گاہ و خیمہ جات میں قائم کئے گئے جو تیاری جلسہ گاہ کی ذمہ داری ہے۔ امسال بھی دفتر وصیت، شعبہ تحریک جدید، جامعہ احمدیہ، سومساجد، رشتہ ناطہ، الفضل انٹرنیشنل کے دفاتر قائم تھے۔

عام طور پر کام کے اوقات صبح آٹھ بجے سے رات بارہ بجے تک مقرر ہیں۔ لیکن اس بار گرمی کی شدت کی وجہ سے بیرونی کام نمازِ فجر کے بعد ہی شروع کیا جاتا رہا۔ سامان ٹرانسپورٹ کرنے کے لئے بھاری مشینوں کا استعمال کرنا پڑتا ہے جس کے لئے گزشتہ سال ٹریننگ دلوا کر سرٹیفکیٹ دیئے گئے تھے۔ امسال ہنگامی صورتحال میں کام چھوڑ کر باہر کھلے میدان میں آجانے کی مشق کروائی گئی۔ آگ کو فوری بجھانے کی ٹریننگ بھی دی گئی۔ DM Arena جس میں مردانہ جلسہ ہوتا ہے۔ امسال بدھ کی رات کو دس بجے کے بعد جلسہ سالانہ کی انتظامیہ کے حوالہ کیا گیا۔ خدام نے ساری رات کام کر کے جمعرات کو معائنہ سے قبل اس ہال کو ہر لحاظ سے مکمل کر لیا اور ان کارکنان نے پیارے آقا سے جِنّات کا لقب پایا، الحمدللہ علیٰ ذالک۔

وائنڈ اپ

اتوار کو جلسہ کے آخری روز جلسہ کے شعبہ جات میں وائنڈ اپ کا کام شروع ہو جاتا ہے۔ اس کے لئے بھی شعبہ قائم ہے جو ڈاکٹر راشد نواز صاحب کی نگرانی میں کام کو مکمل کرنے کا فریضہ سرانجام دیتا ہے۔ سوموار سے جمعرات تک روزانہ قریبی جماعتوں کے خدام اور جامعہ احمدیہ کے طلبا نے مل کر وائنڈ اپ کا کام مکمل کیا اور احاطہ جلسہ گاہ مکمل طور پر صاف کر کے نمائش گاہ کی انتظامیہ کے حوالہ کرنے کے لئے تیار کیا۔ جمعرات کو کام ختم ہونے پر افسر صاحب جلسہ سالانہ محمد الیاس مجوکہ نے اجتماعی دعا کروائی۔ جمعہ کے روز پروگرام کے مطابق جلسہ گاہ کو نمائش گاہ کی انتظامیہ کے حوالہ کر دیا گیا۔ اس وقارِ عمل کے کارِ خیر میں ڈیڑھ سو خدام روزانہ کام کرتے رہے جن میں جامعہ احمدیہ کے طلبا نے نمایاں خدمت کی توفیق پائی، الحمدللہ۔

کارکنان وقارِ عمل مبلغ انچارج جماعت احمدیہ جرمنی، افسر صاحب جلسہ سالانہ، افسر صاحب خدمتِ خلق اور افسر صاحب جلسہ گاہ کے ہمراہ

جلسہ گاہ کارلسروہے کا فضائی منظر

<u>نامہ نگار خصوصی کے قلم سے</u>

جلسہ سالانہ جرمنی 2019ء کا منظر نامہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے 1975ء میں شروع ہونے والے جلسہ سالانہ جرمنی کے انتظامات سال بہ سال وسیع سے وسیع تر ہوتے چلے جارہے ہیں۔ ہر سال جتنی بھی وسعت ہوتی ہے، کم ہو جاتی ہے۔ 2011ء کی بات ہے جب ہمارا یہ جلسہ پہلی مرتبہ کالسروئے کے نمائش سنٹر (Messe Gelände) میں منعقد ہوا تو یہ جگہ بہت بڑی لگ رہی تھی مگر چند سالوں میں اس قدر چھوٹی پڑ گئی ہے کہ کسی اور کھلی جگہ جانا ناگزیر ہو گیا ہے جو کہ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام "وسع مکانک" کا منہ بولتا ثبوت ہے، الحمد للہ۔

جلسہ گاہ کی عظیم الشان عمارت کے سامنے بہت سے خیمے لگے ہوئے تھے جہاں مہمانوں کی رہنمائی اور رجسٹریشن کے وسیع انتظامات تھے۔ جلسہ گاہ میں داخل ہونے کے لئے بھی بڑے منظم انداز میں نظام قائم کیا گیا تھا۔ کمپیوٹر کے ذریعہ کارڈ چیک ہونے کے بعد ہر شخص کو سیکیورٹی دروازہ میں سے گزارا جاتا، سامان اچھی طرح سے سیکیورٹی آلات کے ذریعہ چیک کیا جاتا۔

جلسہ گاہ کی عمارت میں داخل ہوتے ہی سامنے دفتر معلومات پر کارکنان مہمانوں کی رہنمائی کے لئے مستعد نظر آتے۔ دائیں طرف افسر جلسہ سالانہ اور افسر جلسہ گاہ کے دفاتر قائم کئے گئے تھے جہاں متعدد کارکنان ہمہ وقت مصروفِ خدمت تھے۔ ان دفاتر کے سامنے ایک وسیع جگہ پر شعبہ تبلیغ اور تاریخ کمیٹی جرمنی کی طرف سے نمائش لگائی گئی تھی۔ ایک کونہ میں ریویو آف ریلجنز جرمن ایڈیشن کا بھی دفتر اور نمائش تھی۔ اسی نمائش کے دوسری طرف لجنہ اماء اللہ کی طرف بھی ایسی ہی تبلیغی نمائش کا انتظام تھا۔

امسال بھی اس سنٹر کے برابر کے چار ہالوں میں سے دو مردوں اور دو خواتین کے لئے مخصوص تھے۔ مردانہ جلسہ گاہ حسب سابق DM ARENA والے ہال میں تھا جس کا رقبہ 12500 مربع میٹر ہے۔ اس ہال کو قرآن کریم، احادیث مبارکہ اور ارشادات عالیہ پر مشتمل خوبصورت بینرز سے اچھی طرح سجایا گیا تھا۔ ہال کے جنوب مشرقی کونہ میں امامت نماز کے لئے ایک بڑی محراب بنائی گئی تھی جس پر مسجد مبارک اسلام آباد کی تصویر آویزاں کی گئی تھی۔ یہاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ کے ایام میں نمازیں پڑھاتے رہے۔ اس ہال میں بیٹھنے والے حاضرین کی نگاہوں کا مرکز سٹیج تھا جس کی لمبائی 21 میٹر اور چوڑائی آٹھ میٹر تھی اور اس کے بڑے بینر کو لفظ "اسلام" کی خوبصورت خطاطی کے ساتھ سجایا گیا تھا۔ جس کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ مصرعہ جرمن ترجمہ کے ساتھ بہت بڑی لکھائی میں لکھا گیا تھا ؏

اسلام چیز کیا ہے ، خدا کے لئے فنا

سٹیج سے اتر کر سامنے کی طرف گرین ایریا تھا جہاں بیٹھنے کے لئے غیر معمولی خدمت کرنے والے، شہداء کے قریبی لواحقین، اسیران راہ مولیٰ اور بعض دیگر معیاروں پر پورا اُترنے والے احباب جماعت کو ٹکٹ جاری کئے گئے تھے۔ سٹیج کے بائیں جانب کرسیاں بچھائی گئی تھیں جن کے لئے ایسے احباب کو ٹکٹ جاری کئے گئے تھے جو کسی مجبوری یا معذوری کی وجہ سے نیچے نہیں بیٹھ سکتے تھے۔ اسی طرح ایک احاطہ میں شعبہ ترجمانی کے تحت کرسیاں بچھائی گئی تھیں جہاں دیگر زبانوں میں جلسہ کی کارروائی سننے والے احباب تشریف رکھتے تھے۔ انتہائی کڑے نظم و ضبط کے ساتھ

انتظامات کرنے والے کارکنان کی ٹیمیں ہر بلاک اور احاطہ پر ہمہ وقت موجود رہیں اور نگرانی کے ساتھ ساتھ شاملین جلسہ کی رہنمائی کرتی رہیں۔ سارے ہال میں قالین بچھایا گیا تھا جس کے نیچے مناسب موٹائی والا فوم بھی تھا جس کی وجہ سے دیر تک فرش پر بیٹھنا بہت حد تک آسان ہو گیا تھا۔

امسال ہال کے باہر مغربی طرف ہال کے ساتھ ایک لمبی مارکی بھی نصب کی گئی تھی جس میں بڑی بڑی سکرینوں کے ذریعہ جلسہ کی کارروائی سننے اور دیکھنے کا انتظام تھا۔ یہ مارکی لگا کر بڑھتی ہوئی حاضری کی وجہ سے ہال کے اندر جگہ کی کمی کا حل تلاش کیا گیا تھا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ تجربہ کامیاب رہا، الحمدللہ۔

مردوں کی طرف دوسرے ہال کا زیادہ حصہ رہائش کے لئے مخصوص تھا تاہم ایک کونہ میں زیرِ تبلیغ مہمانوں کے لئے کھانے وغیرہ کا انتظام کیا گیا تھا۔ دونوں بڑے ہالوں کے درمیان امسال ایم ٹی اے اور شعبہ ترجمانی کے وسیع دفاتر قائم کئے گئے تھے۔ امسال 13 غیر ملکی زبانوں میں جلسہ کی کارروائی کا رواں ترجمہ کیا گیا۔ امسال سپینش زبان کا اضافہ کیا گیا تھا۔ ہفتہ کے روز خواتین کے جلسہ گاہ میں علیحدہ سے سات زبانوں میں ترجمہ کیا گیا۔ اسی طرح چاروں ہالوں کے درمیانی لان میں متعدد ممالک کے پرچم نصب کئے گئے تھے۔ ان جھنڈوں کے درمیان ایک چبوترا بنایا گیا تھا جس پر لوائے احمدیت اور جرمنی کے قومی پرچم کے لئے پول نصب کئے گئے تھے۔ نماز جمعہ سے قبل پرچم کشائی کی تقریب بھی اسی جگہ ہوئی تھی۔ علاوہ ازیں یہاں ایم ٹی اے کا ایک سٹوڈیو اور متعدد جماعتی شعبہ جات کے سٹال قائم کئے گئے تھے۔ اس کے قریب ہی شعبہ اشاعت کی طرف سے بک سٹال بھی لگایا گیا تھا جہاں جماعتی کتب دستیاب تھیں اور سہ روزہ الفضل انٹرنیشنل کا عارضی دفتر بھی تھا۔ اسی کے پہلو میں شعبہ ابتدائی طبی امداد کے تحت ایک عارضی ہسپتال قائم کیا گیا تھا جہاں متعدد احمدی نوجوان ڈاکٹرز ہمہ وقت خدمت میں مصروف رہے۔

جلسہ گاہ کی عمارت سے باہر نکل کر سڑک کے اُس پار وسیع و عریض میدان میں ضیافت کے انتظامات تھے۔ دونوں جلسہ گاہوں میں شاملین کی سہولت کے لئے بازار بھی لگائے گئے تھے۔ مردوں کی طرف 20 دکانیں جبکہ خواتین کی طرف 30 دکانوں کی سہولت موجود تھی۔ جہاں لوگوں نے اپنی پسند کی خریداری کی۔ کھانا پکانے اور کھلانے کے لئے یہاں وسیع لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام قائم کیا گیا تھا۔ (اِس کی تفصیل علیحدہ شامل اشاعت ہے)

جلسہ گاہ کی عمارت میں دوسری منزل پر دیگر ممالک سے تشریف لائے ہوئے مہمانوں کی رہائش کے منظم انتظامات کئے گئے تھے جبکہ تیسری منزل پر وکالت تبشیر کے مہمانان (ریزرو-1) کے لئے کھانے کا انتظام تھا اور اسی عمارت کے ایک طرف رہائش خاص تھی جہاں ہمارے پیارے آقا جلسہ کے ایام میں رہائش پذیر رہے۔ اسی حصہ میں حضور کے عملے کے دفاتر بھی تھے۔

امسال جلسہ سالانہ کے دوسرے شعبہ جات میں سے شعبہ امانات نے 24 گھنٹے خدمات پیش کیں۔ تین دنوں میں 4717 امانات رکھوائی گئیں۔ 20 گمشدہ موبائل فونز ان کے مالکان کو پہنچائے گئے۔ 300 سے زائد جماعتی شناختی کارڈز شعبہ کو موصول ہوئے۔ گمشدہ اشیاء میں پچاس یورو سے لے کر 2000 پاؤنڈ تک کی رقوم ان کے اصل مالکان کے حوالے کی گئیں۔ اس شعبہ میں امسال یہ تبدیلی کی گئی تھی کہ امانت رکھوانے والے کا شناختی کارڈ نمبر رجسٹر کیا جاتا تھا جو خود کار نظام کے تحت شماریات کے شعبہ میں چلا جاتا تھا۔

گاڑیوں کی پارکنگ کسی بھی بڑے اجتماع کی ایک اہم ضرورت ہوتی ہے۔ اس اعتبار سے ہمارے جلسہ سالانہ پر بھی اس کے لئے ایک باقاعدہ شعبہ پارکنگ قائم کیا جاتا ہے جس کی وسعت جگہ کے اعتبار سے بھی بہت زیادہ ہوتی ہے اور پارکنگ کا انتظام کرنے والے رضا کار کارکنان کی تعداد کے اعتبار سے بھی۔ چنانچہ امسال سات پارکنگ ایریاز میں 7450 کاریں نہایت منظم طریق پر پارک کروائی گئیں۔

دیگر شعبہ جات کی رپورٹس کے مطابق 450 بچوں نے جلسہ گاہ میں پانی پلانے کی ڈیوٹی دی۔ شعبہ ٹرانسپورٹ نے 13 بسیں اور 55 ٹرانسپورٹر گاڑیاں کرائے پر حاصل کی تھیں جن پر 250 کارکنان نے دن رات ڈیوٹی دی۔ علاوہ ازیں صبح 9 بجے سے رات 11 بجے تک شہری انتظامیہ کی بسیں سٹیشن اور جلسہ گاہ کے درمیان چلتی رہیں۔ بوڑھے اور معذور افراد کو پارکنگ سے جلسہ گاہ پہنچانے کے لئے 24 گالف کاریں مصروف رہیں۔

شعبہ طبی امداد نے وقارِ عمل کے روز سے کام شروع کر دیا تھا اور وائنڈ اپ تک ڈاکٹرز ڈیوٹی پر حاضر رہے۔ 33 ڈاکٹرز نے شعبہ طبی امداد میں خدمت کی توفیق پائی۔ اس شعبہ میں کارکنان کی تعداد 53 تھی جنہوں نے 1486 مریضوں کو طبی امداد مہیا کی اور 14 مریضوں کو ہسپتال میں داخل کروایا گیا۔ جلسہ سالانہ کا ایک اہم شعبہ نظافت ہے۔ جس کے انچارج مکرم محمد شہزاد سندھو تھے۔ ان کے ساتھ 6 نائب ناظمین 22 منتظمین اور 450 کارکنان ہمہ وقت ڈیوٹی پر حاضر رہے۔ اس شعبہ نے بھی وقارِ عمل کے دن سے لے کر وائنڈ اپ تک کام کیا۔ اس شعبہ نے کام کو تین شفٹوں میں تقسیم کیا ہوا تھا۔ صبح 8 بجے سے شام 4 بجے تک، 4 بجے سے رات 8 بجے تک ہر شفٹ میں 150 کارکنان پورا احاطہ جلسہ گاہ اور پارکنگ ایریا کو صاف رکھنے میں مصروفِ عمل رہے۔ رات کی شفٹ میں 35 معاونین نے خدمت کی توفیق پائی۔

جلسہ سالانہ کے موقع پر مہمانوں کی سہولت کے لئے جلسہ ریڈیو بھی قائم کر دیا جاتا ہے جس نے جمعرات کی شام 3 بجے سے اتوار کی رات 9 بجے تک نشریات جاری رکھیں۔ اس شعبہ میں 6 رپورٹر موجود تھے جو پورے جلسہ گاہ سے صورت حال کو رپورٹ کر رہے تھے۔ جو ساتھ ساتھ نشر کی جا رہی تھیں۔ اس کے علاوہ معائنہ جلسہ گاہ، پرچم کشائی کی تقریب کا آنکھوں دیکھا حال بھی نشر کیا گیا۔ مہمانوں کے 25 سٹوڈیوز انٹرویوز نشر کئے گئے۔ مقابلہ نظم اور مقابلہ کوئز بھی کروایا گیا۔ جن میں پوزیشن حاصل کرنے والوں کو انعامات بھی دیئے گئے۔ جلسہ ریڈیو نے ایک عالمی مشاعرہ بھی نشر کیا جس میں جرمنی کے علاوہ پاکستان، امریکہ و کینیڈا سے احمدی شعراء نے شرکت کی۔

معائنہ انتظامات جلسہ سالانہ جرمنی

04/جولائی 2019ء بروز جمعرات جلسہ سالانہ جرمنی کے انتظامات کے معائنہ کا دن تھا۔ اس مقصد کے لئے چھ بجے شام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بیت السبوح فرینکفرٹ سے کارلسروہے کے لئے روانہ ہوئے۔

ڈیڑھ گھنٹہ کی مسافت کے بعد حضور کی گاڑی جونہی جلسہ گاہ کے احاطہ میں داخل ہوئی احباب جماعت نے فلک شگاف اسلامی نعرے لگا کر حضور کا والہانہ استقبال کیا۔ حضور کی آمد پر سب سے پہلے مکرم محمد الیاس مجوکہ صاحب افسر جلسہ سالانہ نے حضور کا استقبال کیا۔ اس موقع پر نائب افسران جلسہ سالانہ اور بعض دیگر افسران شعبہ بھی موجود تھے۔ حضور آمد کے بعد تھوڑی دیر کے لئے اندرونِ خانہ اور اپنے دفتر میں تشریف لے گئے اور کچھ دیر بعد واپس تشریف لا کر آٹھ بجے جلسہ سالانہ کے انتظامات کا معائنہ فرمایا۔ اس موقع پر سب سے پہلے ہمبرگ سے آئے ہوئے سائیکل سواروں کے گروپ کے پاس تشریف لے گئے اور ذرا سی دیر کے لئے رک کر انہیں دعا دی۔ حضور دفتر افسر جلسہ سالانہ و افسر جلسہ گاہ، سیکیورٹی چیکنگ کے پاس سے گزرتے ہوئے بذریعہ کار لنگر خانہ کے لیے روانہ ہوئے۔

احاطہ لنگر خانہ میں حضور نے سب سے پہلے گوشت کی کٹائی کی تفصیلات معلوم کیں۔ لنگر کے مختلف شعبہ جات کا معائنہ فرمایا اور ہدایات دیں۔ دال کے نسخہ کے بارہ میں تفصیل دریافت فرمائی اور شام کے لئے پکے ہوئے کھانے میں آلو گوشت اور دال کو روٹی کے ساتھ چکھا۔ اس موقع پر خوش قسمت کارکنان لنگر خانہ نے حضور کے ساتھ گروپ تصویر بھی بنوائی۔ حضور یہاں سے پیدل چلتے ہوئے مردانہ ضیافت کے خیموں کی طرف تشریف لے گئے اور کھانا کھلانے کے نظام کا جائزہ لیا۔ اس کے بعد مختلف شعبہ جات کو دیکھتے اور تفصیل معلوم کرتے ہوئے زنانہ جلسہ گاہ میں انتظامات کے معائنہ کی غرض سے تشریف لے گئے۔ حضور کے وہاں انتظامات کے معائنہ کے دوران احمدی خواتین اسلامی نعرے بلند کرتی رہیں۔ زنانہ جلسہ گاہ کے معائنہ کے بعد حضور ایم ٹی اے کے سٹوڈیوز اور دفاتر میں تشریف لائے۔ شعبہ اشاعت کے وسیع و عریض بک شاپ کو ملاحظہ فرمایا۔ اس بار روزنامہ الفضل انٹرنیشنل نے بھی جلسہ سالانہ جرمنی پر اپنا خوبصورت سٹال لگایا تھا۔ حضور نے سٹال پر موجود ایڈیٹر الفضل انٹرنیشنل مکرم حافظ محمد ظفر اللہ عاجز صاحب اور مینیجر مکرم طاہر امتیاز مہدی صاحب سے گفتگو فرمائی۔ اس احاطہ میں جماعتی دفاتر نے تعارفی سٹالز لگائے ہوئے تھے۔ حضور نے ہیومینیٹی فرسٹ کے سٹال سے ایک سو پچاس یورو کی اشیاء کی خرید فرمائیں۔ یہاں پر بھی ہیومینیٹی فرسٹ نے حضور سے کیک کٹوا کر فروخت کیا اور اس سے حاصل ہونے والی آمدنی کو ہیومینیٹی فرسٹ کے فنڈ میں جمع کروا دیا گیا۔ یہ کیک محترمہ شاہدہ مقصود صاحبہ آف جماعت Leverkusen نے تیار کیا تھا جس کا وزن 15 کلو اور سائز 70x60x35 سینٹی میٹر تھا۔ اس کے بعد جلسہ سالانہ کے دیگر شعبہ جات کا معائنہ کرتے ہوئے حضور آخر پر جلسہ گاہ کے ہال میں تشریف لائے تو وہاں موجود سینکڑوں خدام احمدیت نے حضور کا اسلامی نعروں سے والہانہ استقبال کیا۔ حضور کے سٹیج پر رونق افروز ہونے کے بعد تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم اویس ملک صاحب متعلم جامعہ احمدیہ جرمنی نے کی اور جرمن واردو ترجمہ بھی پیش کیا۔ اس کے بعد حضور نے خطاب فرمایا

"کل سے آپ کا جلسہ شروع ہو رہا ہے۔ کئی ہفتے پہلے سے بلکہ بعض شعبہ جات کئی مہینے پہلے تیاری شروع

کر دیتے ہیں بشمول جرمنی بڑی جماعتوں کے کارکنان اب اتنے تربیت یافتہ ہو چکے ہیں کہ تھوڑے تھوڑے وقت میں بڑے بڑے کام کر لیتے ہیں۔ اب کی بار بعض مشکلات تھیں۔ جلسہ گاہ کا ہال بہت دیر سے ملا اور اس کی تیاری کے لئے صرف 36 گھنٹے میسر تھے۔ ایک وقت تھا کہ ہم کہا کرتے تھے کہ فلاں کارکن جن ہے اب خداتعالیٰ نے جماعت کو جنّات کی فوج عطا کر دی ہے۔ ہمارے جنّ وہ ہیں جو فائدہ پہنچانے والے، کام کرنے والے اور قربانی کرنے والے ہیں۔ جلسہ کے وسیع کام میں بہت سے سارے ٹیکنیکل امور بھی کرنے پڑتے ہیں اور ہمارے کارکن بنیادی ٹیکنیکل تعلیم نہ ہونے کے باوجود ماہرانہ انداز میں اپنے کام سرانجام دے لیتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ وہ آپ کو ہمت اور توفیق عطا کر دیتا ہے۔ اس کے لئے ہر ایک کو شکر گزار ہونا چاہیے۔ آپ جماعت کی خاطر وقت اور صلاحیتوں کو پورے طور پر بروئے کار لائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو تین دن اور پھر وائنڈ اپ پر دلجمعی سے کام کرنے کی توفیق عطا کرے۔ کارکنوں کو میں نماز کی یاد دہانی کروایا کرتا ہوں کہ کام کی وجہ سے نماز معاف نہیں۔ افسر صیغہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ ان کے کارکن وقت پر نماز ادا کریں۔

بار بار تلقین کی بدولت خوش اخلاقی کا معیار بہتر ہوا ہے لیکن ایسے شعبہ جات جن میں پبلک ڈیلنگ کا کام ہے وہاں بعض اوقات زیادتی ہو جاتی ہے۔ آپ کو میری یہی نصیحت ہے اگر مہمان غصہ کرے تو آپ نے خوش اخلاقی سے ہی پیش آنا ہے۔ جلسہ کے دن اس طرح گزاریں کہ ہر ایک کے ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آئیں"۔

اس کے بعد حضور نے اجتماعی دعا کروائی اور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے اور دس بجے ہال میں تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء پڑھائیں۔

جمعرات سے لنگر خانہ جلسہ سالانہ کے انچارج احسان الحق صاحب اور ان کی ٹیم نے تیاری جلسہ گاہ کی ٹیم سے چارج لے کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کا آغاز کر دیا۔

(عرفان احمد خان۔ ناظم رپورٹنگ جلسہ سالانہ جرمنی)

رحمتوں کے دن

محترم ثاقب زیروی صاحب

نظر نظر میں لئے جان و دل کے نذرانے
طوافِ شمع کو پھر آ گئے ہیں پروانے

جبیں پہ گردِ رہِ عشق، دل میں نور و سرور
ہیں آسمانِ عقیدت پہ آج دیوانے

جہانِ درد____لرزتی ہوئیں صداؤں میں
محبتوں کے خزانے____دلوں کے کاشانے

مصافحوں میں لپک اور معانقوں میں خلوص
عطا کیا ہے عجب سوز انہیں مسیحا نے

وہ لوگ آئے ہیں آنکھوں میں شمعِ شوق لئے
جنہیں نہ پوچھا کبھی کم نگاہ دُنیا نے

زمینِ ربوہ کو سجدوں سے ناپنے کے لئے
مچل رہے ہیں جبینوں میں پاک نذرانے

کس اہتمام سے "اِک شمعِ انجمن" کے لئے
وفا کے نُور میں ڈوبے ہوئے ہیں پروانے

یہ تین دن بھی عجب رحمتوں کے دن ہوں گے
کھِلیں گے دیدۂ و دل میں گلوں کے پیمانے

شرابِ نُور سے دھو لو دل و نظر ثاقبؔ
نصیب ہوں کہ نہ ہوں پھر یہ دن خدا جانے

الفرقان نومبر، دسمبر 1969ء صفحہ 23

جلسہ سالانہ جرمنی کے مبارک ایّام

جماعت احمدیہ جرمنی کا 44واں جلسہ سالانہ حسب روایت بروز جمعۃ المبارک 5/جولائی 2019ء خطبہ جمعہ سے قبل پرچم کشائی کی تقریب سے شروع ہوا۔ پونے دو بجے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ پرچم کشائی کی جگہ پر تشریف لائے تو اس موقع پر امیر صاحب جرمنی، مبلغ انچارج جرمنی، افسر جلسہ سالانہ و دیگر ممبران قافلہ کو بھی حضور کی معیت کا شرف حاصل ہوا۔ حضور انور نے لوائے احمدیت اور نیشنل امیر جرمنی مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب نے جرمنی کا قومی پرچم فضا میں لہرایا۔ اس موقع پر احمدی بچوں اور بچیوں کے گروپس نے دینی نغمات پیش کئے۔ بچوں کے گروپ میں تیس بچے شامل تھے جن کا چناؤ ریجن Hessen Mitte سے کیا گیا تھا اور بچیاں جو تعداد میں 23 تھیں ان کا تعلق ریجن Baden سے تھا۔ پرچم کشائی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے دعا کروائی۔ پرچم کشائی کا یہ منظر ایم ٹی اے پر براہِ راست دکھایا گیا۔ چنانچہ جلسہ گاہ میں موجود تمام لوگ بھی اس اجتماعی دعا میں شامل ہوئے۔ دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نماز جمعہ کے لئے مردانہ جلسہ گاہ میں سٹیج پر تشریف لے گئے۔ حضور انور کی تشریف آوری پر مکرم سعید گیسلر صاحب نے اذان دی۔ جس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

خلاصہ خطبہ جمعہ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد و تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں شامل ہو کر خدا تعالیٰ کا ایک فضل ہم نے جلسہ سالانہ کی صورت میں دیکھا ہے۔ تاکہ روحانی، اخلاقی اور علمی بہتری کے لئے کوشش کر سکیں۔ خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے اور تقویٰ میں بڑھنے کے سامان ہوں۔ ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کے لئے اپنے دلوں کو صاف کریں۔

حضور نے فرمایا کہ احمدیوں کی کثیر تعداد جلسہ کا انتظار کرتی ہے۔ نئے سال کے شروع ہوتے ہی یہ انتظار بڑھ جاتا ہے۔ ہمارے ان جلسوں میں بیرونی ممالک سے شامل ہونے والوں کی تعداد بڑھ رہی ہے۔ امسال جرمنی کے جلسہ میں افریقن ممالک سے بھی مہمانوں کی ایک بڑی تعداد شامل ہے۔ جلسہ کا انتظار جلسہ کے مقاصد کو حاصل کرنے کی کوشش کے لئے ہونا چاہیے۔

ابھی چند روز پہلے رمضان المبارک میں روحانی اصلاح کا موقع تھا۔ اب یہ تین دن بھی عبادتوں اور ذکر الٰہی کے اجتماعی اظہار کا موقع ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے ”دنیا میں رہتے ہوئے خدا کی خاطر دنیا کو ثانوی حیثیت دینا انسان کو حقیقی مومن بناتا ہے۔ حضرت اقدس نے جلسہ سالانہ کو شعائر اللہ میں شامل فرمایا ہے۔ اور جلسہ میں شمولیت کرنے والوں کے حق میں دعائیں کی ہیں۔ حضور کا دوستوں کو اکٹھے کرنے کا مقصد ظاہری شان و شوکت نہیں بلکہ مخلوق کی اصلاح اور اللہ اور اس کے بندوں کے حقوق کی طرف متوجہ کرنا ہے۔

حضور نے خطبہ جمعہ میں فرمایا کہ احمدیوں کے ہجرت کرنے کی بڑی وجہ اپنے ملک میں مذہبی آزادی کا چھن جانا اور مذہبی حقوق پر پابندیاں لگ جانا ہے۔ اب ایک نسل ایسی بھی میدان عمل میں ہے جس نے جلسہ سالانہ دیکھا ہی نہیں۔ جن بچوں کو خدا نے اب یہ موقع دیا ہے وہ ان ایام سے فائدہ اٹھائیں، ذکر الٰہی سے زبانوں کو تر رکھیں، خدا کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کریں، ان لوگوں میں ہمارا شمار ہو جن کو خدا یاد رکھتا ہے۔ وہ لوگ انتہائی خوش قسمت ہیں جن کا

خدا تعالیٰ ذکر کرے۔ خدا تعالیٰ ایسے لوگوں کو بے انتہا نوازتا ہے جو اپنے بھائیوں کے قصور معاف کر دیتے ہیں۔ ان دنوں میں بطور خاص اپنا جائزہ لیں۔ دلوں کی کدورت صاف کریں۔ صلح اور درگزر کا طریق اختیار کریں۔ عہدیداروں میں برداشت کا مادہ زیادہ ہونا چاہیے۔ عہدہ کو دنیاوی عہدہ نہیں سمجھنا بلکہ خدمت کی سعادت خیال کرنا ہے۔ اصل چیز عہدہ نہیں بلکہ حق بیعت کی ادائیگی ہے۔ پس عاجزانہ راہیں اختیار کریں۔ خدا تعالیٰ کے آگے جھکیں۔ چلتے پھرتے، وقفہ میں، رات کو بھی دعائیں مانگیں۔ اپنے رب سے عہد کریں کہ ہم تیرے مسیح کے جاری کردہ جلسہ میں تیری محبت کی خاطر شامل ہوئے تُو ان تمام برکات سے ہمیں حصہ دے جس کا تُو نے اپنے مسیح سے وعدہ کیا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ جلسہ کے مقررین بھی توجہ دلائیں کہ ہمارے ہر فعل میں خدا تعالیٰ کے قرب کے حصول کی جھلک ہونی چاہیے۔ ہم نیکی، تقویٰ، حقوق اللہ، حقوق العباد اور اپنے بھائیوں کے قصور معاف کرنے کی کوشش کریں گے تو خدا تعالیٰ بھی ہماری مدد کرے گا۔

جلسہ گاہ میں مسجد مبارک اسلام آباد انگلینڈ میں کی جانے والی اللہ تعالیٰ کے صفاتی ناموں پر مشتمل کیلیگرافی کے بینرز آویزاں کئے گئے ہیں جبکہ امام الصلوۃ کی جگہ پر بھی مسجد مبارک اسلام آباد کی تصویر کا بڑا دیدہ زیب بینر خوبصورتی میں اضافہ کر رہا ہے۔

ایک محتاط اندازے کے مطابق جمعہ میں تیس ہزار دو سو بیس (30220) افراد شامل ہوئے۔ شام تک یہ حاضری تیس ہزار چھ سو تہتر (30673) تک پہنچ گئی۔ نماز جمعہ سے واپسی پر حضور نے تبلیغی نمائش کے احاطہ میں جا کر ریویو آف ریلیجنز کی جرمن ویب سائٹ کا افتتاح فرمایا۔ اس کے بعد حضور نے دوسری منزل پر پریس کے نمائندگان سے ملاقات کی اور ان کے سوالات کے جوابات دیئے۔ پریس نمائندگان میں جرمنی کے علاوہ میسیڈونیا، روس، لتھوینیا سے جلسہ پر تشریف لانے والے پریس نمائندے بھی شامل تھے۔ کل 14 میڈیا گروپس کے 20 صحافی شامل ہوئے۔ شعبہ امور خارجیہ مکرم ڈاکٹر داؤد احمد مجوکہ صاحب اور ان کی ٹیم کے ارکان نے صحافیوں کو جلسہ گاہ کا دورہ کروایا۔ انگلستان سے انگریزی زبان میں شائع ہونے والے ہفت روزہ ”الحکم“ نے جلسہ سالانہ جرمنی کے حوالہ سے خصوصی ایڈیشن شائع کیا۔

اجلاس اوّل

کھانے کے وقفہ کے بعد جلسہ سالانہ کا پہلا اجلاس مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ ربوہ کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کرنے کی سعادت مکرم حافظ ذاکر مسلم صاحب کے حصہ میں آئی۔ مکرم منیب احمد چٹھہ مربی سلسلہ اور مکرم نفیس احمد عتیق مربی سلسلہ نے بالترتیب جرمن اور اردو ترجمہ پیش کیا۔ مکرم مصور احمد صاحب صدر خدام الاحمدیہ آسٹریا نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فارسی کلام پیش کیا۔ جس کا اردو ترجمہ مکرم شمس اقبال صاحب استاد جامعہ احمدیہ جرمنی نے پڑھ کر سنایا۔ اجلاس کی پہلی تقریر مکرم صداقت احمد صاحب مشنری انچارج جرمنی نے ”آنحضرت ﷺ کا عجز و انکسار و سادگی“ پر کی۔ اس کے بعد مکرم منصور راشد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھا۔ آج کے اجلاس کی دوسری تقریر مکرم محمد لقمان مجوکہ صاحب نے جرمن زبان میں کی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا ”مَیں وہ پانی ہوں کہ آیا آسماں سے وقت پر“

جلسہ سالانہ جرمنی کا دوسرا دن
6 جولائی 2019ء بروز ہفتہ

جلسہ سالانہ کے دوسرے روز کا آغاز باجماعت نماز تہجد سے ہوا جو مکرم میر وسیم الرشید صاحب مربی سلسلہ سیرالیون نے پڑھائی۔ نماز تہجد میں تقریباً چار ہزار افراد شامل ہوئے۔ فجر کی اذان مکرم جری اللہ صاحب مربی سلسلہ نے دی۔ حضور ایدہ اللہ کی اقتداء میں نماز فجر سوا چار بجے ادا کی گئی جس کے بعد مکرم فرہاد غفار صاحب مربی سلسلہ نے اخوت و بھائی چارہ کے موضوع پر درس دیا۔ مربی صاحب نے قرآن کریم کی آیت پڑھنے کے بعد حضرت مسیح موعود کا ایک اقتباس پڑھا۔ ہفتہ کے روز صبح دس بجے پہلے اجلاس کا آغاز ہوا اس کے لئے حضور ایدہ اللہ نے مکرم ہبۃ النور صاحب امیر جماعت احمدیہ ہالینڈ کی صدارت کے لئے منظوری عطا فرمائی۔ تلاوت قرآن کریم مکرم میر وسیم الرشید صاحب نے سورۃ بنی اسرائیل آیات 90-79 کی تلاوت کی۔ ان آیات کا اردو ترجمہ مکرم سرفراز احمد صاحب مربی سلسلہ اور جرمن ترجمہ مکرم فائز احمد صاحب مربی سلسلہ نے پیش کیا۔ اس کے بعد نورالدین اشرف صاحب مربی سلسلہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام ”ہے شکر رب عزوجل خارج از بیاں، جس کے کلام سے ہمیں اس کا ملا نشاں“ پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔ اجلاس کی پہلی تقریر مکرم مولانا افتخار احمد صاحب مربی سلسلہ نے ”قرآن کو یاد رکھنا پاک اعتقاد رکھنا“ کے عنوان سے جرمن زبان میں کی۔ اس کے بعد مکرم قصاوت احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عربی قصیدہ ترنم سے پیش کیا جس کا اردو ترجمہ مکرم حفیظ اللہ بھروانہ صاحب مربی سلسلہ نے کیا۔ پروگرام کی دوسری تقریر مکرم مولانا منیر احمد منور صاحب استاد جامعہ احمدیہ جرمنی نے ”سیرت حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی“ کے عنوان پر اردو زبان میں کی۔ بعد ازاں خواتین کے جلسہ گاہ سے امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا خطاب مردانہ جلسہ گاہ میں بھی دیکھا اور سنا گیا۔ حضور انور بارہ بجے زنانہ جلسہ گاہ پہنچے اور خواتین نے اسلامی نعرے بلند کر کے حضور انور کا استقبال کیا۔ حضور انور کے کرسی صدارت پر متمکن ہونے کے بعد اجلاس کی کارروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔ محترمہ درِّ عجم صاحبہ نے سورۃ الحجرات کی آیات 12 تا 15 کی تلاوت کی۔ محترمہ عائشہ سندر صاحبہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کلام خوش الحانی سے پیش کیا۔ اس کے بعد تعلیمی میدان میں اعلیٰ کامیابی حاصل کرنے والی خوش قسمت طالبات نے حضور انور ایدہ اللہ کے ہاتھوں سے اسناد وصول کیں اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ نے ان بچیوں کو میڈلز پہنائے۔ اس تقریب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خواتین سے خطاب شروع ہوا۔ حضور نے فرمایا ”اسلام ایک مکمل اور کامل شریعت والا دین ہے جس میں حقوق و فرائض اور ذمہ داریوں کی وضاحت کر دی گئی ہے۔ بعض فرائض مردوں

کے لئے ہیں اور ان کو عورتوں پر فرض نہیں کیا گیا۔ اسی طرح بعض اعمال کا تعلق صرف عورتوں سے ہے مثلاً نماز باجماعت مردوں پر فرض ہے۔ لیکن عورتوں کو رخصت دی گئی ہے۔ مردوں کو باجماعت نماز پڑھنے پر ستائیس گنا ثواب ملے گا لیکن عورتوں کو اس ثواب سے محروم نہیں رکھا گیا بلکہ گھریلو ذمہ داریوں کو بااحسن سرانجام دینے کا ثواب مرد کے جان ومال کے جہاد کے برابر قرار دے دیا لیکن ساتھ دونوں کو بتادیا کہ ان کو اعمال کے مطابق ثواب دیا جائے گا۔ اس لئے اپنے اعمال کو خدا تعالیٰ کی تعلیم کے مطابق ڈھال کر اپنی اپنی ذمہ داری نبھانے کی کوشش کریں۔ اسلام میں تو نیک اعمال کا ثواب مرنے کے بعد بھی دیا جائے گا۔ حضور نے فرمایا نئی نسل کی لڑکیاں اگر اس سوچ کی حامل ہوں کہ اسلام نے ہمیں حقوق ہی نہیں دیئے تو جن کے ذہن میں یہ سوال اٹھتا ہے انہوں نے اسلامی تعلیمات کو پڑھا ہی نہیں۔ آپ نے اسلامی احکامات سے آگاہی حاصل کر کے ان پر عمل کرنا ہے اور یہ ثابت کرنا ہے کہ منفی سوچ رکھنے والوں کا نقطہ نظر غلط ہے۔ آپ نے مخالف کو دلیل سے قائل کرنا ہے۔ اگر آپ اللہ تعالیٰ کی بتائی ہوئی باتوں کو نہیں سمجھتیں تو آپ کا اعلیٰ تعلیم یافتہ یا ذہین ہونا بے معنی ہے۔ آج دنیا کو بتائیں کہ دین کیا ہے، ہمارے حقوق کیا ہیں، انبیاء بندے کو خدا سے قریب کرنے کے لئے آتے ہیں اور مذہب ہمیشہ رہنے والی زندگی کی بات کرتا ہے جبکہ دنیا دار اس زندگی کو ہی مقصد حیات بنالیتا ہے۔

حضور نے مزید فرمایا کہ میں نے جن آیات کی تلاوت کی ہے اس میں ایک میں خدا نے مومن مرد اور عورت کو نیک عمل پر جزا کا ذکر کیا ہے۔ دوسری میں جزا کی بشارت پانے والوں کے اعمال کا ذکر ہے۔ توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، حمد کرنے والے، سجدہ کرنے والے، سفر کرنے والے اور اللہ کی طرف سے معین کردہ حدود کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ ایسے مومنوں کو بشارت دی گئی ہے۔ توبہ کیا ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ ایک بدی کو اس اقرار کے ساتھ چھوڑ دے کہ اگر اس کو آگ میں بھی ڈال دیا جائے تو وہ کام دوبارہ نہیں کرے گا۔ کسی بدی کو چھوڑنے کے لئے انسان پکا ارادہ کرے اور پھر اس پر قائم رہے۔ دنیاوی برائیوں سے بچنے کے لئے توبہ استغفار کرنی چاہیے۔ توبہ کی قوت حاصل کرنے کے لئے بھی استغفار کرنا ضروری ہے۔ سچی توبہ کے لئے محنت اولین شرط ہے۔ عبادت میں نماز پہلے نمبر پر ہے۔ مائیں اپنی اور بچوں کی نمازوں کی نگران ہیں۔ بچوں کو بچپن سے نماز کی عادت ڈالیں۔ نمازیں پڑھنے والے بچے اپنی پیدائش کے مقصد کو سمجھنے والے ہوتے ہیں۔ ماں کی دعا سے بگڑے بچے بھی سیدھی راہ پر آجاتے ہیں۔ اس بارہ میں ماؤں کو ہمت نہیں ہارنی چاہیے۔ اگر ہماری لڑکیاں سنبھل جائیں تو اگلی نسل کے سنبھلنے کے امکان زیادہ ہوجاتے ہیں۔ حضور نے فرمایا آپ کو اللہ تعالیٰ کے دین کی حفاظت کی خاطر سفر کرنے کے نتیجہ میں آسائش ملی ہے۔ نوجوان بچوں اور بچیوں کو یاد رکھنا چاہیے کہ ان کا اعلیٰ تعلیم حاصل کرجانا ان کے والدین کے اس سفر کی وجہ سے ہے جو انہوں نے اللہ کی راہ میں ہجرت اختیار کی ہے۔ اس پر خدا کا شکر ادا کرتے ہوئے اس کی حمد بیان کرتے ہوئے خدا کے احکام کو ماننا بھی ضروری ہے۔ انسان کو ہمیشہ شکر گزار ہونا چاہیے۔ جھوٹ بول کر حکومتوں سے مدد لینے والوں کے سفر خدا تعالیٰ کی راہ میں اختیار کردہ سفروں میں شمار نہیں ہوں گے۔ ایسے سفر خدا کی ناراضگی کا موجب بنیں گے۔ پس آپ اپنے اندر یہ احساس پیدا کریں کہ یہ سفر خدا تعالیٰ کے لئے ہیں۔ دنیاوی خواہشات کی بجائے دینی خواہشات کو ترجیح دیں۔ شکرانے کے طور پر جماعت سے تعلق کو مضبوط بنائیں اور یہ احساس اپنی اولادوں میں منتقل کریں۔ آپ لوگ جن ملکوں میں رہ رہے ہیں وہاں دین اور خدا تعالیٰ کے احکامات کے خلاف بولنے والے آزادی کے نام پر بچوں کو غلط باتیں بتا رہے ہیں۔ بعض باتیں معاشرتی قانون میں جائز ہیں لیکن مذہب ان کی اجازت نہیں دیتا۔ معاشرے کی برائیوں اور ان کے نقصانات اور ان کے بارہ میں اسلامی تعلیمات بچوں کو کھل کر بتانے کی ضرورت ہے۔ جہاں تک ملک و قوم کی خدمت کا تعلق ہے اس میں احمدی نے بڑھ چڑھ کر حصہ لینا ہے۔"

حضور کا خواتین سے خطاب سوا بجے ختم ہوا جس کے بعد حضور انور نے مردانہ جلسہ گاہ میں آکر نماز ظہر وعصر پڑھائیں۔

خصوصی اجلاس

درمیانی وقفہ کے بعد چار بجے شام جرمن اور دیگر قومیتوں سے تعلق رکھنے والے زیرِ تبلیغ احباب وخواتین اور مہمانوں کا خصوصی سیشن امیر صاحب جرمنی کی صدارت میں شروع ہوا۔ جس سے بعض ممتاز شخصیات نے خطاب کیا۔ ساڑھے چار بجے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ خطاب کے لئے تشریف لائے۔ مکرم شکیل احمد عمر صاحب مربی سلسلہ نے تلاوت قرآن کریم کی۔ اس کے بعد حضور انور نے خطاب فرمایا۔ شروع میں حضور نے تمام حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور فرمایا "جلسہ سالانہ ایک مذہبی اجتماع ہے جس کا مقصد روحانی تربیت اور دینی علم کو بڑھانا ہے اس کے دوران اپنے جرمن و دیگر دوستوں کے لئے یہ خصوصی اجلاس منعقد کیا جاتا ہے۔ آپ میں سے کئی پہلے بھی یہاں آچکے ہیں اور جماعت احمدیہ سے متعارف ہیں۔ احمدیہ کمیونٹی اسلام کا ایک فرقہ ہے جو آنحضرت ﷺ کے مشن کو دنیا میں آگے بڑھانے کے لئے مصروف عمل ہے۔ جب انسان خدا سے دور ہوجائے تو اللہ تعالیٰ انبیاء اور مصلح بھیجا کرتا ہے۔ اور ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت پر یقین رکھتے ہیں۔ جن کے آنے کا مقصد انسان کو خدا تعالیٰ سے قریب کرنا اور پیدائش کے مقصد سے باخبر رکھنا ہے۔ حضور نے اپنے خطاب میں دنیا کے حالات کا تذکرہ کرتے ہوئے دنیا میں جاری معاشی اور سیاسی بالادستی کی خاطر جنگوں کی بنتی ہوئی فضا کا ذکر تفصیل کے ساتھ کیا۔

حضور نے تقریر کے آخر میں دنیا میں جاری تنازعات کا حل پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا اور اس کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق زندگی بسر کرنے سے ان تنازعات کے بداثرات سے بچا جاسکتا ہے۔ دنیا میں انسان اور خدا کے درمیان فاصلہ بڑھ رہا ہے جس کو کم کرنے کے لئے خدا تعالیٰ کی واحدانیت پر یقین رکھنا اور اس کی طرف رجوع کرنا ضروری ہے۔"

اس موقع پر سٹیج پر موجود معزز مہمانان کو حضور انور نے

شرف مصافحہ بخشا۔حضور کے تشریف لے جانے کے بعد 20منٹ کا وقفہ ہوا

اجلاس سوم

اجلاس مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب نیشنل امیر جماعت احمدیہ جرمنی کی صدارت میں شروع ہوا۔تلاوت قرآن کریم مکرم حافظ خواجہ احتشام احمد صاحب نے سورۃ المومنون کی ابتدائی آیات تلاوت کیں جن کا جرمن ترجمہ مکرم رانا محمد منور صاحب مربی سلسلہ اور اردو ترجمہ مکرم مشہود احمد صاحب ظفر مربی سلسلہ نے پڑھ کر سنایا۔مکرم خواجہ فواد احمد صاحب نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا پاکیزہ کلام خوش الحانی سے پیش کیا۔

اجلاس کی پہلی تقریر جرمن زبان میں تھی جو مکرم حسنات احمد صاحب واقفِ زندگی و نائب امیر جماعت احمدیہ جرمنی نے ”ڈیجیٹل دور میں اسلامی طرز زندگی“ کے موضوع پر کی۔اس کے بعد مکرم میر اسامہ نسیم صاحب نے خوش الحانی سے نظم پیش کی۔آج کے دوسرے مقرر مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب ناظر اصلاح وارشاد صدر انجمن احمدیہ پاکستان تھے جو جماعت احمدیہ جرمنی کی خصوصی دعوت پر جلسہ میں شریک ہوئے۔آپ نے ”انی احافظ کل من فی الدار“ کے موضوع پر اردو زبان میں خطاب کیا۔

دوسرے اجلاس کے اختتام پر ہمارے عرب بھائیوں اور بہنوں کا ایک خصوصی سیشن بڑے کانفرنس ہال میں منعقد ہوا جس سے اردن سے تشریف لائے ہوئے سکالر ڈاکٹر تمیم ابوبکر اور ہالینڈ سے تشریف لائے ہوئے فلسطینی دوست ڈاکٹر ایمان عودے نے خطاب کیا۔اس خصوصی اجلاس میں حاضری تین سو (300) سے زائد تھی۔آخر پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بھی اس مجلس میں رونق افروز ہوئے، حاضرین سے تعارف حاصل کیا اور نصائح سے نوازا۔

آج شام آٹھ بجے سے نماز مغرب تک بیرونی ممالک سے آئے ہوئے وفود نے کانفرنس ہال میں حضور انور ایدہ اللہ سے ملاقات کی جس کا انتظام نیشنل شعبہ تبلیغ نے کیا تھا۔

ملاقات کرنے والوں میں جارجیا سے تشریف لانے والی پانچ ممتاز شخصیات بھی شامل تھیں۔

1.-Mr. Beka Mindiashvili (Head of Religious council)

2.-Mr. George Ugulava (Sec.General of the European Georgia Party)

3.-Mr. Irakli Kiknavelidze (Press speaker European Georgia Party)

4.-Girogi Gabashvili (Member of Parliament Georgia)

5.-Sergo Ratiani (Member or Parliament Georgia)

جلسہ سالانہ جرمنی کا تیسرا اور آخری روز
07/جولائی2019ء بروز اتوار

آخری روز نماز تہجد پڑھانے کی سعادت مکرم حماد ہیرٹر صاحب کے حصہ میں آئی۔فجر کی اذان مکرم احسان احمد سلیمان صاحب نے دی۔نماز فجر سات ہزار پانچ سو افراد نے حضور ایدہ اللہ کی اقتداء میں پڑھی۔جس کے بعد مکرم عثمان نوید صاحب مربی سلسلہ نے دس شرائط بیعت کے موضوع پر درس دیا۔

اجلاس اوّل

آج صبح کا اجلاس 10 بجے مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر کی صدارت میں شروع ہوا۔حافظ اویس قمر صاحب نے سورۃ الرعد آیات 27 تا 30 تلاوت کیں۔ان آیات کا جرمن ترجمہ مکرم آفتاب اسلم صاحب مربی سلسلہ اور اردو ترجمہ مکرم لئیق احمد صاحب منیر مربی سلسلہ نے پیش کیا۔مکرم میر نسیم الرشید صاحب نے حضرت مصلح موعود علیہ السلام کی نظم ”میں تیرا در چھوڑ کر جاؤں کہاں“ ترنم کے ساتھ پیش کی۔اجلاس کی پہلی تقریر مکرم امتیاز احمد شاہین صاحب مربی سلسلہ نے ”الا بذکر اللہ تطمئنُّ القلوب“ کے عنوان سے جرمن زبان میں کی۔اس کے بعد مکرم اکبر بیگ صاحب نے حضرت مصلح موعود رضی

جلسہ سالانہ جرمنی 2019ء کے تیسرے روز بیعت کا منظر

جلسہ سالانہ کے اختتامی اجلاس کے بعد الوداع کا منظر

اللہ عنہ کا منظوم کلام ”عہد شکنی نہ کرو اہلِ وفا ہو جاؤ“ ترنم کے ساتھ پیش کیا۔ بعد ازاں مکرم شمشاد احمد صاحب قمر پرنسپل جامعہ احمدیہ جرمنی نے ”خلافت روحانی ترقی کی ضامن“ کے موضوع پر تقریر کی۔ اس کے بعد تین مہمانوں نے مختصر تقاریر کیں۔جن کے نام درج ذیل ہیں۔

1. Mr. Ali Bas, Green Party
2. Ms.Ayten Kilicarslan , Mulim womens association
3. Mr.Petar Gramatikov, Bulgarian Journalist union

اس کے بعد مکرم مصباح الرحمن ثاقب صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام ”اے میرے پیارو شکیب و صبر کی عادت کرو، وہ اگر پھیلائیں بدبو تم بنو مشکِ تتار“ پیش کیا۔

اجلاس کے آخری مقرر مکرم عبد اللہ واگس ہاؤزر امیر جماعت احمدیہ جرمنی تھے۔ آپ نے ”اسلام احمدیت کی فتح دلوں کی فتح کے ذریعے ممکن ہے“ کے عنوان سے تقریر کی۔

تقریب بیعت و اختتامی اجلاس

جلسہ سالانہ کا اختتامی اجلاس 4 بجے سہ پہر شروع ہوا۔ حضور انور کے جلسہ گاہ تشریف لانے پر سب سے پہلے بیعت کی تقریب منعقد ہوئی۔ امسال خدا کے فضل سے دورانِ جلسہ 16 قومیتوں کے 22 مرد اور 12 خواتین اور 3 شامی بچوں کو قبولِ احمدیت کی توفیق ملی اور انہوں نے اس تقریب بیعت میں حضور کے ہاتھ پر بیعت کرنے کی سعادت حاصل کی۔ 12 خواتین زنانہ جلسہ گاہ میں دوسری ہزاروں خواتین کے ساتھ بیعت میں شامل ہوئیں۔حضور انور نے بیعت کے الفاظ اردو میں دُہرائے۔ جرمن زبان میں بیعت کے الفاظ مکرم داؤد احمد مجوکہ صاحب نے ادا کئے۔ ترجمانی کے نظام کے تحت بیعت کے ترجمہ کے الفاظ بیعت کرنے والے اپنی اپنی زبان میں دُہرا رہے تھے۔

جلسہ میں موجود ہزاروں افراد نے بیعت کی اس تقریب میں شمولیت کی۔ بیعت کے اختتام پر حضور انور نے رقت آمیز دعا کروائی۔ بیعت کے بعد نماز ظہر و عصر ادا کی گئیں۔جس کے بعد جب حضور انور اختتامی تقریب کے لئے سٹیج کی جانب تشریف لے جا رہے تھے تو پورا ہال فلک شگاف اسلامی نعروں سے گونجتا رہا۔تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم وار دو ترجمہ سے ہوا جو مکرم محمد الیاس منیر صاحب مربی سلسلہ نے کی جس کا جرمن ترجمہ عزیزم مصور احمد صاحب مربی سلسلہ نے پیش کیا۔ اس موقع پر حضور نے ہدایت فرمائی کہ جرمن ترجمہ ترجمانی کے نظام کے تحت اردو ترجمہ کے ساتھ ساتھ ہونا چاہیے۔ مکرم مرتضیٰ منان صاحب مربی سلسلہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام ”ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے“ اپنی انتہائی خوبصورت آواز میں پیش کیا۔ اس کے بعد دو معزز مہمانوں نے مختصر خطاب کیا۔ ان میں ایک جرمنی کے صوبہ تھیورنگن کی سٹیٹ سیکرٹری ڈاکٹر ونٹر تھیں۔ جنہوں نے صوبہ کے چیف منسٹر اور وزیر برائے ثقافت و یورپین امور کی طرف سے نیک تمناؤں کا اظہار اہل جلسہ کو پہنچایا۔ دوسرے مہمان ملک شام کی اسمبلی کے سابق ممبر، محقق اور اسلامی سکالر جناب محمد حبش صاحب نے عربی زبان میں تقریر کی۔ جس کا اردو ترجمہ مکرم طاہر ندیم صاحب عربی ڈیسک لندن نے پیش کیا۔ معزز مہمان نے جلسہ گاہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عربی عبارات کا ذکر بڑی محبت کے ساتھ کیا۔

مہمانوں کے خطاب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نیشنل سیکرٹری تعلیم مکرم وسیم غفار صاحب کی درخواست پر تعلیمی میدان میں اعلیٰ پوزیشنز حاصل کرنے والے 54 طلبا کو اسناد عطا فرمائیں اور تمغے پہنائے۔ ان میں سے 9 طلبا کا تعلق بیرون از جرمنی سے تھا۔

اس کے بعد حضور کا اختتامی خطاب شام پانچ بج کر بیس منٹ پر شروع ہوا جس میں حضور انور نے فرمایا کہ ”مغربی دنیا بلکہ غیر مسلم دنیا میں اسلام کے بارہ میں جو تحفظات پائے جاتے ہیں ان کی وجہ اسلامی تعلیمات سے ناواقفیت ہے۔

دوسرے مسلمانوں کے اپنے طرزِ عمل نے بھی اسلام مخالف قوتوں کو تقویت فراہم کی ہے۔ اسلام کی تعلیم کو دنیا میں پھیلانے اور اسلام مخالف نظریات کو زائل کرنے کا کام نبی کریم ﷺ کے غلام صادق کی جماعت کی ذمہ داری ہے۔ اس کے لئے ہر احمدی کو بھرپور کردار ادا کرنا ہے۔ آج کے معروضی حالات میں دنیا کو اسلام کی اصل تعلیم سے آگاہ کرنا بہت بڑا چیلنج ہے۔ غیر مسلم تو یہی سمجھتا ہے کہ مسلمانوں کا طرزِ عمل ان کی مذہبی تعلیم کی وجہ سے ہے۔ اس غلط تاثر کو احمدی نے اپنے قول و فعل سے ختم کرنا ہے۔ مذہبی مخالفین کو بتانا ہے کہ آنحضرت ﷺ کا اسوہ اور معاشرتی زندگی اسلام ہے۔ آنحضرت ﷺ انسان کامل تھے۔ پہلے احمدی اپنی زندگی کو آنحضور ﷺ کے اسوہ کے مطابق ڈھالیں گے تو پھر اپنے نمونہ سے دنیا کو بتا سکیں گے۔

اس مضمون کو جاری رکھتے ہوئے حضور انور نے عبادت، توکّل، شکر گزاری، امانت کی ادائیگی، عہد کی پابندی، عاجزی، میانہ روی اور خلق کے اظہار کے متعدد واقعات بیان کئے۔ ان عنوانات کے حوالہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات پیش کر کے احمدیوں کو نصیحت کی کہ اسلام کی اصل تصویر دنیا میں پیش کرنا آپ کی ذمہ داری ہے۔ ساڑھے چھ بجے حضور انور نے جلسہ کی اختتامی دعا کروائی۔ جس کے بعد حسبِ روایت جرمن، افریقن، سپینش، میسیڈونین، البانین، عربی اور اردو زبان میں دینی نغمات پیش کئے گئے۔ اردو زبان میں تین واقفین زندگی نے حضرت مصلح موعود ؓ کی دعائیہ نظم پیش کی۔

حضور نے جلسہ کی حاضری کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ عورتوں کی حاضری 20924، مردوں کی تعداد 20706 ہے۔ غیر احمدی مہمانان 1099۔ کل حاضری 42729 رہی جبکہ گزشتہ سال 39713 افراد جلسہ میں شامل ہوئے۔ جرمنی کے جلسہ میں بیرون ملک سے آنے والوں میں سب سے زیادہ تعداد برطانیہ سے 1105 شامل ہونے والوں کی ہے۔ اس موقع پر حضور انور نے جلسہ سالانہ کینیڈا کی حاضری کا ذکر بھی فرمایا۔

(رپورٹ عرفان احمد خان، شاہد محمود)

ہمبرگ سے جلسہ سالانہ جرمنی میں شرکت کرنے والے سائیکل سواروں کا قافلہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے 1970ء کی دھائی میں تحریک فرمائی تھی کہ احباب جماعت کثرت سے سائیکل چلائیں۔ اس ارشاد کی تعمیل میں احباب جماعت ربوہ میں ہونے والے جلسہ سالانہ اور دیگر اجتماعات کے موقع پر دور دور کے شہروں سے قافلہ در قافلہ آتے اور اپنے امام کی تحریک پر لبیک کہنے کا عملی ثبوت پیش کرتے۔ ان قافلوں کے استقبال کے نظارے نہایت ایمان افروز ہوتے۔

جلسہ سالانہ جرمنی میں ہمبرگ سے بذریعہ سائیکل سفر کر کے جلسہ گاہ کارلسروہے پہنچنے والے احباب اپنے آقا کے ساتھ

جرمنی کے احباب اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس نیک روایت کو زندہ رکھے ہوئے ہیں۔ چنانچہ ہر سال اجتماع اور جلسہ سالانہ کے موقع پر مختلف جماعتوں سے احباب سائیکل سفر کر کے شامل ہوتے ہیں۔ جرمنی کا ایک قافلہ تو امیر صاحب جرمنی کی قیادت میں جلسہ سالانہ برطانیہ میں بھی سائیکل سفر کر کے شامل ہوتا ہے، الحمد للہ۔

امسال جلسہ سالانہ جرمنی میں شرکت کے لئے لوکل امارت ہمبرگ کے آٹھ خدام پر مشتمل سائیکل سواروں کا ایک قافلہ جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہونے کے لئے 30 جون بروز اتوار بیت الرشید ہمبرگ سے روانہ ہوا۔ روانگی سے قبل لوکل امیر صاحب اور ریجنل قائد صاحب خدام الاحمدیہ ہمبرگ نے دعا کے ساتھ قافلہ کو رخصت کیا۔ یہ قافلہ ہنوفر، کاسل، ہاناؤ اور من ہائیم کی احمدیہ مساجد میں قیام کرتے ہوئے جمعرات 4 جولائی کی دوپہر کارلسروہے جلسہ گاہ میں پہنچ گیا اور معائنہ انتظامات جلسہ کے وقت حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے اس وقت دعائیں لینے کی سعادت پائی جب حضور انور معائنہ کے لئے تشریف لائے تو سائیکل سواروں کا یہ قافلہ اپنے سائیکلوں سمیت ایک طرف کھڑا تھا۔ انہیں دیکھ کر حضور انور ان کی طرف تشریف لائے اور چند لمحے ٹھہر کر انہیں سلام کیا اور اپنی خوشنودی کا اظہار فرمایا، الحمد للہ علیٰ ذالك۔

اس قافلہ میں مکرم عمران احمد مبارک صاحب، مکرم رضا احمد صاحب، مکرم مجیب عطاء صاحب، مکرم خالد چیمہ صاحب، مکرم عدنان احمد صاحب، مکرم ریحان احمد صاحب، مکرم ثمر احمد صاحب شامل تھے جبکہ مکرم اخلاق احمد صاحب ڈارمشٹڈ سے اس قافلہ میں شامل ہوئے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ اس قافلہ میں شامل احباب کے ایک جرمن دوست مکرم Stefan Schmuck صاحب بھی اپنی خوشی سے شامل ہوئے اور نہ صرف ہمبرگ سے کارلسروئے تک کا مکمل سفر کیا بلکہ اپنے تجربات کی روشنی میں ان نو آموز سائیکل سواروں کے لئے ایک ماہر رہنما کا کردار بھی ادا کرتے رہے۔

خوش قسمت طلبہ وطالبات

جلسہ سالانہ جرمنی 2019ء کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب سے قبل حضور انور کے دستِ مبارک سے نمایاں تعلیمی کارکردگی دکھانے والے طلبہ وطالبات نے اسناد خوشنودی اور تمغہ حاصل کرنے کی سعادت پائی

Nr:	Name:	Son of	Jamaat	Abschluss:	Marks
1.	Kaleem Ahmad Syed	Syed Hamid Ullah	Viersen	Specailization in Surgery	
2.	Mohammad Mohsan Bhatti	Mohammad Younis Bhatti	Bergisch Gladbach	Specailization in Internal Medicine	
3.	Amer Imran	Islam-Ul-Haq	Mannheim	Specailization in General Surgery	
4.	Dr.med.Moatmid Ahmad	Mahmood Ahmad	Ratingen	Specailization in Internal Medicine	
5.	Dr.med.Moatmid Ahmad	Mahmood Ahmad	Ratingen	PhD in Medical	cum laude
6.	Ali Wajahat	Mohammad Afzal	Koblenz	PhD in dentistry	cum laude
7.	Abdul Azeem	Sheikh Abdul Kareem	Bocholt	PhD in Machanical Engineering	85%
8.	Irfan Ahmed Bhatti	Wassem Ahmed Bhatti	Grünberg	Stateexamination in Medicine	82%
9.	Mukaram Ahmad Rana	Rana Shahnawaz Khan	Fulda	Stateexamination in Medicine	73%
10.	Walid Ahmed Khan Malik	Malik Imtiaz-ul-Haq	Hattersheim	M.A.in Peace and Conflict Studies	98%
11.	Kfeel Arshad	Mohammad Arshad	Schleswig	MSC in Electrical Engineering , Information Technology and Business Management	96%
12.	Kalim Ahmad Sheikh	Tariq Ahmad Sheikh	Eppelheim	MSC in Chemistry	91%
13.	Sajeel Aslam Kahlon	Shakeel Ahmed Kahlon	Friedberg	MSC in Business Analytics	90%
14.	Samee Ullah Wahla	Ghazanfar Ullah Wahla	Oberursel	MA in International Management	89%
15.	Qasid Ahmad	Nasir Ahmad	Karlsruhe	MSC in Applied Geo-Science	89%
16.	Wasim Ahmed Mirza	Mirza Rafiq Ahmed	Weiterstadt	MBA	89%
17.	Muddasir Shakeel	Shabbir Ahmed	Balingen	MSC in Electrical Engineering and Information Technology	88%
18.	Hassan Tariq	Tariq Mahmood	Flörsheim	MSC in Management	88%
19.	Mubashar Ahmad Minhas	Muhammad Sadiq Minhas	Gummersbach	MSC in Polymer Material Science	88%
20.	Safeer Ahmad	Nazir Ahmad	München	MSC in Power Engineering	88%
21.	Danish Iqbal Bajwa	Habib Ullah Bajwa	Friedberg	MSC in Agro-bio-technology	87%
22.	Sohail Maqsood	Maqsood Ahmed Shahid	Mörfelden Ost	MSC in Business Informatics	87%
23.	Munib Abid	Abid Latif	Ulm-Donau	MSC in Energy Science and Technology	85%
24.	Tahir Mehmood	Mehmood Ahmed	Dreieich	MSC in Electrical Engineering	85%
25.	Arsalan Ahmed Tahir	Jamal Ahmed Nasir	Waiblingen	MSC in Construction and Real Estate Management	85%
26.	Naveed Khan Malik	Mohammad Khan Malik	Heilbronn	BSC in Software Engineering	89%
27.	Sarmed Ahmad Bajwa	Amjad Parvez Bajwa	Offenbach	BSC in International Business Information Systems	87%
28.	Kaleem Ahmed	Naeem Ahmed	Bruchsal	BA in Business Informatics	87%
29.	Zieshan Ajmal	Muhammad Ajmal	Mainz	BA in Public Administration&Police Management	85%
30.	Fawad-Ud-Din Ahmad	Naeem-Ud-Din	Offenbach	Bachelor of Engineering in Electrical Engineering	85%
31.	Sufwan Khalid	Abdul Rashid Khalid	Reutlingen	Bachelor of Engineering in Urban-Planning	85%
32.	Mohammed Hübsch	Hadayatullah Hübsch	Frankfurt	BA in Social Works	85%
33.	Usama Ahmed	Ijaz Ahmed	Riedstadt	BSC in Physics	85%

34.	Naveed Ahmad	Shafiq Ahmad	Kiel	BA in Business Administration	85%
35.	Ahmad Kamran Loun	Saeed Ahmad Loun	Darmstadt	BA in Business Administration	85%
36.	Hamza Ali Malik	Mohammad Athar Malik	Euskirchen	BA in Film and TV	85%
37.	Nabiel Ahmad	Saleem Ahmad	Büttelborn	BSC in Business Administration	85%
38.	Amir Khan	Lutfullah Khan	Bad Segeberg	A-levels-Abitur	100%
39.	Yunis Latif Hayee	Abdul Hayee	Hamburg	A-Level-Abitur	96%
International Participant List					
40.	MARHOOMA-Sadia Fakhra	"Daughter of Anwar-ul-Haq	Pakistan	MA in Mass Communication	1st Position
41.	Shah-Zain Mansoor	Ahmed Mansoor	Belgium	Masters in Mechanical Engineering	cum laude
42.	Jawad Zafar	Abdul Rashid Zafar	Sweden	MSC in Architektur	92%
43.	Ammaar Ahmad	Idrees Ahmad	Frankfurt	MSC in Management of Innovation	88%
44.	Syed Abdu-Samad	Syed Abdul Salam Basit	Finland	MSC in Information Technology	86%
45.	Suhaib Ahmed	Abdul Hameed	Turkey	MSC in Data Science	
46.	Schehryar Ahmad Malik	Qaiser Zaman Malik	Switzerland	MA in Business Management	87%
47.	Masroor Ahmad Qamar	Maghfoor Ahmad Qamar	Lithuania	Bachelor of Nursery in Generall practice Nursing	1st Position
48.	Adeel Ahmad	Mubashir Ahmed Khalid	München	BSc(Honors)in Mechatronics Engineering	1st Position
49.	Raees Ahmad	Sadiq Ahmad	Finland	Bachelor of Nursing in Social and Health Care	2nd Position
50.	Kashif Mahmood Virk	Mahmood Ahmad Virk	Sweden	Bachelor in History of Religions	85%
51.	Omar Tanveer Butt Ramirez	Tanveer Azam Butt	Spain	A-Levels	87%
52.	Hamza Hayat	Tahir Hayat	Sweden	International Baccalaureate Bilingual Diploma	94%
53.	Mirza Iqaan Ahmad Tahir	Akber Ahmad Tahir	Burkina Faso	Baccalaureat-F.A.	80%
54.	Khaqan Ahmad Arif	Arif Mahmood	Benin	Baccalaureat	75%

طالبات

Nr:	Name:	Daughter of	Jamaat	Abschluss:	Marks
1.	Shabana Ahmad	Mohammad Y. Nasir	Paderborn	Consultant as General Practitioner	
2.	Rahat-ul-ain Khalid Mahmood	Ch. Khalid Mahmood	Wiesbaden	PhD in Dentistry	Cum Laude
3.	Faeza Niazi Chaudhary	Abdullah Khan Niazi	Franfurt Nordwest	2nd State Examination in Teaching	98%
4.	Naila Javaid	Waseem Ahmed	Bad Nauheim	State Examination in Human Medicin	94%
5.	Durre Ajam Hübsch	Saeed Ahmad Loun	Rödelheim	2nd State Examination in Teaching	91%
6.	Maria Abbas	Syed Mohammad Abbas	Montabauer	2nd State Examination in Teaching	89%
7.	Musawarah Sabahat Bhatti	Sharafat Maqsood Bhatti	Sohren	2nd State Examination in Teaching	87%
8.	Huda Zeervi	Naeem Ullah Zeervi	Babenhausen	1st State Examination in Teaching	85%
9.	Zonara Ulah Wahla	Ghazanfar Ullah Wahla	Taunus	1st State Examination in Teaching	85%
10.	Saleha Sabahat Mir	Munawar Ahmed	Baitul Jamea	Magister Artium in Litarature	100%
11.	Nayab Mubashar Gondal	Mubashar Gondal	Friedberg	Master of Arts in Sociology	94%
12.	Tahira Ullah	Ehsan Ullah	Pfungstadt	Master of Science in Geography	93%
13.	Mehwish Ahmad Anwar	Waseem Ahmad Chaddar	Freiburg	Master of Science in Cell und Molecularbiology	92%
14.	Aneela Ahmed	Rafiq Ahmed Rehan	Reinheim	Master of Arts in Islamic Studies	91%

15.	Adeela Sana	Mutti Ullah	Erfurt	Master of Science in Molecular Medicine	89٪
16.	Mahwish Iftikhar	Iftikhar Ahmad Rana	Köln Moschee	Master of Science in Life & Medical Science	88٪
17.	Friha Nasir Butt	Nasir Ahmed Butt	Pinneberg	Master of Laws in Economic Law	89٪
18.	Norita Anjam	Wadood Ahmad Anjam	Heidelberg	Master of Engineering in Civil Engineering	88٪
19.	Aneza Hayat	Malik Sikandar Hayat	Bremen	Master of Science in Industrial Engineer	88٪
20.	Zofishan Malik	Shakila Ahmad	Hanau	Master of Science in Economic Pedagogy	88٪
21.	Hiba-tul-Habib Nasir	Naeem Ahmad Nayyer	Paderborn	Master of Arts in Leadership in the Creative Industrie	85٪
22.	Syeda Sabah Un Noor Scholz	Syed Mahmood Zaman Abbasi	Euskirchen	Diplom in Human Resources	89٪
23.	Soha Babar	Abdul Ali Babar	Heilbronn	Bachelor of Arts in International Business Management	94٪
24.	Tabinda Khan	Naseer Ahmad Khan	Baitul Jamea	Bachelor of Arts in Social Work	91٪
25.	Anam Baig	Tariq Zaheer Baig	Limburg	Bachelor of Arts in Educational Science	91٪
26.	Sanna Hübsch	Hadayatullah Hübsch	Frankfurt Zeilsheim	Bachelor of Arts in Sociology	91٪
27.	Wafa Nasir Butt	Nasir Ahmad Butt	Pinneberg	Bachelor of Arts in Architecture	89٪
28.	Anila Raza Ahmed	Shabbir Ahmed	Eppelheim	Bachelor of Arts in Psychology & Philology	89٪
29.	Nida Rana Abbasi	Naseemuddin Abbasi	Rüsselsheim Ost	Bachelor of Arts in Social Work	88٪
30.	Saima Malik	Mumtaz Akhtar	Selingenstadt	Bachelor of Arts in Educational Science	87٪
31.	Hiba Paktürk	Muhammad Ahmad Rashid Paktürk	Mannheim Süd	Bachelor of Arts in Islamic Science	87٪
32.	Kashfa Butt	Arshad Butt	Kiel	Bachelor of Arts in International Management	85٪
33.	Tabinda Mansoor Loun	Mansoor Ahmed Loun	Mannheim	Bachelor of Arts in History	85٪
34.	Nida Ahmad Hirsch	Mansoor Ahmad Kahloon	Gießen	Bachelor of Science in Biology	85٪
35.	Alia Yousaf	Muhammad Yousaf	Freinsheim	A-Levels	100٪
International Participant List					
36.	Amtul Rafiq Kulla	Tahir Mahmood Kulla	Switzerland	Bachelor of Law in Economic Law	Magna cum laude
37.	Aysha Sundas	Rana Siddiq Ahmed	Altona	BS Electrical Engineering in ElectricalEngineering	1st Position
38.	Zairah Jabbar	Abdul Jabbar	München	Bachelor of Engineering in Electrical Engnieering	1st Position
39.	Romana Kanwal	Falak Sher Malik	Wiesbaden	MSc Honours in Food Technology	1st Position
40.	Bareera Tahir	Muzaffar Ahmad Nahum	Flörsheim	BS Hons in Psychology	2nd Position
41.	Faizana Naeem	Muhammad Naeem	Pakistan	B.S. Software Engineering in Software Engineering	2nd Position
42.	Saba Ahmed	Aslam Ahmed Pervaiz	Pakistan	BS Hons in Statistics	2nd Position
43.	Atia tul Habib	Ch.Muhammad Iqbal Ghuman	Wetzlar	Bachelor in Business Administration	2nd Position
44.	Razia Hameed	Hameed Ahmad Bajwa	Canada	A-Level	1st Position
45.	Nawaziest Ul Bushra	Khalid Masood	Pakistan	O-Level	4A* 5A
46.	Lalain Ahmad Khalid	Khalid Masood	Pakistan	O-Level	3A* 6A

جلسہ سالانہ جرمنی 2019ء کے موقع پر لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

وَصِرْتُ الْیَوْمَ مِطْعَامَ الْاَھَالِی

اور آج میں کئی گھرانوں کو کھلانے والا بن گیا ہوں

جلسہ سالانہ کا ایک بہت اہم شعبہ لنگر خانہ ہے جس کے ذمہ جملہ مہمانوں کے لئے کھانا تیار کرنا ہوتا ہے۔ چنانچہ اس شعبہ کے کارکنان گوشت، دالیں، سبزی اور دیگر مصالحہ جات کے حصول سے لے کر ان کی تیاری، پکوائی اور سپلائی تک کے انتہائی مشقت طلب مراحل سے گزرتے ہیں۔ امسال لنگر خانہ کے انچارج مکرم احسان الحق صاحب، نائب افسر جلسہ سالانہ تھے جبکہ ان کے نائبین مکرم شیخ محمد عمران صاحب، مکرم مبشر احمد صاحب باجوہ اور رانا عطاء اللہ صاحب اور 500 کارکنان ان کی معاونت کرتے رہے۔

کھانا پکانے کا انتظام دو شعبوں پر مشتمل تھا۔ ایک شعبہ میں جلسہ کے عام مہمانوں کا کھانا بنتا رہا جبکہ دوسرے شعبہ میں ان مہمانوں کے لئے کھانا تیار کیا جاتا ہے جو بغیر مرچ کا کھانا کھاتے ہیں۔

لنگر خانہ کے ان ہر دو شعبوں میں امسال کام کرنے والے کارکنان نے 4500 کلوگرام پیاز اور 500 کلوگرام لہسن اپنے ہاتھوں سے چھیلا اور کئی ہزار کلوگرام گوشت کی کٹائی کی۔ اس کے علاوہ 5500 کلوگرام آلو پکائے گئے۔ چنانچہ امسال جو کھانا تیار کیا گیا اس کی تفصیل حسبِ ذیل ہے۔

تیار کئے جانے والے عام کھانے کی تفصیل

آلو گوشت (دیگیں)	562	زردہ (دیگیں)	21
چاول (دیگیں)	428	سبزی (دیگیں)	3
دال (دیگیں)	355	چنا (دیگیں)	25
نوڈلز (دیگیں)	107		

مہمانان شعبہ تبلیغ کے لئے تیار کئے جانے والے کھانے کی تفصیل

(چائنہ رائس (دیگیں	23	دال (دیگیں)	15
سبزی (دیگیں)	16	نوڈلز (دیگیں)	18
چاول (دیگیں)	113	(سالن مرغ (دیگیں	58
آلو گوشت (دیگیں)	18	قورمہ (دیگیں)	7
کابلی پلاؤ (دیگیں)	4	زردہ/کسٹرڈ (دیگیں)	10/4

کارکنان لنگر خانہ کی یہ پُرمشقت خدمت ہی ہے جس کی وجہ سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ان کارکنان کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے غیر معمولی شفقت کا اظہار فرماتے ہیں۔ جس کا اظہار اس طرح سے بھی ہوتا ہے کہ حضور انور ان کا تیار کردہ کیک معائنہ کے موقع پر اپنے دستِ مبارک سے کاٹتے ہیں جسے لنگر خانہ کے سینکڑوں کارکنان میں تقسیم کر دیا جاتا ہے۔ امسال یہ کیک جماعت Raunheim Nord کے ایک دوست مکرم مظفر احمد بٹ صاحب نے لنگر خانہ میں تیار کیا۔ جس کا وزن 7 کلو اور سائز 1.5x2 فٹ تھا۔

لنگر خانہ کا ایک اہم شعبہ دیگ صفائی بھی ہے۔ چند سال پہلے تک ہاتھ سے دیگیں صاف کی جاتی تھیں۔

ڈاکٹر ودود احمد صاحب نے تین انجنیئرز کے ساتھ مل کر دیگ صفائی کی مشین تیار کی۔ امسال اس میں یہ اضافہ کیا گیا کہ ستر سینٹی گریڈ گرم ہوا سے دیگیں خشک بھی کی جاتی رہیں۔

رپورٹ جلسہ گاہ مستورات 2019ء

جماعت احمدیہ جرمنی کے 44ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر لجنہ اماء اللہ جرمنی کے جلسہ گاہ کے انتظامی امور کی سرانجام دہی کیلئے نیشنل صدر و ناظمہ اعلیٰ جلسہ گاہ مستورات مکرمہ عطیہ نور احمد ہیوبش صاحبہ کی زیر نگرانی 10 نائب ناظمات اعلیٰ، 59 ناظمات پر مشتمل انتظامی کمیٹی تشکیل دی گئی اور اس سال بھی جُملہ کارکنات کو مسکراہٹ اور خوش خلقی کو پیش نظر رکھنے کی خصوصی تلقین کی گئی۔

جلسہ سے قبل نائب ناظمات اعلیٰ و ناظمات کی متعدد میٹنگز ہوئیں۔ جن میں جُملہ انتظامی اُمور کا جائزہ لیا گیا اور انتظامات میں مزید بہتری کیلئے تجاویز پر غور کیا گیا۔ ناظمات نے اپنی الگ الگ ٹیمیں تشکیل دیں اور دورہ جات کے علاوہ بذریعہ کانفرنس کال میٹنگز کر کے انتظامی ڈھانچہ تیار کیا۔

علاوہ ازیں افسر صاحب جلسہ سالانہ اور افسر صاحب جلسہ گاہ کے ساتھ بھی میٹنگز کی گئیں اور اہم اُمور کے بارہ میں حکمت عملی طے کی گئی۔ امسال کارڈ چیکنگ اور سیکیورٹی کے نظام کو بہتر بنایا گیا جس کے نتیجہ میں شاملین کو زیادہ انتظار کی زحمت نہیں اٹھانی پڑی۔ شعبہ آب رسانی کے تحت چھوٹی چھوٹی بچیاں مہمانوں کو پانی پلا کر دُعائیں سمیٹتی رہیں۔ سیکیورٹی کے بعد استقبال کی ٹیمیں مدد کے لئے تیار رہتیں اور بزرگ یا بیمار خواتین کو بگھیوں میں بٹھا کر منزل پر پہنچایا جاتا۔

ہال نمبر ایک میں بنائی گئی مرکزی جلسہ گاہ میں کرسیوں کی تعداد میں اضافہ کیا گیا۔ علاوہ ازیں بیرونی احاطہ میں تین سال سے کم عمر بچوں والی ماؤں کے لئے تین مارکیاں لگائی گئیں۔ ہال نمبر 2 میں کم و بیش 3500 اور ریزرو رہائش میں 225 مہمانوں نے قیام کیا۔

گیلری میں موجود تبلیغ دفتر میں کارکنات غیر از جماعت مہمان خواتین کا استقبال کرتیں اور ان کے سوالات کے جوابات بھی دیتیں۔ جلسہ گاہ میں ایک تبلیغی نمائش کا بھی اہتمام کیا گیا تھا جسے دیکھنے کے لئے 400 غیر از جماعت مہمان خواتین بھی تشریف لائیں۔ شعبہ پریس کے تحت مختلف اخباروں اور ٹی وی نمائندوں کو انٹرویوز دیئے گئے۔ انٹرنیشنل فوڈ ایریا میں متفرق ممالک سے جلسہ کے تینوں دنوں میں مجموعی طور پر 1000 سے زائد مہمان تشریف لائے۔

جلسہ گاہ میں گرین ایریا چیئرز، گرین ایریا فلور اور بیمار اور دیگر مستحقین کے لئے مختلف احاطے مخصوص کئے گئے تھے۔ رشتہ ناطہ کے تحت وقفہ جات کے دوران دو سیمینار کروائے گئے۔ جن میں مجموعی حاضری 350 رہی۔ احمدیہ مسلم سٹوڈنٹس آرگنائزیشن کے تحت وقفہ جات کے دوران طالبات کے لئے متفرق پروگرام بھی پیش کئے گئے۔ شعبہ تربیت برائے نومبائعات کے تحت بہنوں کی رجسٹریشن اور رہائش کا انتظام کیا گیا۔ جماعتی کتب و رسائل مہیا کرنے کے لئے شعبہ اشاعت کے تحت بک سٹال لگایا گیا۔ شعبہ جات نظافت بیرون و اندرون اور نظافت WC نے جلسہ گاہ مستورات کے احاطہ میں بڑی محنت سے اپنے فرائض سرانجام دیئے اور نظافت کا معیار برقرار رکھا۔ دونوں ہالوں کے درمیان گیلری میں مندرجہ ذیل دفاتر قائم کئے گئے تھے: فرسٹ ایڈ، رابطہ مستورات، معائنہ اور فیڈ بیک، آفس جلسہ، رپورٹنگ، ڈیکوریشن، حاضری نگرانی، نومبائعات، ہیومینٹی فرسٹ، MAMO، گمشدہ اشیاء، ڈیکوریشن، تعلیم القرآن پروجیکٹ، محنت، وائنڈاپ، سپلائی، ٹرانسپورٹ، الیکٹریسٹی، نظافت فلور، معلومات، النصرت، تبلیغ، پریس، سیکیورٹی اور Stimme der Muslima اور جماعتی شعبہ جات میں سے دفتر لجنہ، واقفات نو، وصایا، سومساجد، رشتہ ناطہ اور تاریخ لجنہ کے دفاتر اور سٹال لگائے گئے تھے۔ جلسہ گاہ مستورات میں درمیانی گیلری میں بھی جلسہ کی کارروائی سُننے کے لئے سپیکر کی سہولت میسر کی گئی۔

اس سال پہلی مرتبہ ریڈیو ٹرانسمیشن میں لجنہ کو بھی وقت دیا گیا اور براہ راست ریڈیو نشریات چلائی گئیں۔ MTA لجنہ کے تحت چار پروگراموں کی ریکارڈنگ کی گئی۔ جو نشر بھی ہوئے، الحمد للہ۔ جلسہ کے ایام میں روزانہ ناظمہ اعلیٰ و نیشنل صدر صاحبہ کی زیر صدارت ناظمات کی میٹنگ ہوتی رہی۔ جس میں دن بھر کے انتظامات کا جائزہ لیا جاتا اور درپیش مسائل کا حل تلاش کیا جاتا۔

معائنہ انتظامات جلسہ

مؤرخہ 4 جولائی 2019ء بروز جمعرات سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت جلسہ گاہ مستورات کے انتظامات کا معائنہ فرمایا۔ اس موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ناظمہ اعلیٰ و نیشنل صدر صاحبہ اور نائب ناظمات اعلیٰ اور سیکیورٹی خاص کی ٹیم نے استقبال کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ جلسہ کے موقع پر قائم کئے گئے مختلف شعبہ جات کے دفاتر اور جلسہ گاہ کے ہال میں تشریف لے گئے اور ہدایات سے نوازا۔ معائنہ کے اختتام پر مردانہ جلسہ گاہ میں کارکنان سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطاب فرمایا جسے نشریاتی نظام کے ذریعے براہ راست کارکنات نے بھی سنا۔

پہلا روز جمعۃ المبارک

مؤرخہ 5/ جولائی 2019ء بروز جمعۃ المبارک جلسہ کی مصروفیات کا آغاز نماز تہجد اور نماز فجر کی باجماعت ادائیگی سے ہوا۔ اُس روز علی الصبح ہی احمدیت کے پروانے جذبہ ایمانی سے سرشار دور و نزدیک سے قافلہ در قافلہ چلے آرہے تھے۔ تجنید، سیکیورٹی اور ناشتے کے بعد شاملین جلسہ کا رخ جلسہ گاہ کی جانب تھا۔ جلسہ گاہ مستورات کے جملہ انتظامی شعبہ جات انتہائی مستعدی سے اپنے فرائض کی بجا آوری میں مشغول تھے۔ دوسرے دن کے پہلے اجلاس کے علاوہ جلسہ کی تمام کارروائی مردانہ جلسہ گاہ سے نشر ہوتی رہی، جملہ نمازیں بھی خواتین حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتداء میں باجماعت ادا کرتی رہیں، الحمد للہ۔ تاہم ہر اجلاس کے دوران جلسہ گاہ مستورات کے سٹیج پر مختلف

ممالک سے تشریف لائی ہوئی بعض مہمان خواتین کو بیٹھنے کا اعزاز دیا جاتا رہا۔ چنانچہ اجلاس اوّل کی کارروائی کے دوران مکرمہ مالیہ صاحبہ اہلیہ مکرم طلعت احمد صاحب سیکرٹری مال قازقستان اور مکرمہ قرینہ صاحبہ آف قازقستان تشریف فرماہوئیں۔ اجلاس سوم کی کارروائی کے دوران سٹیج پر مکرمہ نائمہ فرحت صاحبہ اہلیہ مکرم حافظ مصور احمد مزمل صاحب مبلغ سینیگال اور مکرمہ امتہ القیوم صاحبہ اہلیہ حافظ محمود احمد صاحب تشریف فرما ہوئیں جبکہ تیسرے روز پہلے اجلاس کے دوران اسٹیج پر پاکستان سے تشریف لائی ہوئی ہماری دو معزز مہمان خواتین محترمہ قیصرہ چیمہ صاحبہ اہلیہ مکرم آصف چیمہ صاحب صدر عمومی اور محترمہ امتہ النصیر صاحبہ اہلیہ مکرم بشارت محمود صاحب (مربی سلسلہ) تشریف فرماہوئیں۔ آخری اجلاس کے دوران جلسہ گاہ مستورات کے مرکزی سٹیج پر صدر لجنہ اماء اللہ جرمنی مکرمہ عطیہ نور احمد ہیوبش صاحبہ اور مکرمہ منور ناصرہ واگس ہاؤزر صاحبہ اہلیہ نیشنل امیر جماعت جرمنی تشریف فرماہوئیں۔

دوسرا روز، پروگرام جلسہ گاہ مستورات

آج جلسہ گاہ مستورات میں ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی تشریف آوری تھی اس لئے جلسہ گاہ مستورات میں غیر معمولی رونق تھی اور تمام کارکنات مستعدی سے سرگرم عمل تھیں۔ دوسرے دن کا پہلا اجلاس حسب روایت ''لجنہ سیشن'' ہوتا ہے۔ چنانچہ صبح دس بجے جلسہ گاہ مستورات کے مرکزی ہال میں حضرت سیدہ آپا جان مدظلہا العالی حرم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زیرِ صدارت اجلاس کی کارروائی کا آغاز قرآن کریم کی تلاوت سے ہوا۔ جو مکرمہ نائلہ اقبال وہاب صاحبہ نے کی اور اردو ترجمہ پیش کیا۔ بعد ازاں ثمرہ احمد صاحبہ نے کلام محمود سے منتخب اشعار ''بڑھتی رہے خدا کی محبت خدا کرے'' ترنم سے پیش کئے۔ اِس کے بعد چار تقاریر ہوئیں۔ ان میں سے دو اردو میں اور دو جرمن زبان میں تھیں۔

پہلی تقریر اردو زبان میں تھی جو نیشنل سیکرٹری تعلیم مکرمہ امتہ الجمیل غزالہ صاحبہ نے ''میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے'' کے موضوع پر کی۔

آپ نے یہ مضمون قرآن وحدیث، حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے احمدیت کے ارشادات کی روشنی میں بڑی تفصیل سے بیان کیا۔ آپ نے کہا کہ اس دنیا میں اگر کوئی مقام یا حالت جنت ہے تو وہ صرف اور صرف نماز ہے۔ موصوفہ نے نماز کو آنکھوں کی ٹھنڈک بنانے کے گر بتائے اور کہا کہ خالق کائنات نے مقصود کائنات کو جو سب سے قیمتی تحفہ عنایت کیا وہ نماز ہے۔

اِس اجلاس کی دوسری تقریر مکرمہ ماریہ زبیر صاحبہ نے ''عہد بیعت اور ہماری ذمہ داریاں'' کے موضوع پر جرمن زبان میں کی۔ موصوفہ نے اس زمانہ میں بیعت کے مقصد اور ضرورت کے بارے میں بیان کیا۔ اور یہ بتایا کہ ہم کس طرح عہد بیعت کی ذمہ داریاں بہتر رنگ میں ادا کر سکتے ہیں۔ موصوفہ نے شرائط بیعت کو اپنی زندگیوں میں عملی طور پر جاری کرنے کا تفصیلاً ذکر کیا۔

بعد ازاں قازقستان سے آئی ہوئیں ایک بہن مکرمہ Guzel Safiulina نے امام الزماں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے عربی قصیدہ میں سے منتخب اشعار ترنم سے پیش کئے۔ مکرمہ آمنہ بخاری صاحبہ اہلیہ سید حسن طاہر بخاری صاحب مربیٔ سلسلہ نے اس کا اردو ترجمہ پڑھا۔ اس اجلاس کی تیسری تقریر جرمن زبان میں ''نیک معاشرہ کی تشکیل میں تربیت اولاد کا کردار'' کے موضوع پر ہماری جرمن بہن مکرمہ Hendrik je Härter نے کی۔ موصوفہ نے بتایا کہ نیک معاشرہ کی تشکیل میں بچے کی تربیت بہت اہم کردار ادا کرتی ہے۔ نیز اپنے مضمون کو قرآن وحدیث، حضرت مسیح موعود اور خلفائے احمدیت کے ارشادات کی روشنی میں تفصیلاً بیان کرتے ہوئے کہا کہ دور حاضر میں ہم دُعا اور خلافت سے وابستگی کے ذریعہ اولاد کی بہترین تربیت کر سکتے ہیں۔ اس غرض کے لئے والدین کو اپنے اندر روحانی انقلاب لانا ہوگا۔

اس اجلاس کی چوتھی اور آخری تقریر محترمہ عطیہ نور احمد ہیوبش صاحبہ صدر لجنہ ماء اللہ جرمنی نے اردو زبان میں ''پردہ۔ ایک احمدی عورت کی پہچان'' کے موضوع پر کی۔ مکرمہ صدر صاحبہ موصوفہ نے قرآن کریم، حدیث نبویہ ﷺ اور ارشادات سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام وخلفائے سلسلہ عالیہ کی روشنی میں بتایا کہ یہ ایک خدائی حکم ہے اور ایک مسلمان عورت کی پہچان ہے۔ اپنی حیا اور عفت کی حفاظت کرتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل کرتے ہوئے معاشرے میں اخلاقیات کے اعلیٰ معیار کو قائم کرنے میں ایک اہم کردار ادا کرتی ہے۔ ہم نے احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی شان کو بلند کرنے کیلئے پردہ کے الٰہی حکم پر اس کی شرائط کے ساتھ عمل کرنا ہے اور ایک حقیقی احمدی مسلمان عورت کا مثالی نمونہ بن کر دکھانا ہے۔ دوپہر گیارہ بج کر پینتالیس منٹ پر اس اجلاس کا اختتام ہوا۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا بصیرت افروز خطاب

جلسہ گاہ مستورات کے سٹیج سے درود شریف کا ورد جاری تھا۔ انتہائی پاکیزہ اور روحانیت سے بھرپور ماحول میں ٹھیک بارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ جلسہ گاہ مستورات میں رونق افروز ہوئے۔ اس اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مکرمہ دُرِّ عجم ہیوبش صاحبہ نے سورۃ الحجرات کی منتخب آیات 12تا15 تلاوت کیں اور ان کا اردو ترجمہ پیش کیا۔ مکرمہ عائشہ سندس صاحبہ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم اردو کلام دُرِّثمین میں سے نظم ''اِک نہ اِک دن پیش ہوگا تو فنا کے سامنے'' کے چند اشعار خوش الحانی سے پیش کئے۔ اس کے بعد نیشنل سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ جرمنی کی درخواست پر تعلیمی میدان میں اعلیٰ کامیابی حاصل کرنے والی طالبات کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دست شفقت سے اسناد عطا فرمائیں اور حضرت سیدہ امۃ السبوح بیگم صاحبہ حرم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان طالبات کو تمغے پہنائے۔

اس کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حاضرین جلسہ سے پرمعارف خطاب فرمایا۔ خطاب کے اختتام پر حضور اقدس نے دُعا کروائی۔

باقی صفحہ 48 پر

سٹیج جلسہ گاہ تیار کئے جانے کا منظر

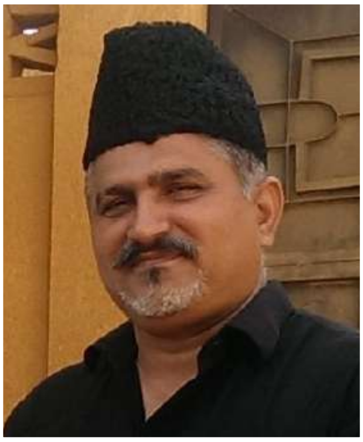

جرمنی کے جِنّ

اور

برصغیر کی سر پھٹول میں مصروف مذہبی جماعتیں

تحریر اصغر علی بھٹی مغربی افریقہ

اُس صبح جرمنی کے شہر کالسروئے میں جنوں کی ایک جماعت وقت کا کانٹا روکنے میں مصروف تھی۔ انہیں 36 گھنٹے کے مختصر وقت میں اپنے محبوب کے محبین کے لئے ایک آرام دہ دنیا تیار کرنی تھی۔ ہاتھوں میں بجلیاں تو ٹانگوں میں چیتے کی سی پھرتی، گداز دل، چھلکتی پلکیں، حمد سے لبریز سانسیں اور اطاعت کی مجسم تصویر۔۔۔ 36 گھنٹے۔۔ وقت کی رفتار اور عاشقوں کے بیچ گھمسان کا رن پڑا اور پھر 4 جولائی 2019 کے ڈوبتے سورج نے اپنی آخری ہچکی سے پہلے یہ نظارہ دیکھا کہ میدان آخر عاشقوں کے نام رہا۔ وقت تھم گیا اور جنوں کی یہ ٹیم جیت گئی۔ شام آٹھ بجے، اس سے پہلے کہ پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی سواری جلسہ گاہ کے مرکزی ہال کے دروازے پر رکتی تمام انتظامات احسن طریقے سے نبٹائے جا چکے تھے اور خدام کی یہ ٹیم اپنے محبوب آقا، امام مہدی علیہ السلام کے نائب اور لوائے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے محافظ کے لئے دیدہ و دل فرش راہ کئے قطاروں میں مجسم تصویر بنے داودی سُر میں یوں ہم کلام نظر آرہے تھے

نہ غرور ہے کسی کام پر ، نہ سجود پر نہ قیام پر
مگر اے محمد مصطفیٰ مجھے ناز آپ کے نام پر
ہے جو آج جھولی بھری ہوئی، ہے یہ بھیک بھی در پاک کی
سدا کاش لطف و کرم رہے یونہی مجھ سے ادنیٰ غلام پر
مرے مولیٰ مجھ پہ نظر وہی جو قریش مکہ پہ تھی کبھی
کہ جو پست تھے جو حقیر تھے وہی پہنچے اعلیٰ مقام پر

پیارے آقا نے انتظامات کے معائنہ کے بعد خطاب کرتے ہوئے فرمایا ”کل سے آپ کا جلسہ شروع ہو رہا ہے۔ کئی ہفتے پہلے سے بلکہ بعض شعبہ جات کئی مہینہ پہلے تیاری شروع کر دیتے ہیں بشمول جرمنی جماعت بڑی جماعتوں کے کارکنان اب اتنے تربیت یافتہ ہو چکے ہیں تھوڑے تھوڑے وقت میں بڑے بڑے کام کر لیتے ہیں۔ اب کی بار بعض مشکلات تھیں جلسہ گاہ کا ہال اور اس کی تیاری کے لئے صرف 36 گھنٹے میسر تھے۔ ایک وقت تھا کہ ہم کہا کرتے تھے کہ فلاں کارکن جن ہے اب خدا تعالیٰ نے جماعت کو جنات کی فوج عطا کر دی ہے۔ ہمارے جن وہ ہیں جو فائدہ پہنچانے والے، کام کرنے والے اور قربانی کرنے والے ہیں“۔

وہ کہتے ہیں ناں کہ محبتیں فاصلوں سے بے نیاز ہوتی ہیں سو میں بھی تصوّر نیاز لٹانے، معائنہ تقریب کی طرف اُڑا چلا جا رہا تھا مگر راستے میں مولانا زاہد الراشدی صاحب کی ماتمی

محفل نے پاؤں روک لئے۔ بمشکل دامن چھڑا کے آگے بڑھا تو دیوبندی محاربین یعنی شورائی گروپ وامارتی گروپ کے جتھوں نے راستہ کو میدان جنگ بنا کر بلاک کیا ہوا تھا۔ ان جتھہ برداروں سے نظر بچا کے روانہ ہوئے تو بائیں جانب ٹیلے پر دیوبند کے نامزد امیر شریعت جناب عطاء اللہ شاہ بخاری صاحب تھکے ہارے بڑبڑاتے مل گئے۔ پہلو بچا کے نکلا تو جماعت اسلامی ہند کے داڑھی منڈے امیر سے ٹاکرا ہوگیا جو اپنی ہی جماعت کے حجاموں اور داڑھی کا سائز ماپنے والوں سے جان چھڑا کے فرار ہو رہے تھے۔ اگلے چوک پر اہل حدیث کے بارہ تیرہ امیر رسہ کشی میں مصروف تھے تو سڑک کے ساتھ ساتھ دائیں جانب بریلوی درباروں کے مجاوروں اور گدی نشینوں کے گروپ ہلڑبازی میں مصروف تھے بائیں طرف دیکھا تو شیعان علی سے ملاقات ہوگئی جو دھکم پیل میں سب سے آگے بڑھے جا رہے تھے۔ غرض دنیا داری کے دھندے اور اس کے لئے سرداری کے دعاوی میں مصروف یہ ہزاروں ہزار گروپ سر نیچے اور کان بند کر کے اندھوں کی طرح ایک دوسرے سے دست و گریبان اسلام کی طرف جانے والے ہر راستے پر مصروفِ جنگ نظر آرہے تھے۔ میں سنتا گیا، دیکھتا گیا اور آگے بڑھتا گیا کیونکہ مجھے جس سالار قافلہ تک پہنچنا تھا وہ ان سب زمینی دعوے داروں سے الگ تھلگ آج کالسروئے کے وسیع وعریض ہال میں اپنے خدام سے محو کلام تھا" یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ وہ آپ کو ہمت اور توفیق عطا کر دیتا ہے اس کے لئے ہر ایک کو شکر گزار ہونا چاہئے۔ آپ جماعت کی خاطر وقت اور صلاحیتوں کو پورے طور پر بروئے کار لائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو تین دن اور پھر وائنڈ اپ پر دلجمعی سے کام کرنے کی توفیق دے۔ کارکنوں کو میں نماز کی یاددہانی کروایا کرتا ہوں کہ کام کی وجہ سے نماز معاف نہیں۔ افسر صیغہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ ان کے کارکن وقت پر نماز ادا کریں۔ جلسہ کے دن اس طرح سے گزاریں کہ ہر ایک کے ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آئیں" وہ کوثر وتسنیم میں دھلا چہرہ بولتا رہا اور سارا جہان ہمہ تن گوش ہو کر سنتا رہا۔ دل کا گداز آنکھوں کے رستے کب ہونٹوں پر دھیرے سے یوں پھسل آیا پتہ بھی نہیں چلا۔

دراز قامت کہ جیسے سروِ سہی کھڑا ہو چمن میں کوئی
سبک خرامی کہ جیسے بربط سا بج رہا ہو بدن میں کوئی
نظر اُٹھا کے جو دیکھ لو، تو فضا پہ جیسے شراب برسے
جو سانس لے لو، تو، آسمانوں سے جیسے بوئے گلاب برسے
تمہارے لب ہیں رسیلے اتنے زباں تصور میں حظ اُٹھائے
تمہارے بازو گداز اتنے کہ بن چھوئے ہاتھ گدگدائے
ہے مختصر یہ کہ دست فطرت کا کیا ہی پیارا شاہکار ہو تم
بہار کہنا نہیں ہے کافی، کہ روح حسن بہار ہو تم
میں اپنی قسمت پہ ناز کرتا ہوں تم سے وابستگی ہے مجھ کو
بجا ہی کہتے ہیں جو یہ کہتے ہیں کتنی وارفتگی ہے مجھ کو

لندن و جرمنی جلسہ سالانہ ہی کے دنوں میں لندن میں تحفظ ختم نبوت کے لوگ بھی اپنا جلسہ کرتے اور جی بھر کر جماعت کو کوسنے دیتے ہیں۔ انہیں جلسوں کا حال بیان کرتے ہوئے جماعت کے شدید مخالف جناب زاہد الراشدی صاحب زیر عنوان "برطانیہ کی ختم نبوت کانفرنسیں بیان کرتے ہیں۔"ان کانفرنسوں میں روئے سخن زیادہ تر قادیانیوں کی طرف ہوتا ہے۔ پھر انہیں دنوں قادیانیوں کا سالانہ عالمی اجتماع بھی لندن میں ہوتا ہے اس لیے قادیانیت ہی ان کانفرنسوں کے مقررین کی گفتگو کا مرکزی عنوان ہوتی ہے اور علماء کرام روایتی جوش وخروش کے ساتھ قادیانیوں کے خلاف غیظ وغضب کا اظہار کر کے مطمئن ہو جاتے ہیں کہ انہوں نے اگلے سال تک کے لیے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کا فریضہ ادا کر دیا ہے ان ختم نبوت کانفرنسوں میں ہونے والی گفتگو کا مواد اور انداز بھی وہی روایتی یعنی موچی دروازے اور لیاقت باغ والا ہوتا ہے جس سے پاکستان بھارت اور بنگلہ دیش سے یورپ آکر آباد ہونے والے پرانے حضرات کا شوق تو پورا ہو جاتا ہے۔ لیکن یہاں پیدا ہونے والے اور پروان چڑھنے والے نوجوانوں کے پلے کچھ نہیں پڑتا اس لیے ان اجتماعات میں نوجوانوں کی شرکت کا تناسب نہ ہونے کے برابر ہوتا ہے"۔ آگے چل کر تاسف سے یہ اعتراف بھی کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں:

یہ المیہ کم وبیش ہر کانفرنس میں شریک ہونے والے نوجوانوں کا ہے اور اب تو ان کانفرنسوں کے منتظمین کے اجلاسوں میں دبے لفظوں یہ بات زیر بحث آنے لگی ہے کہ ان کانفرنسوں سے آخر فائدہ کیا ہے؟"۔

(روزنامہ اوصاف 19 اگست 1999 اسلام آباد پاکستان)

یعنی میں اگر معروف تجزیہ نگار و کالم نویس جناب ہارون الرشید صاحب کے الفاظ استعمال کروں تو خلاصہ ہو گا کہ "کہاں راجہ بوج اور کہاں گنگو تیلی"۔ کہاں آج 200 سے زائد ممالک میں تبلیغ اسلام میں مصروف جماعت اور ان کے فدائی کارکن اور کہاں جماعت احمدیہ کی بربادی کے اعلان کرنے والی جماعت جو یہ سوچ رہی ہے کہ آخر ان کے جلسوں کا فائدہ کیا ہے؟۔

جبکہ معائنہ سے اگلے روز 5 جولائی کو پیارے آقا نے خطبہ جمعہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ "ہمیں یہ جمعہ جلسہ سالانہ کی صورت میں ملا ہے کہ ہم اپنی عملی، روحانی اور اخلاقی بہتری کی کوشش کر سکیں۔ اللہ کا قرب حاصل کرنے اور تقویٰ میں بڑھنے کا سامان کر سکیں"۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس پیش فرمایا۔ "میں ہرگز نہیں چاہتا کہ حال کے پیروں کی طرح صرف ظاہری شوق کے لئے اپنے ماننے والوں کو جمع کروں بلکہ علت غائی اصلاح ہے۔ جلسہ کا مقصد ہے اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی اصلاح ہو۔ اور اللہ کا حق اور مخلوق کا حق ادا کرنے والے ہوں"۔ پھر حضور نے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ "پس جلسہ میں آنے والے اور ڈیوٹیاں دینے والے ان دنوں ذکر الٰہی سے زبانوں کو تر رکھنے کی کوشش کریں اور خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے والے بنیں"۔

امام آخر الزمان اور ان کے خلفاء نے اپنی جماعت کو قرآن سنایا، قرآن پڑھایا اور قرآن سکھایا اور جلسوں کو بھی قرآنی معارف بیان کرنے کے لئے منعقد کیا۔ سو آج زمین کے چپے چپے پر جماعت احمدیہ کے جلسے بھی ہیں اور قرآن سنانے کے بندوبست بھی ہیں مگر وہ جنہوں نے گالی گولی اور طنز کو اپنا وطیرہ بنایا۔ اللہ کے محبوبوں کو ستایا مگر دنیا سے کیا پایا یہ سننا اور جاننا بھی بہت ضروری ہے:

"شاہ صاحب کشمیر میں تھے ہم لوگ شاہ صاحب کو لینے

باقی صفحہ 48 پر

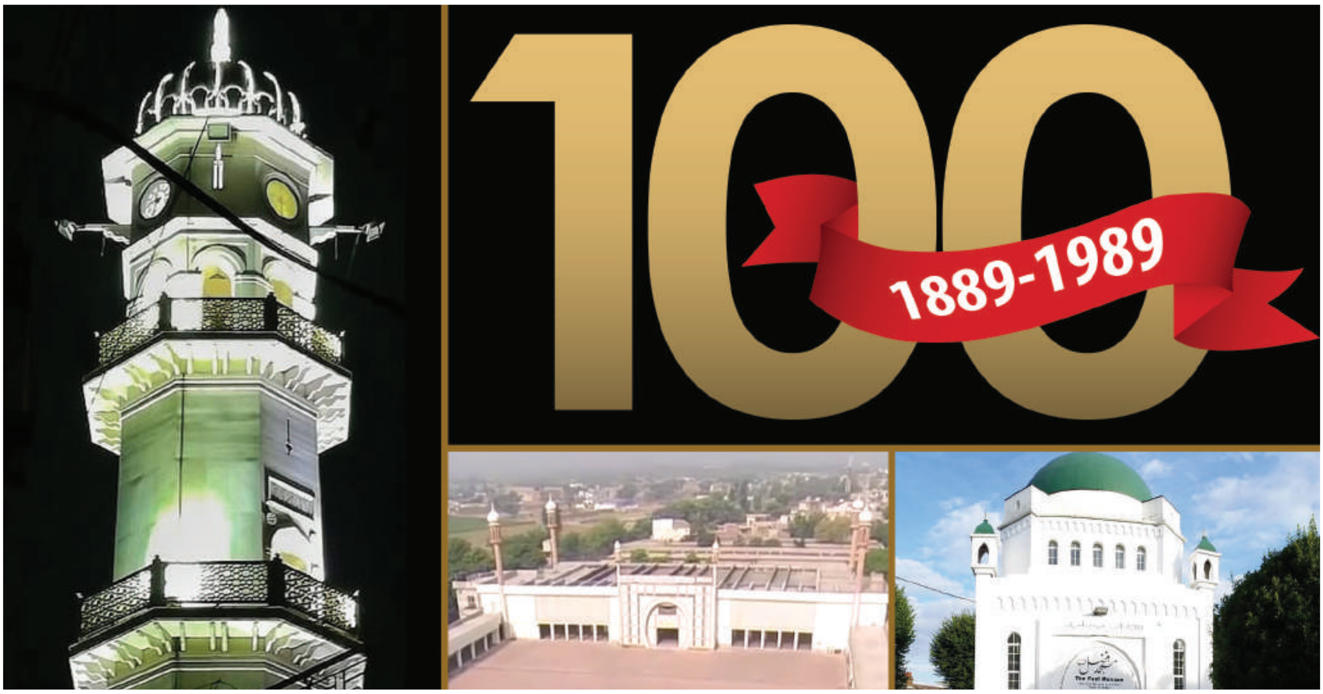

قسط سوم

صد سالہ جشن تشکر

جماعت احمدیہ مُسلمہ عالمگیر

23 مارچ 1889ء - 22 مارچ 1990ء

(مکرم مولانا نصیر احمد قمر صاحب۔ ایڈیشنل وکیل الاشاعت۔ لندن)

صد سالہ جشن تشکر کی تقریبات پر ایک طائرانہ نظر

اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ساری دنیا میں افراد جماعت نے جماعت احمدیہ کی دوسری صدی کا آغاز حسب پروگرام نماز تہجد (مقامات پر باجماعت نماز تہجد)، صدقات، نوافل، دعاؤں، تسبیح و تحمید اور درود سے فضاؤں کو معطّر کرتے ہوئے کیا۔ کئی جماعتوں نے پہلی صدی کے آخری دن نفلی روزہ رکھا۔ مساجد و جماعتی مراکز، احمدی ہسپتالوں، سکولوں اور دیگر جماعتی عمارات کے علاوہ افراد جماعت نے اپنے گھروں پر بھی چراغاں کیا اور انہیں جھنڈیوں اور خوبصورت بینرز سے سجایا۔ ہمسایوں، دوستوں اور غیراز جماعت اور غیر مسلموں کو تحائف دیے۔ شیرینی تقسیم کی۔ کثرت سے ایسی دعوتوں کا اہتمام کیا جن میں خصوصیت سے غرباء اور یتیموں اور بے سہاروں کو بلایا گیا۔ کئی جماعتوں نے جوبلی کی مناسبت سے کئی ایک خصوصی سوونیئرز تیار کیے جو کثرت سے تقسیم کیے گئے۔ پاکستان میں جہاں احمدیوں پر ہر قسم کی ناروا اور غیر انسانی پابندیاں تھیں وہاں بھی افراد جماعت نے حضرت خلیفۃ المسیح کے ارشادات کے مطابق مسکراتے ہوئے اور سر بلند کر کے خوشی و مسرت کے اس تاریخی موقع کے مناسب حال پروگرام منعقد کیے۔ کئی جگہوں پر شریف النفس معززین، مقامی، سیاسی و سماجی رہنما اور ڈاکٹرز، وکلاء اور اہلِ علم و دانش ان پروگراموں میں شامل ہوئے اور جماعت احمدیہ کی خدماتِ اسلام و خدمتِ قرآن کو سراہا۔

راولپنڈی (پاکستان) میں ایک عصرانہ میں ایک ایسی ہی تقریب میں ایک صحافی نے دوران تقریر کہا اور درست کہا کہ ”یہ جشن حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی صداقت کا ایک چمکتا ہوا نشان ہے“۔

کئی ممالک میں خصوصیت سے جوبلی جلسے منعقد کیے گئے جن میں وہاں کے ممبران پارلیمنٹ، وزراء، دیگر سرکردہ سیاسی و سماجی شخصیات، مذہبی و غیر مذہبی رہنما اور مختلف مذاہب کے نمائندگان شامل ہوئے اور جماعت احمدیہ کی امن پسندی اور ملک و قوم کی خدمت اور معاشرتی ہم آہنگی کے لیے نمایاں کردار کو سراہا۔

کئی ممالک میں افراد جماعت نے مارچ پاسٹ کیے اور جلوس نکالے جو اللہ تعالیٰ کی تکبیر و تحمید اور آنحضرت ﷺ پر درود و سلام کے پاکیزہ نغمات گاتے ہوئے مختلف شاہراہوں سے گزرے۔

اس سلسلہ میں سب سے بڑا مارچ پاسٹ سالٹ پانڈ (غانا) میں ہوا جہاں غانا کے مختلف علاقوں سے آئے ہوئے بیس ہزار افراد نے مارچ پاسٹ میں حصہ لیا اور اللہ تعالیٰ کی حمد کے ترانے گاتے ہوئے آنحضرت ﷺ پر درود وسلام بھیجتے ہوئے شہر کی تمام بڑی سڑکوں پر احمدیت اور غانا کے جھنڈے لہراتے ہوئے چکّر لگایا۔

سیرالیون میں بھی تمام بڑی بڑی جماعتوں میں کامیاب مارچ پاسٹ ہوئے جن میں احمدیہ سکولوں کے طلباء و طالبات اور اساتذہ بھی شامل ہوئے۔ کثیر تعداد میں غیر از جماعت افراد بھی جماعت کے اس جشن تشکّر کے جلوس میں شامل ہوئے مختلف جگہوں پر ان جلوسوں میں شامل ہونے والوں کی تعداد اوسطاً پانچ سے چھ ہزار رہی۔ تقریباً ہر جگہ پر گورنمنٹ کے اعلیٰ حُکّام و افسران، ممبران پارلیمنٹ اور مقامی و علاقائی چیفس اور دیگر سرکردہ افراد بھی شامل ہوئے اور بعض نے خطاب بھی کیے۔

☆فری ٹاؤن میں منسٹر آف سٹیٹ فار پریذیڈنشل آفیئرز آنریبل ڈاکٹر اے۔ کے۔ طورے نے اپنے خطاب میں جماعت احمدیہ کی خدمات انسانیت کا اعتراف کرتے ہوئے کہا:

”احمدیہ مشن سیرالیون میں 50 سالوں سے جبکہ ساری دنیا میں 100 سالوں سے دکھی انسانیت کی خدمت میں مصروف ہے۔“

☆دارو (سیرالیون) میں مارچ پاسٹ کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے ایک عیسائی میجر نے کہا:

”آج اگر اسلام کی طرف سے کوئی جماعت اسلام کو قوت اور فروغ دے رہی ہے تو وہ جماعت احمدیہ ہے جس نے اسلام کی خدمت کرتے ہوئے یہ ثابت کر دیا ہے کہ اسلام انسانیت کے لیے آرام اور سکون کا ٹھکانہ ہے۔“

☆الحاج مصطفیٰ سینوسی صاحب سابق نائب وزیر اعظم سیرالیون اور صدر مسلم کانگرس نے تقریر کرتے ہوئے کہا:

”سیرالیون میں احمدیہ مشن کے آنے سے پہلے عیسائی چھائے ہوئے تھے۔ مسلمان اپنے آپ کو مسلم ظاہر کرنے میں خفّت محسوس کرتے تھے۔ ہم احمدیہ مشن کے ممنون ہیں کہ انہوں نے تبلیغ اسلام کا کام کر کے عیسائی منّادوں کو کھلا چیلنج دیا اور تعلیمی مدارس قائم کیے۔ اگر جماعت احمدیہ سیرالیون میں نہ آئی ہوتی تو سارے مسلمان عیسائی ہو چکے ہوتے۔“

☆روکوپر (سیرالیون) میں ٹاؤن چیف نے جماعت کے بارہ میں کہا:

”جماعت احمدیہ کا امن و امان سے دینی خدمات میں مصروف رہنا ان کی کامیابی اور سچا ہونے کی دلیل ہے جبکہ شہر کی دوسری مساجد سیاست کا اکھاڑہ بنی ہوئی ہیں۔“

☆گبورکا (سیرالیون) میں ڈسٹرکٹ آفیسر مسٹر کیبی نے خود تقریب میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا صد سالہ جوبلی کے موقع پر دیا گیا پیغام پڑھ کر سنایا اور کہا کہ:

”جو کچھ اس پیغام میں کہا گیا ہے وہ سو فیصد درست ہے۔“

☆مورگورو (تنزانیہ) میں جشن تشکر کے سلسلہ میں منعقدہ ایک تقریب میں ممبران پارلیمنٹ، ریجنل کمشنر، تعلیمی اداروں کے پرنسپلز، میڈیکل آفیسرز، سیاسی پارٹیوں کے لیڈرز اور مذہبی جماعتوں کے نمائندگان بھی شامل ہوئے اور حاضرین سے خطاب بھی کیا۔ مقررین نے بڑے واضح الفاظ میں کہا کہ:

”جو شخص سو سال میں اس قدر مخلص اور جوشیلی جماعت پیدا کر سکتا ہے وہ ہرگز جھوٹا نہیں ہو سکتا۔ بلکہ وہ یقیناً خدا کی طرف سے ہے اور خدا کا سچا موعود ہے۔“

☆انڈونیشیا میں صد سالہ جشن تشکر کے ایک جلسہ میں ایک یونیورسٹی کے غیر احمدی پروفیسر نے خطاب کرتے ہوئے کہا:

”آج دنیا میں صرف جماعت احمدیہ ہی ہے جو عیسائیت کا مقابلہ کر سکتی ہے۔“

☆گیمبیا کے پریذیڈنٹ آفس کے پارلیمانی سیکرٹری الحاجی یحیٰ سیسے نے جماعت احمدیہ کے جوبلی سال کے جلسہ سالانہ کے موقع پر افتتاحی تقریب میں خطاب کے دوران کہا:

”احمدیہ مشن اہل گیمبیا کی نہ صرف روحانی بلکہ مادی ترقی کے لیے جو اہم کردار ادا کر رہا ہے گیمبیا گورنمنٹ اس کی معترف ہے اور اسے نہایت قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ جماعت احمدیہ کی 17 مساجد، 3 ہائی سکول اور 5 میڈیکل سنٹر جن میں سات ڈاکٹر کام کر رہے ہیں جماعت کی طرف سے اہل گیمبیا کے لیے کی جانے والی خدمت کو نمایاں طور پر ظاہر کر رہے ہیں۔“

☆لائبیریا (مغربی افریقہ) میں LARGO کی جماعت میں جشن تشکر کے سلسلہ میں منعقدہ ایک تقریب میں علاقہ کی انیس (19) سرکردہ شخصیات شامل ہوئیں۔ ان میں کاؤنٹی کے سپرنٹنڈنٹ، کمشنر، چیف امام، ائمہ مساجد اور ٹاؤن چیفس شامل تھے۔ جلسہ کی صدارت کاؤنٹی کے سپرنٹنڈنٹ صاحب نے کی جو اس تقریب میں شمولیت کی غرض سے بطور خاص 80 میل کا سفر طے کر کے آئے۔ سپرنٹنڈنٹ صاحب نے اپنے صدارتی خطاب میں کہا:

”جماعت احمدیہ نہ صرف مذہب کی بلکہ انسانیت کی بھی بھرپور خدمات بجا لا رہی ہے۔ جماعت کی ان خدمات کو دیکھتے ہوئے مَیں کہہ سکتا ہوں کہ جماعت احمدیہ لائبیریا میں مستقبل قریب میں ضرور اپنی جڑیں مضبوط کرے گی۔“

انہوں نے مزید کہا کہ:

”گو مَیں عیسائی ہوں لیکن اسلام کے بارہ میں مَیں نے جتنا بھی علم حاصل کیا ہے وہ صرف اور صرف احمدیہ لٹریچر کے ذریعہ حاصل کیا ہے اور اس لٹریچر کے ذریعہ ہی مجھے قرآن کریم پڑھنے کی ترغیب ہوئی اور مجھے جماعت کی طرف سے ترجمہ شدہ قرآن پڑھنے کا موقع ملا۔“

☆مغربی جرمنی کی تریسٹھ (63) جماعتوں نے نہایت شاندار طریق پر جشن تشکّر منایا۔ ہر جماعت نے کثرت سے ایسی تقاریب منعقد کیں جن میں علاقہ کے جرمن افراد کو خصوصیت سے شمولیت کی دعوت دی گئی۔ بہت سے مسلم و غیر مسلم مہمان ان میں شامل ہوئے۔ اکثر مقامات پر علاقہ کے میئرز نے تقاریب میں شرکت کی۔ فرینکفرٹ کے مشہور ہوٹل ”فرینکفرٹ ہوف“ میں ایک استقبالیہ تقریب میں 150 سے زائد جرمن مہمان شامل ہوئے۔ اس تقریب میں نظریاتی فزکس میں معروف نوبیل لارئیٹ پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نے پریس کانفرنس سے خطاب کیا۔

☆کالمار (سویڈن) میں جشن تشکر کے سلسلہ میں منعقدہ ایک تقریب میں صوبے کے چیف، پارلیمنٹ کے ممبرز، یونیورسٹی کے ڈائریکٹرز، صوبے کے تمام سکولوں کے ریلیجیئس ٹیچرز، ایمپلائمنٹ ایکسچینج کے ڈائریکٹر اور دیگر کئی اہم افراد شامل ہوئے۔ اس موقع پر ایمپلائمنٹ ایکسچینج کے ڈائریکٹر نے خطاب کرتے ہوئے کہا:

”ہمیں ان احمدیوں سے سبق سیکھنا چاہئے کہ جو خوبیاں مثلاً سچ بولنا، خدمت کرنا، ایک دوسرے کی مدد کرنا اور خیر خواہی کرنا ہم چاہتے ہیں کہ ہم میں ہوں وہ ان احمدیوں میں پہلے سے ہی موجود ہیں۔“

☆آسٹریلیا میں جلسہ کے موقع پر ایک غیر از جماعت عرب پروفیسر نے علی الاعلان کہا کہ مجھے حضرت مسیح ناصریؑ کی وفات سے متعلق جماعت احمدیہ کے نظریات سے مکمل اتفاق ہے اور اسی طرح ہر وہ شخص جو کلمہ لَاإِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھتا ہے وہ مسلمان ہے اور کوئی بھی ایسے شخص کو غیر مسلم قرار نہیں دے سکتا۔

☆ٹورنٹو (کینیڈا) میں تئیس مارچ کی رات ایک تقریب عشائیہ کا اہتمام کیا گیا جس میں دو ہزار سے زائد افراد شریک ہوئے۔ ان میں چھ فیڈرل ممبرز آف پارلیمنٹ کے علاوہ اونٹاریو کے پریمیئر کے نمائندہ، ججز، ڈائریکٹرز، مختلف فرموں کے مالکان اور دیگر سرکردہ شخصیات شامل تھیں۔ اس موقع پر گورنر جنرل آف کینیڈا، وزیر اعظم کینیڈا اور مختلف سیاسی جماعتوں کے لیڈرز اور وزراء کی طرف سے خیرسگالی اور مبارکباد کے پیغامات بھی پڑھے گئے۔

اس موقع پر ایک ممبر پارلیمنٹ آنریبل Bob Horner نے اپنے خطاب کے دوران سٹیج پر لگے ہوئے ایک بینر ”میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔“ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا:

”مسیح (موعود) نے ایک سو سال پہلے یہ کہا تھا اور آج یہ بات پوری ہوگئی ہے اور اگلی صدی کے اختتام پر نجانے اور کیا کچھ ہوجائے گا۔“

بعض ممالک کے صدور، وزرائے اعظم و دیگر معزّزین کے پیغامات

☆بعض ممالک کے صدران اور وزرائے اعظم نے ہمارے جشن تشکر کے سلسلہ میں منعقدہ جلسوں اور استقبالیہ تقریبات کے لیے خصوصی پیغام بھی دیے۔

ذیل میں چند ایک پیغامات ہدیہ قارئین ہیں جو جماعت احمدیہ کی اسلامی اور ملکی اور للّٰہی خدمات کی ایسی شہادتیں ہیں جنہیں جھٹلایا نہیں جاسکتا۔

کینیڈا کے وزیر اعظم کا پیغام

☆کینیڈا کے وزیر اعظم Brian Mulroney نے اپنے پیغام میں کہا:

"It is my sincere pleasure to extend to the members of the Ahmadiyya Movement in Islam my congratulations and best wishes on the centenary of the founding of your Movement.

The Ahmadiyya community represents an important and valued part of the Canadian mosaic, and contributes much to the enrichment of our society.

I wish you well in your celebrations not only on March 23 but throughout the year."

کینیڈا کی پارلیمنٹ میں اپوزیشن لیڈر کا پیغام

☆کینیڈا کی پارلیمنٹ میں اپوزیشن لیڈر John Turner نے اپنے پیغام میں کہا:

"The Ahmadiyya Movement brings with it a commitment to work selflessly and tirelessly to promote universal love and brotherhood. Your belief that no barrier of race or colour or nationality should stand in the way of this objective is a welcome contribution to the tolerance necessary in our diverse Canadian scoiety.

It is a pleasure for me to offer my best wishes to the Candadian members of the Ahmadiyya Movement in Islam as they celebrate their centennial with thanksgiving."

کینیڈا کے گورنر جنرل کا پیغام

کینیڈا کے گورنر جنرل Jean Sawve نے اپنے پیغام میں کہا:

"I am pleased to extend my warmest greetings to all those participating in the centenary thanksgiving celebrations of the Ahmadiyya Movement.

On behalf of all Canadians, I convey my sincere congratulations and appreciation for the contribution of your Movement to the spiritual life and well-being of our nation.

The philanthropic activities undertaken by the Ahmadiyya Movement and its work with hospitals, clinics and schools in the poorer parts of the world bear eloquent testimony to the invaluable role played by those inspired by faith and spiritual values.

May you continue to embrace the future in a spirit of hope and optimism.

To all Canadians celebrating this special anniversary of the Ahmadiyya Movement, I send my best wishesh for a successful event."

وزیرِ اعظم ماریشس کا پیغام

وزیر اعظم ماریشس Hon. Anerood Jugnauth نے اپنے پیغام میں کہا:

”مجھے یہ سن کر بے حد خوشی ہوئی ہے کہ احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن ماریشس، عالمگیر جماعت احمدیہ کے صد سالہ یوم تاسیس کے موقع پر ایک استقبالیہ منعقد کر رہی ہے۔

میں اس موقع پر آپ کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ میری یہ دلی خواہش ہے کہ اس تاریخی موقع پر آپ کی تقریبات انتہائی کامیاب رہیں۔

عالمگیر جماعت احمدیہ گزشتہ ایک صدی سے انسان کی مستقل روحانی ترقی کے لیے کوشاں ہے۔ یقیناً یہ ایک عظیم الشان اور قابل قدر کاوش ہے۔ ممکن ہے اس مہم میں اپنے نیک اور عظیم مقاصد کے حصول میں آپ کو مشکلات کا بھی سامنا کرنا پڑا ہو جیسے کہ تمام مثبت اور مفید تحریکات کے ساتھ ہوتا آیا ہے۔ لیکن ہمیں یہ دیکھ کر خوشی ہوتی ہے کہ اس سے آپ کے حوصلے نہ ہی پست ہوئے اور نہ ہی آپ کے عزم میں کمی آئی بلکہ آپ مسلسل ترقی کی راہ پر گامزن رہے۔

مجھے اس امر کو ریکارڈ پر لاتے ہوئے خوشی محسوس ہوتی ہے کہ آپ کی جماعت نے ہمارے ملک کی مختلف النوع معاشرت میں اتحاد قائم کرنے میں شاندار خدمات سرانجام دی ہیں۔

آیئے ہم سب مل کر ماریشس کو پہلے سے بہتر، زیادہ مضبوط اور زیادہ جدید مملکت بنانے کے لیے اپنی کاوشوں کو تیز تر کردیں۔“

صدر مملکت لائبیریا کا پیغام

21مارچ1989ء کی شام کو ٹروویا (لائبیریا) میں جلسہ یوم مسیح موعود منعقد ہوا۔ اس موقع پر صدر مملکت لائبیریا کی نمائندگی میں کابینہ کے ڈائریکٹر جنرل نے جلسہ میں شرکت کی اور صدر مملکت لائبیریا Hon. Dr. Samuel Kanyon Doe کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ صدر مملکت نے اپنے پیغام میں کہا:

"جماعت احمدیہ کی صد سالہ جوبلی کے موقع پر آپ کو مبارکباد بھیجتے ہوئے میں بے حد خوشی محسوس کر رہا ہوں۔

گزشتہ سال جب آپ کے امام حضرت مرزا طاہر احمد صاحب نے لائبیریا کا دورہ کیا تو ان سے ملاقات کر کے مجھے بالخصوص خوشی ہوئی۔

ہماری ملاقات میں آپ نے مجھے جماعت احمدیہ کی عالمگیر کوششوں سے آگاہ کیا۔ خصوصی طور پر تعلیم، صحت اور زراعت کے شعبوں میں مغربی افریقہ میں خدمات کا ذکر فرمایا۔ نیز لائبیریا میں جو نئے اقدامات کیے جا رہے ہیں ان کا بھی تذکرہ ہوا۔ جماعت احمدیہ کی ان عظیم الشان خدمات کے ہم سب معترف ہیں اور ان خدمات کو قدر کی نگاہوں سے دیکھتے ہیں۔ آج اس موقع پر آپ کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے مَیں امید کرتا ہوں کہ جماعت احمدیہ بنی نوع انسان کی پہلے سے بھی زیادہ خدمت کے جذبہ سے دوسری صدی میں داخل ہوگی۔

مَیں آپ کی کامیابی کے لیے دعا گو ہوں اور امید کرتا ہوں کہ جماعت احمدیہ لائبیریا کے عوام کی بہبود کے لیے اپنی کوششوں کو جاری رکھے گی۔"

سیرالیون کے صدر کا پیغام

سیرالیون کے صدر مملکت نے اپنے پیغام میں کہا:

"آپ نے میرے متعلق جن جذبات کا اظہار کیا ہے مَیں ان کے لیے مشکور ہوں۔ ہمیں مذہب کے میدان میں ایک نئی طرح کو رواج دینا چاہیے۔ آپ کی جماعت سو سال قبل معرض وجود میں آئی۔ جو کوششیں اس دوران آپ کی جماعت نے کی ہیں وہ قابل تشکر ہیں۔

امتدادِ زمانہ فی نفسہ کوئی بڑی بات نہیں ہوتی۔ اصل بات تو یہ ہوتی ہے کہ اس لمبے وقت سے کیا فائدہ اٹھایا گیا۔ بعض وہ ہوتے ہیں جو ایک لمبا عرصہ گزرنے کے بعد جب اس جہان سے رخصت ہوتے ہیں تو ان کے بعد ان کو کوئی جانتا بھی نہیں۔ جبکہ بعض اس دنیا میں تھوڑا عرصہ رہتے ہیں اور اپنے پیچھے ایک درخشاں باب چھوڑ جاتے ہیں اور تاریخ میں ہمیشہ کے لیے زندہ رہ جاتے ہیں۔ آپ کی جماعت ایسی ہے جنہوں نے یہ دونوں باتیں اپنے اندر پیدا کر لی ہیں یعنی ایک لمبا زمانہ اور درخشاں باب۔ جو کہ بہت کم کسی کو نصیب ہوتے ہیں۔

مَیں سیرالیون کو لیتا ہوں۔ اس ملک میں احمدیت کی آمد نے اس ملک کے لوگوں کے اندر ایک غیر معمولی تبدیلی پیدا کر دی ہے۔ خصوصاً تعلیم اور صحت میں۔ ان دونوں شعبوں میں آپ نے ایک حیران کُن کام کیا ہے۔ احمدیہ سکول ہر جگہ نظر آتے ہیں جو کہ تعداد اور تعلیم دونوں لحاظ سے بدرجہا آگے ہیں۔ مَیں ان کو دیکھ کر انتہائی خوشی محسوس کرتا ہوں۔ یہی حال ہسپتالوں، کلینک اور ہیلتھ سنٹرز کا ہے۔ یہ لوگوں کی بے لوث اور قابل قدر خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔

گورنمنٹ کے ذہن میں بہت سی سکیمیں اور پروگرام ہوتے ہیں لیکن ان کو پورا نہیں کر سکتے۔ ہم ہر جگہ ہسپتال، کلینک یا ہیلتھ سنٹرز اور سکول نہیں بنا سکتے۔ گو ہماری خواہش ہوتی ہے لیکن کچھ ہماری مجبوریاں ہوتی ہیں۔ اس واسطے جب آپ کی طرح کے نیک لوگ آتے ہیں اور ہمارے ان علاقوں میں ہسپتال یا سکول جاری کرتے ہیں تو اس طرح آپ نہ صرف گورنمنٹ بلکہ عوام کی مدد کر رہے ہوتے ہیں۔ آپ اپنے اس نیک اور نہایت شاندار کام کو جاری رکھیں۔"

صد سالہ جوبلی نمائشیں

صد سالہ جشنِ تشکّر کے پروگراموں کا ایک اہم حصّہ جماعت احمدیہ کی سو سالہ خدماتِ اسلام اور خدمتِ بنی نوع انسان کی اہم جھلکیوں پر مشتمل خصوصی نمائشوں کا انعقاد بھی تھا۔ اس سلسلہ میں مرکزی طور پر بہت سا مواد تیار کر کے دنیا بھر میں پھیلے ہوئے جماعت کے مشنز کو بھجوایا گیا۔ ان میں جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام مختلف زبانوں میں مکمل قرآنِ مجید کے تراجم، کم و بیش سو زبانوں میں اسلامی تعلیمات کے مختلف اہم اور بنیادی مضامین پر مشتمل منتخب آیاتِ قرآنی، منتخب احادیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور منتخب تحریرات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علاوہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تحریرفرمودہ کتب اور آپ کے ملفوظات کا سیٹ، تفسیر کبیر از حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ اور دیگر متفرق موضوعات پر نہایت اہم اسلامی لٹریچر کی اشاعت کے ساتھ ساتھ جماعت احمدیہ کی عالمگیر اشاعتِ اسلام کی سو سالہ مساعی اور بنی نوع انسان کی فلاح و بہبود کے لئے کی گئی کوششوں، دنیا بھر میں مساجد کی تعمیر، تعلیم وطبی اداروں اور مختلف میدانوں میں افرادِ جماعت کی قربانیوں اور جماعت کی عالمی ترقی کی عکاس منتخب تصاویر اور گرافس شامل تھے۔

کئی ممالک نے خاص طور پر جوبلی کی اس نمائش کے لئے باقاعدہ نمائش ہال تعمیر کئے۔ چنانچہ 23/مارچ1989ء تک اُس وقت تک کی موصولہ رپورٹس کے مطابق 41/ممالک میں 123/ مقامات پر باقاعدہ طور پر مستقل نمائش گاہیں قائم کی جا چکی تھیں اور بہت سے مقامات پر مختصر یا عارضی اور موبائل نمائشوں کا اہتمام کیا گیا تھا۔ اسلام احمدیت اور ملک وملّت اور نوعِ انسانی کی فلاح و بہبود کے لئے جماعتی خدمات کی عکاس ان نمائشوں سے جہاں افرادِ جماعت کو اور بالخصوص نئی نسلوں اور نو احمدیوں کو اپنے اسلاف کی عظیم قربانیوں اور اسلامی خدمات سے آگاہی ہوئی، ان کے ایمانوں میں اضافہ ہوا اور بشاشت قلبی سے خدمات کے اس سلسلہ کو مزید آگے بڑھاتے ہوئے قربانیوں کے لئے نئے عزم اور ولولے بیدار ہوئے، وہاں یہ نمائشیں بہت سے شریف النفس غیر از جماعت مسلمانوں کے دلوں سے بھی جماعت کے متعلق مُلّاؤں کے منفی پراپیگنڈہ کے ازالہ کا موجب ہوئیں۔ لوگ جب دیکھتے کہ کس طرح ایک چھوٹی سی جماعت نے سو سال کے عرصہ میں تنِ تنہا دنیا کی تمام بڑی بڑی زبانوں میں تراجم قرآن کریم شائع کرنے کی توفیق پائی ہے اور ساری دنیا میں اشاعت اسلام کا بیڑا اٹھائے ہوئے ہے تو اس کا ان پر بہت اچھا اثر پڑتا۔ اسی طرح افریقہ اور

دوسرے کئی غریب ممالک میں وہاں کے عوام کی تعلیمی وطبی میدان میں خدمات اور سکولز، کالجز اور اسپتالوں اور کلینکس کے قیام اور معاشرتی ہم آہنگی کے لئے کی گئی مساعی کو تصویری زبان میں دیکھ کر وہاں کے عوام اور حکمران اور دیگر سیاسی و سماجی اہم شخصیات اور لوکل چیفس اور انتظامیہ سے تعلق رکھنے والے افراد ان کاموں کو سراہتے ہوئے جماعت کو خراجِ تحسین پیش کرتے اور جماعت احمدیہ کی صداقت اور ترقی کی شہادت دیتے۔

☆گھانا کے شہر اَکرا (Accra) میں صد سالہ جوبلی کی نمائش کے افتتاح کے موقع پر ڈائریکٹر انفارمیشن گھانا کو خصوصی طور پر دعوت دی گئی تھی۔ انہوں نے جب نمائش میں قرآن مجید کے کئی زبانوں میں تراجم، مختلف زبانوں میں شائع شدہ اسلامی لٹریچر، تصاویر اور چارٹس وغیرہ دیکھے تو اس نمائش کا افتتاح کرتے ہوئے برملا طور پر یہ ریمارکس دیئے کہ آپ کے ان کاموں اور حیرت انگیز ترقی کو دیکھ کر یہ کہنا بالکل سچ ہے کہ آپ کی جماعت سو سال نہیں بلکہ پانچ سو سال پرانی ہے۔

☆سیرالیون میں دارو (Daru) کے مقام پر ایک عیسائی میجر نے کہا کہ:

’’جماعت احمدیہ نے متعدد زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم اور کم وبیش سو زبانوں میں قرآنی پیغام کی اشاعت اور بے شمار کتب ولٹریچر شائع کرکے یہ ثابت کر دیا ہے کہ احمدیہ مسلم جماعت نہ صرف زندہ جماعت ہے بلکہ آئندہ دنیا میں زبردست ترقی کرے گی۔‘‘

☆نن سپیٹ (ہالینڈ) میں وہاں کے لارڈ میئر Mr.C. Kove نے مشن ہاؤس میں لگائی گئی نمائش کا افتتاح کیا۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے لارڈ میئر نے کہا کہ:

’’یہ صد سالہ جوبلی کی نمائش ہے۔ جماعت احمدیہ نے ان سو سالوں میں دنیا کے کناروں تک شہرت پائی ہے۔ ہم اس بات کے شاہد ہیں کہ جماعت احمدیہ امن سے محبت رکھنے والا فرقہ ہے۔‘‘

☆فرینکفرٹ (جرمنی) میں قرآن کریم اور دیگر لٹریچر کی نمائش کی بہت شہرت ہوئی۔ آٹھ سو سے زائد افراد نے اسے دیکھا۔ کولون میں ایک ایسی نمائش میں کینیا کے کونسلر اور قائمقام ایمبیسیڈر تشریف لائے۔ یہ کیتھولک عیسائی تھے۔ انہیں جب سواحیلی زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ تحفۃً پیش کیا گیا تو اسے بڑی عقیدت اور احترام سے سینے سے لگایا اور انتہائی خوشی کا اظہار کیا۔

کولون (جرمنی) میں ایک تقریب میں ایک ترک دوست جو اسلامک انوٹیشن ایسوسی ایشن سے تعلق رکھتے تھے اور بڑے پڑھے لکھے تھے نمائش کو دیکھ کر کہنے لگے:

’’مَیں آج تک آپ لوگوں کو کافر کہتا تھا لیکن اب معلوم ہوا کہ اسلام تو آپ ہی لوگوں میں ہے۔‘‘

قرآن کریم کے تراجم کی طرف اشارہ کرکے کہا: ’’کیا یہ غیر مسلموں کے کام ہیں؟‘‘

☆کرسچیئن ساند (ناروے) میں جشنِ تشکّر کے سلسلہ میں لگائی گئی نمائش کا افتتاح شہر کے میئر نے کیا۔ اس موقع پر میئر نے کہا:

’’عیسائی ہوتے ہوئے احمدی مسلمانوں کے زیرِ اہتمام ایک نمائش کا افتتاح کرنا میرے لئے ایک خاص تجربہ ہے۔ یہ تقریب ہمیں ایک نئی دنیا دکھاتی ہے جہاں ہمیں لازماً ایک دوسرے کے پہلو بہ پہلو زندگی گزارنے کے لئے ایک دوسرے کو سمجھنا ہوگا اور ایک دوسرے کے ساتھ عزت واحترام کے ساتھ پیش آنا ہوگا۔‘‘

کئی ممالک میں صد سالہ جوبلی نمائش کی تصاویر بالخصوص مختلف زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم کو اخبارات میں نمایاں طور پر شائع کیا گیا اور ٹی وی میں بھی تشہیر ہوئی۔

الغرض صد سالہ جوبلی نمائشوں نے بھی اسلام احمدیت کی اشاعت میں نہایت اہم کردار ادا کیا۔

(باقی آئندہ)

دار القضاء بورڈ جرمنی کے نئے صدر کا تقرر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے معروف قانون دان مکرم عبدالرفیق احمد صاحب کو دار القضاء بورڈ جرمنی کا صدر مقرر فرمایا ہے۔ اس سے قبل اس عہدہ پر معروف سائنسدان مکرم ڈاکٹر نعیم احمد طاہر صاحب خدمت سرانجام دے رہے تھے۔

مکرم عبدالرفیق احمد صاحب 2/جنوری 1975ء کو مکرم عبدالرحیم احمد صاحب آف چک سکندر ضلع گجرات پاکستان کے ہاں لاہور میں پیدا ہوئے۔ آپ کے دادا مکرم عبدالغنی صاحب سابق صدر جماعت چک سکندر حضرت مسیح موعود کے صحابی حضرت عبدالعزیز صاحب کے بیٹے جبکہ آپ کے نانا مکرم حافظ عطاء الحق صاحب (برادر اصغر مولوی ابوالمنیر نورالحق صاحب) صحابی حضرت مسیح موعود حضرت منشی عبدالحق صاحب کے بیٹے تھے۔

موصوف صغر سنی میں ہی اپنے والدین کے ساتھ ہجرت کرکے جرمنی آگئے تھے اور یہاں اپنی ابتدائی تعلیم مکمل کرنے کے بعد Abitur کیا۔ جس کے بعد آپ نے فرائی برگ اور فرانکفورٹ کی یونیورسٹیوں سے قانون کی اعلیٰ تعلیم حاصل کی۔ 2001ء سے مختلف لاء فرموں کے ساتھ منسلک ہیں۔ آپ اس سے قبل جماعت جرمنی کے نیشنل سیکرٹری امور خارجیہ اور پریس ترجمان بھی رہ چکے ہیں اور کچھ عرصہ نیشنل شعبہ تعلیم میں بھی آپ کو خدمت کی توفیق مل چکی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل سے موصوف کو بہترین رنگ میں یہ اہم ذمہ داری نبھانے کی توفیق عطا فرمائے اور سابق صدر صاحب کی خدمات کو بھی اپنے فضل سے قبول فرمائے، آمین۔

بقیہ: ”جرمنی کے جن“ از صفحہ 42

کشمیر گئے۔ رات ملاقات ہوئی بات کوئی نہ ہوئی صبح ہم نے تلاش کیا، پتہ چلا فلاں جھیل کی پہاڑی کے اوپر صبح کی نماز پڑھ کر چلے جاتے ہیں اور کافی دیر بعد واپس آتے ہیں۔ جب ہم وہاں پہنچے، ہم نے کیا نقشہ دیکھا پہاڑی کی چوٹی پر تشریف فرما ہیں۔ ابھی پو اچھی طرح پھٹی نہ تھی۔ چھ بجے کا وقت تھا۔ پہاڑ کے درمیان جھیل کی دوسری طرف ایک اور پہاڑی ہے جہاں سے پانی بہتا ہے مگر خاموشی کے ساتھ، زمین، آسمان فضا سب خاموش ہیں شاہ صاحب محو تلاوت ہیں با آواز بلند۔ کوئی انسان نہیں، ہم نے ان آنکھوں سے نظارہ کیا۔ سامنے کی پہاڑی پر جم غفیر ہے، سانپ ہی سانپ تھے چھوٹے بڑے، درمیانے، ایک بہت بڑا سانپ بھی پھن پھیلائے جھوم رہا تھا۔ ہم وہیں رک گئے سانسیں بھی روک لیں اور بیٹھ گئے۔ پون گھنٹے کے بعد شاہ صاحب نے تلاوت ختم کی اور سانپوں نے پہلے سر کو پہاڑی پر رکھا جیسے سجدہ ریز ہوں پھر آہستہ آہستہ چلے گئے“۔

تحریک تحفظ ختم نبوت کے مؤرخ جناب محمد طاہر رزاق صاحب نے ایک واقعہ درج کرنے کے بعد موصوف کے وہ دلدوز الفاظ درج کئے ہیں جو ان کے دلی کرب کے بھی آئینہ دار ہیں اور زندگی کی سعی لاحاصل کی بھی بازگشت ہیں ”شاہ صاحب نے ہماری طرف دیکھا اور کہا: کامریڈ دیکھا تم نے؟ میں اگر پہاڑوں کو قرآن سناؤں تو ریزہ ریزہ کر دوں، ہوا کو ساکت کر دوں، سمندر کو برف بنادوں مگر میری قوم نے میرے سر کے بالوں کی سیاہی سفیدی میں بدل دی مگر میں ان کے دلوں کی سیاہی کو نہ دھو سکا“۔

(ہفت روزہ ختم نبوت جلد 7 شمارہ 11 بحوالہ ختم نبوت کے محافظ ص 101 حضوری باغ روڈ ملتان)

وہ بلا کا خطیب ایک چھوٹی سی جماعت احمدیہ کو کیوں نہ ہرا سکا؟ اس لئے کہ اس نے اپنے ہزاروں کے مجمع اور اپنے چہیتے شاگردان کرام کو سب کچھ سنایا مگر قرآن نہ سنایا۔ وہ قرآن جس کے بارے میں آپ کا دعویٰ ہے کہ جسے سنا کر آپ ہوا کو ساکت کر سکتے تھے اور سمندروں کو جما سکتے تھے اور پہاڑوں کو ریزہ ریزہ کر سکتے تھے مگر آپ تو اس قرآن کو طاق نسیاں میں ڈال کر بقول آغا شورش کاشمیری صاحب طنز و تمسخر کی دنیا میں جا نکلے ”ان کے ہاں طنز بھی ہے سخت قسم کا طنز لیکن سب و شتم نہیں جن چیزوں سے نفور ہوں ان سے تمسخر بھی روا رکھتے ہیں۔ ان کے ہاں اس تمسخر یا پھکڑ کی زد سب سے زیادہ مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کی ذریات پر پڑتی ہے“۔ (سید عطاء اللہ شاہ بخاری، صفحہ 194 از شورش) طنز اور تمسخر اڑانے والی زبانوں پر حقارت تو چڑھ سکتی ہے قرآن نہیں۔ سو وہ قرآن گنوا بیٹھے اپنی حقارت بیچتے بیچتے۔ سو قرآن سننے والے جرمنی کے ”خادم دین جنوں“ کو صحرائے اعظم کے احمدیوں کی طرف سے بہت بہت مبارک قبول ہو۔

ہے جو آج جھولی بھری ہوئی، ہے یہ بھیک بھی در پاک کی
سدا کاش لطف و کرم رہے یونہی مجھ سے ادنیٰ غلام پر
مرے مولیٰ مجھ پہ نظر وہی جو قریش مکہ پہ تھی کبھی
کہ جو پست تھے جو حقیر تھے وہی پہنچے اعلیٰ مقام پر

بقیہ: ”عید الاضحیٰ اور قربانی کے مسائل“ از صفحہ 12

2۔ دسویں تاریخ کو سورج کے بلند ہونے کے بعد دو رکعت نماز صلوٰۃ العید جماعت کے ساتھ ادا کرے۔

3۔ بعد نماز عید قربانی کرنی چاہئے۔ قربانی کا وقت عید کی نماز کے بعد شروع ہوتا ہے اور بارہویں تک ختم ہوتا ہے لیکن بعض کے نزدیک تیرھویں تاریخ کے عصر تک ہے۔

4۔ قربانی اونٹ، گائے، دنبہ، بکرے سے ہو سکتی ہے۔ بھیڑ بھینس کو بھی حنفی علماء نے جائز رکھا ہے۔ اونٹ پانچ سال کا، گائے تین سال کی، بکری دنبہ دو سال کا بشرطیکہ یہ قربانی کے حیوانات لنگڑے، اندھے، یک چشم، نہایت دبلے، کان کٹے اور بیمار نہ ہوں۔ سینگ ٹوٹا بھی مناسب نہیں۔ ہاں نرخصی اور آنڈل قربانی میں یکساں ہیں۔

5۔ گائے اونٹ سات آدمیوں کی طرف سے ہو سکتی ہے

6۔ قربانی سنت مؤکدہ ہے جس شخص میں قربانی دینے کی طاقت ہو وہ ضرور کرے۔

7۔ قربانی کا گوشت خواہ خود استعمال کرے چاہے صدقہ کرے اور اس کی کھال اگر گھر میں رکھے تو ایسی چیز تیار کرائے جس کو عام استعمال کر سکیں۔ احمدیوں کو صدر انجمن احمدیہ قادیان میں کھال یا اس کی قیمت صدقات میں ارسال کرنا چاہئے۔

8۔ اگر دو سالہ مینڈھا یا بکرا نہ ملے تو ایک سالہ بھی ہو سکتا ہے اور دنبہ سال سے کم کا بھی ہو تب بھی جائز ہے۔

9۔ اور جو لوگ قربانی کرنے کا ارادہ کریں ان کو چاہئے کہ ذی الحجہ کی پہلی تاریخ سے لے کر قربانی کرنے تک حجامت نہ کرائیں۔ اس امر کی طرف ہماری جماعت کو خاص توجہ کرنی چاہئے کیونکہ عام لوگوں میں اس سنت پر عمل کرنا مفقود ہو گیا ہے۔ (الفضل قادیان 22 ستمبر 1917ء)

بقیہ: ”رپورٹ جلسہ گاہ مستورات 2019ء“ از صفحہ 40

اس کے بعد لجنہ ممبرات و ناصرات پر مشتمل ٹیم نے متفرق زبانوں میں دُعائیہ نظمیں اور ترانے پیش کئے اور فلک شگاف نعرہ ہائے تکبیر بھی بلند کیے گئے اس موقع پر جذباتی مناظر بھی دیکھنے میں آئے۔ ہر آنکھ نم اور ہر دل اس عظیم نعمت خداوندی پر تشکر کے جذبات سے لبریز تھا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حقیقی رنگ میں خلافت کا امین بنائے اور خلافت سے وفا اور اطاعت میں بڑھائے۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ از راہ شفقت کچھ لمحوں کیلئے کم عمر بچوں والی مارکی کے قریب سے گذرے حضور انور کی زیارت سے بچوں کی خوشی دیدنی تھی۔ اپنے ننھے منے ہاتھ ہلا کر انہوں نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ یہاں بھی بچیوں نے دُعائیہ نظمیں اور ترانے پیش کئے۔

جلسہ سالانہ کے اختتام کے فوراً بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ نومبائعات بہنوں کی ملاقات ہوئی، جس میں متفرق قومیتوں سے تعلق رکھنے والی 21 نومبائعات اور 6 بچوں نے شرف ملاقات کی سعادت حاصل کی، الحمدللہ۔

اِس جلسہ سالانہ پر 20459 مہمان خواتین کے لئے 3500 کارکنات نے بے حد محنت، جانفشانی، لگن اور خوش اَخلاقی کے ساتھ خدمات سرانجام دیں۔

اللہ تعالیٰ خدمت بجالانے والی جملہ کارکنات کو اجر عظیم عطا کرے، آمین۔

(رپورٹ: لبنیٰ ثاقب، ناظمہ رپورٹنگ جلسہ گاہ مستورات 2019ء)

کارکنان لنگرخانہ جلسہ سالانہ جرمنی 2019ء اپنے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ

کرسیوں پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دائیں جانب: مکرم عبد اللہ واگس ہاؤزر صاحب نیشنل امیر جماعت احمدیہ جرمنی، مکرم صداقت احمد صاحب مبلغ انچارج جرمنی۔ مکرم شیخ محمد عمران صاحب، ناظم لنگرخانہ مکرم احمد کمال صاحب، صدر مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی۔ مکرم مبشر احمد صاحب، منتظم آلو گوشت لنگرخانہ۔ مکرم احسن ثمر صاحب، منتظم تکنیکی امور لنگرخانہ۔ مکرم حافظ مظفر عمران صاحب، افسر جلسہ گاہ۔ مکرم مظفر احمد صاحب، منتظم ریفریشمنٹ لنگرخانہ مکرم راشد ارشد خان صاحب، نائب افسر جلسہ سالانہ۔ مکرم زاہر شاہزیب صاحب، منتظم سیکورٹی لنگرخانہ

حضور انور کے بائیں جانب: مکرم محمد الیاس مجوکہ صاحب، افسر جلسہ سالانہ جرمنی۔ مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب، ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ ربوہ (مہمان مقرر جلسہ سالانہ 2019ء)، مکرم احسان الحق صاحب، نائب افسر جلسہ سالانہ برائے لنگرخانہ مکرم مصور احمد صاحب، منتظم آفس لنگرخانہ۔ مکرم طاہر احمد گھمن صاحب، منتظم فوڈ ڈسٹریبیوشن لنگرخانہ۔ مکرم غلام رضا صاحب، منتظم سٹور لنگرخانہ۔ مکرم مبارک احمد صاحب، منتظم گوشت کوالٹی لنگرخانہ۔ مکرم رفیق احمد ریحان صاحب منتظم مین پاور لنگرخانہ مکرم عامر کوثر صاحب ناظم فوڈ کوالٹی لنگرخانہ۔ مکرم عبد القدوس ناصر صاحب نائب ناظم لنگرخانہ

Monthly
Germany
AKHBAR-E-AHMADIYYA

VOL 20 | ISSUE 08 | AUGUST 2019

ISSN : 2627-5090
Tel : +49 6950688722
Fax : +49 6950688722
Editor : Muhammad Ilyas Munir